ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۴ر اکتوبر ۱۹۹۶ء شمارہ ۴۰

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہوں سے بچنے کا راز

"کہنے کو تو ہر ایک کہہ لیتا ہے کہ میں اپنی قوت سے گناہ سے بچ سکتا ہوں مگر انسان فطرت سے الگ ہر گز نہیں ہو سکتا۔ فطرت انسانی کسی کپڑے کا دامن تو ہے نہیں کہ پلید ہوا تو کاٹ کر الگ کر دیا جا سکے۔ فطرت روح کا پیدائشی جزو ہے۔ پس جبکہ انسانی فطرت میں ہی یہی رکھا گیا ہے کہ انسان انہی امور سے خائف ہوتا اور پرہیز کرتا ہے جن کو وہ اپنی ہلاکت کا باعث اور مضر یقین کرتا ہے۔ کسی نے کوئی نہ دیکھا ہو گا کہ سٹرکنیا کو باوجود سٹرکنیا تسلیم کرنے کے دانستہ استعمال کرے یا سانپ کو سانپ یقین کرتے ہوئے ہاتھ میں پکڑ لے یا ایک طاعون زدہ گاؤں میں جہاں موتا موتی کا بازار گرم ہے خواہ مخواہ جا گھسے۔ اس اجتناب اور پرہیز کی وجہ کیا ہے۔ یہی کہ ان باتوں کو وہ مہلک یقین کرتا ہے۔ پس انسان معاصی اور جرائم کی مرض سے تب ہی نجات پا سکتا ہے کہ اسے چور اور سانپ وغیرہ سے بڑھ کر ان کے مضر اور نقصان دہ ہونے کا یقین ہو اور خدا کا جلال، اس کی عظمت اور جبروت ہر وقت اس کے مد نظر ہو۔

انسان اپنی حرص و خواہش اور دلی آرزوؤں کو بھی ترک کر سکتا ہے۔ مثلاً ایک ذیابیطس کا مریض جس کو ڈاکٹر کہہ دے کہ شیرینی کا استعمال بالکل ترک کر دو۔ پھر اپنی جان کی خاطر میٹھے کو چھوتا بھی نہیں۔ پس یہی حال روحانی حرص و ہوا اور خواہشات نفسانی کا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کا جلال سچے طور پر اس کے دل میں گھر کر چکا ہو تو پھر اس کی نافرمانی کو آگ کے کھانے سے اور موت سے بھی بدتر محسوس کرے گا۔ انسان کو جس قدر خدا تعالیٰ کے اقتدار اور سطوت کا علم ہو گا اور جس قدر یقین ہو گا کہ اس کی نافرمانی کرنے کی سخت سزا ہے اسی قدر گناہ اور نافرمانی اور حکم عدولی سے اجتناب کرے گا"۔ (ملفوظات جلد پنجم [طبع جدید] صـ ۵۹۴)

ہر احمدی مسلمان کو بد دیانتی کے خلاف مستعد ہو جانا چاہئے

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۲۰ ستمبر ۱۹۹۶ء)

لندن (۲۰ ستمبر): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الزمر کی آیات ۵۴ اور ۵۵ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ یہ آیات جو خدا تعالیٰ کی بے انتہا بخشش کا مضمون بیان فرمارہی ہیں اس کے ساتھ ایک تنبیہہ بھی فرمارہی ہیں کہ اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھک جاؤ اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دو۔
حضور ایدہ اللہ نے قرآن مجید میں گناہ گاروں کے گناہ سے نجات اور مختلف انبیاء علیہم السلام کے حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خصوصیت سے حضرت یوسف علیہ السلام کے گناہ سے بچنے کی دعا اور اس دعا کے عظیم الشان نتائج و برکات و ثمرات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔
حضور نے فرمایا کہ گناہوں سے بچنے کے لئے پناہ گاہوں کو متعین کرتے ہوئے پھر خدا سے دعا مانگو کہ اے اللہ میں فلاں کمزوری، فلاں گناہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اگر آپ معین پناہ گاہ کو سامنے رکھتے ہوئے دعائیں مانگیں گے تو پھر آپ اچانک پکڑے نہیں جائیں گے کیونکہ آپ کچھ نہ کچھ گناہوں سے آزادی حاصل کر رہے ہونگے۔ اگر آپ فوری طور پر کامل نجات نہ بھی حاصل کر سکتے ہوں مگر کامل یقین کے ساتھ کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ ایسے مخلص کو کاٹ نہیں دیا کرتا جو واقعۃً اس کی طرف بڑھ رہا ہو۔ پھر جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ مضمون سمجھایا ہے اگر بدیوں سے پورے طور پر بچ نہ بھی سکا ہو لیکن بچ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر غالب آئے گی۔
حضور ایدہ اللہ نے اس دور میں خصوصیت سے جماعت کی تیز رفتار عالمی ترقی اور فوج در فوج آنے والوں کو سنبھالنے کے سلسلہ میں عائد ہونے والی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس کے حوالے سے احباب کو نصیحت فرمائی۔ حضور نے کشتی نوح میں مذکور تعلیم کے حوالے سے بتایا کہ یہ وہ حصار ہے جس کے اندر آنے والا ہر قسم کے گزند سے محفوظ ہو جاتا ہے۔
حضور نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آج کے دور میں یہ ناممکن ہے کہ آپ تجارت کریں اور بے ایمانی نہ کریں۔ حضور نے فرمایا کہ بعض مالی منفعتوں سے اس بنا پر رک جانا کہ وہ خدا کے منشاء کے خلاف ہے ایک مشکل کام ہے لیکن اگر انسان کا ضمیر گندا نہ ہو تو ہر قسم کے حالات میں وہ پاک زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اگر واقعۃً سچی دیانت ہو تو ایسی تجارتوں میں اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے۔ اور پھر آسمان سے لازماً برکتیں اترتی ہیں۔ ایسے لوگوں کے اموال میں، اولاد میں، ان کی دین سے وابستگی اور وفا میں برکت پڑتی ہے۔ دیانت میں بہت سی برکتیں ایسی ہیں جو بعض دفعہ فوری دکھائی نہیں دیتیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ خدا کی طرف دیانت کا یہ سفر شروع نہیں کریں گے تو ساری قوم بد دیانت ہو جائے گی۔
حضور نے نصیحت فرمائی کہ ہر احمدی مسلمان کو بد دیانتی کے خلاف مستعد ہو جانا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ایک انسان اپنے ذاتی معاملات میں جو عام تجارتی کاروبار ہیں ان میں دیانت داری کے لئے محنت کرتا ہے تو نفسیاتی لحاظ سے اس کے لئے ناممکن ہے کہ حیلے تراش کر اپنے بھائی کو دھوکہ دینے کی کوشش کرے۔ حضور نے فرمایا کہ ایسی جماعت جو خدا کی خاطر دیانت اور تقویٰ پر قائم ہو اس کے اموال میں لازماً برکت دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ایک عظیم الشان انعام ہے جو تبلیغی لحاظ سے نہایت مؤثر ذریعہ ثابت ہو رہا ہے۔ تبلیغ کا ایک میدان عرب لوگوں کو احمدیت سے روشناس کرانے کا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مقبول پروگرام "لقاء مع العرب" بہت قابل توجہ ہے۔ یہ پروگرام روزانہ نشر ہوتا ہے اور عربی دان دوستوں کو احمدیت سے متعارف کروانے کے سلسلہ میں ایک انمول ذریعہ ہے۔ احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے حلقہ تبلیغ میں عرب دوستوں کو اپنے گھروں پر بلا کر یہ پروگرام دکھائیں یا یہ پروگرام خود ریکارڈ کر کے انہیں پیش کریں۔ اس پروگرام کی بابرکت تاثیرات بڑی کثرت سے سامنے آ رہی ہیں۔ احباب جماعت کو اس سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔

_○○○○○○_

ہفتہ، ۱۴ر ستمبر ۱۹۹۶ء:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی کلاس لی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کلاس میں کچھ بچوں نے نظمیں پڑھیں۔ اس کے علاوہ ایک بچے نے حدیث مع ترجمہ سنائی اور ایک بچے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ کے متعلق تقریر کی۔

اتوار، ۱۵ر ستمبر ۱۹۹۶ء:

آج کی مجلس سوال و جواب میں انگریزی دان خواتین نے شرکت کی اور مندرجہ ذیل سوالات پوچھے:

☆ چرچ آف انگلینڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ عورتیں بھی پادری بن سکتی ہیں اور مذہبی فرائض سرانجام دے سکتی ہیں۔ کیا اسلام میں بھی اس بات کی اجازت ہے؟

☆ تعصب عدم علم کی پیداوار ہے۔ کیا آپ کے خیال میں سکولوں اور سوسائٹی میں ہم بچوں کو مذاہب کے بارہ میں اتنی تعلیم دیتے ہیں جتنی دینی چاہئے؟

☆ میرا مشاہدہ ہے کہ مسلم سوسائٹی میں سوشل تقاریب میں مرد اور عورتیں علیحدہ علیحدہ بیٹھتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟

☆ حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں ہم عیسائی لوگ Lord کا لفظ بولتے ہیں اور مسلمان اپنی گفتگو میں خدا کے لئے God کا لفظ بولتے ہیں کیا ان دونوں لفظوں میں ایک ہی وجود مراد ہے؟

☆ جانوروں پر تجربات کرنے کے بارہ میں اسلام کا نقطہ نظر کیا ہے؟

☆ عیسائیت کے مختلف فرقے اپنے آپ کو حقیقی اور سچا مذہب خیال کرتے ہیں۔ آپ کا ان کے بارہ میں کیا خیال ہے اور کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ بالآخر ان سب مذاہب پر اسلام غالب آ جائے گا؟

☆ بائبل میں ایک آنے والے کی پیش گوئی ہے جو لوگوں کو ہدایت کی راہ دکھائے گا۔ ہم عیسائی اس پیش گوئی کو حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں خیال کرتے ہیں۔ کیا آپ بھی اس سے اتفاق کرتے ہیں؟

☆ آج کی اس مجلس میں صرف خواتین ہی کو کیوں مدعو کیا گیا ہے؟

☆ کیا بائبل کے مطالعہ کے وقت آپ Hebrew اور Greek تراجم پر بھی نظر رکھتے ہیں؟

سوموار، منگل۔ ۱۶ر و ۱۷ر ستمبر ۱۹۹۶ء:

ان دو دنوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ترجمۃ القرآن کی کلاسز لیں جن میں علی الترتیب سورہ کہف کی آیات ۱۸ تا ۲۱ اور آیات ۲۲ تا ۳۲ کا آسان فہم ترجمہ اور نہایت پرمعارف تفسیر بیان فرمائی۔ آپ نے ان آیات کی رو سے ان غاروں کا محل وقوع بیان فرمایا جن میں اصحاب کہف پناہ گزین ہوئے تھے۔ نیز آپ نے احمدی احباب کو اس بارہ میں تحقیق کرنے کی تلقین فرمائی اور اس تحقیق کے سلسلہ میں قیمتی ہدایت سے بھی نوازا۔

بدھ، جمعرات۔ ۱۸ر و ۱۹ر ستمبر ۱۹۹۶ء:

پروگرام کے مطابق دونوں دن ہومیوپیتھی کی کلاسز نمبر ۱۷۸ اور ۱۷۹ حضور ایدہ اللہ نے لیں۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

کب تک رہو گے ضدّ و تعصّب میں ڈوبتے

ایک لمبے عرصے سے پاکستان میں موجود احمدی مسلمان فتنہ پرور ملاؤں اور مفسد اور شریر معاندین احمدیت کے ہاتھوں شدید ذہنی و جسمانی اور قلبی و روحانی اذیتوں میں مبتلا ہیں اور انتہائی تکلیف دہ حالات میں بڑے حوصلہ اور صبرو استقامت کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔ رسوائے زمانہ آرڈیننس ۲۰ کی خونی تلوار ہر احمدی کے سر پر لٹک رہی ہے کیونکہ اس قانون کے رو سے کوئی احمدی جو اپنے مذہب اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے اور اپنے روزمرہ کے معمولات میں قرآن مجید کی تعلیمات اور خاتم الانبیاء حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پاکیزہ اسوہ کی پیروی کی سعی کرتا ہے وہ نہایت خوفناک اور بھیانک جرم کا مرتکب ٹھہرتا ہے اور اس کے لئے قانون میں سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ اور چونکہ ایک سچے احمدی کے لئے ناممکن ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات سے روگردانی کرے یا دنیوی سزا کے خوف سے بے عملی کی زندگی گزارے اور قرآن و سنت کو ترک کرے اس لئے عملاً اس کی ہر حرکت و سکون، ہر قول و فعل جو وہ شریعت اسلامیہ کی پیروی میں بجالاتا ہے وہ قانون کی نظر میں قابل گرفت قرار پاتا ہے۔ چنانچہ سینکڑوں احمدیوں پر محض اس بنا پر مقدمات آئے دن قائم ہوتے رہتے ہیں اور انہیں مختلف تکلیفوں اور قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

واضح ہو کہ یہ احمدی نہ چور ہیں نہ ڈاکو اور نہ قاتل۔ یہ احمدی مردوں، عورتوں یا بچوں کو اغوا کرنے والے یا انہیں یرغمال بنانے والے یا زیادتی کرنے والے بھی نہیں اور نہ ہی کسی کا مال غصب کرنے یا کسی کی جائیداد ہتھیانے والے یا رشوت خور ہیں۔ وہ ہیروئن وغیرہ ڈرگز یا سمگلنگ کے کاروبار میں بھی ملوث نہیں۔ وہ غنڈے یا دہشت گرد بھی نہیں کیونکہ آج اس اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ایسے سب لوگ آزاد اور محترم ہیں جو مسجدوں پر بم پھینکیں، نمازیوں پر گولیاں برسائیں وہ کھلے عام دندناتے پھرتے ہیں اور ان پر کوئی گرفت نہیں۔ لیکن کوئی احمدی نماز پڑھے، قرآن پڑھے، درود و سلام پڑھے، نیکی، دیانت، تقویٰ و دیگر اسلامی شعار کو اپنائے تو وہاں یہ ایسا خطرناک جرم ہے کہ اس کے مرتکب کے لئے اس معاشرہ میں کوئی ٹھکانہ نہیں اور لازم ہے کہ اسے سخت سزائیں دی جائیں اور جیلوں میں بند کیا جائے۔ چنانچہ فتنہ پرداز ملاں سادہ لوح عوام کو ڈرا دھمکا کر اور کہیں اشتعال دلا کر اور حکومت کے ظالمانہ قوانین سے شہ پاتے ہوئے احمدیوں پر ظلم و ستم ڈھاتے اور ان کی زندگی کو اجیرن بنانے پر ہمہ وقت مستعد رہتے ہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ انہیں نیکی اور نیکوں سے کیوں اتنا بغض اور نفرت ہے اور بدی اور بدوں سے کیوں اتنا پیار اور اتنی محبت!— کبھی کبھی تو بعض مقامات پر ان شرانگیزوں کے فتنہ کی آگ مسلسل بہت دیر تک بھڑکتی رہتی ہے اور معصوم احمدیوں کی تکلیفوں کا سلسلہ بہت ہی طویل اور صبر آزما ہو جاتا ہے۔

گزشتہ کئی سال سے داتہ ضلع ہزارہ اور میانوالی کے احمدی ایسے ہی نہایت دردناک حالات سے گزر رہے ہیں۔ ہم قارئین الفضل کے لئے گاہے گاہے ایسے بہت سے واقعات میں سے چند ایک نمونۃً اخبار میں شائع کر کے احباب کو ان مظلوموں کے لئے خصوصی دعا کی تحریک کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اس شمارہ میں میانوالی کے بعض احمدیوں پر ہونے والے ظلم اور زیادتیوں کی کسی قدر تفصیل شائع کی جارہی ہے جس سے آپ اندازہ کر سکیں گے کہ صرف فتنہ پرور علماء و اشرار ہی نہیں بلکہ حکومت کے افسران اور عدلیہ سے منسلک اچھے خاصے پڑھے لکھے معزز ارکان بھی تعصب اور عناد کی وجہ سے احمدیوں کے معاملہ میں خصوصیت سے منصفانہ کارروائی کرنے سے ہچکچاتے ہیں اور مقدمات کے جلد منصفانہ فیصلہ میں تاخیر کی طرز عمل اپنا کر عملاً عدم انصاف اور ظلم و زیادتی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اور اب تو وہاں کی عدالتوں نے ظلم کا ایک نیا طریق اختیار کیا ہے۔ ایک خبر کے مطابق پشاور میں جوڈیشل میجسٹریٹ نصراللہ خان کی عدالت نے ایک احمدی کو جس پر الزام تھا کہ وہ اپنے مسلک کا پرچار کرتا ہے، مجبور کیا کہ وہ بانی سلسلہ احمدیہ کو کافر قرار دینے کا حلفیہ بیان داخل کرے اور جج صاحب نے اس سے جبراً یہ حلف لے کر اسے مقدمہ سے بری کر دیا۔ ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے۔ اب عدالتیں جبراً دوسروں کے دین بھی بدلنے لگی ہیں اور وہ بھی منفی اقدار اپنا کر، سب و شتم اور تکفیر کے ذریعہ اور ان کا انصاف کرنا تو ایک طرف وہ خود احمدیوں پر ظلم میں ملوث ہو چکی ہیں۔ یہ ذلیل حرکات دنیا بھر میں عدلیہ کے وقار کو مجروح کرنے والی اور عدلیہ سے وابستہ منصف مزاج لوگوں کے لئے کلنک کا ٹیکا اور باعث ذلت و رسوائی ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ قوم کب تک ضد و تعصب میں ڈوبی رہے گی اور کبھی توبہ کر کے حق کی طرف رجوع کی توفیق بھی پائے گی یا نہیں۔

کب تک رہو گے ضد و تعصب میں ڈوبتے — آخر قدم بصدق اٹھاؤ گے یا نہیں

یقیناً یہ گھٹیا ہتھکنڈے اور ایسی ظالمانہ ادائیں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ''لا اکراہ فی الدین'' اور عالمی عدل و انصاف کی عظیم الشان تعلیم کے سراسر منافی ہیں۔ وہ جو چاہیں کریں ہم تو یہ جانتے ہیں کہ خدا کا کلام برحق ہے اور اس کی تمام باتیں قطعی اور اٹل ہیں۔ ہر قسم کے ظلم و زیادتی کے مقابل پر وہی ہماری پناہ گاہ اور ہمارا سہارا ہے۔ ہمارے لئے خدا کا یہ کلام بہت ہی تسلی اور اطمینان کا موجب ہے۔ فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗۤ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ﴿۲۱﴾
کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۲۲﴾

(المجادلہ: ۲۱، ۲۲)

یقیناً جو لوگ اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سخت ذلیل لوگوں میں شمار ہونگے۔ اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ اللہ یقیناً طاقتور اور غالب ہے۔ صدق اللہ العظیم۔

کرم الٰہی ظفر

عاشق تھا ایک عشق میں جاں سے گذر گیا
چُپ چاپ اس جہاں سے وہ آشفتہ سر گیا
جس معرکہ میں اُس نے گزاری تمام عمر
اُس معرکہ سے ہو کے مظفّر، ظفر گیا
گھر سے نکل کے ایک دن ارضِ وطن سے دُور
ایسا گیا کہ پھر کبھی واپس نہ گھر گیا
رونق فروز جا ہُوا غیروں کی بزم میں
اپنوں کی محفلیں مگر ویران کر گیا
کشتی کو جدّوجہد کے دریا میں ڈال کر
طوفاں سے کھیلتا ہوا اُس پار اتر گیا
اک رات اک سفر پہ چلا تھا وہ جس طرف
چلتا رہا وہ اس طرف تا بہ سحر گیا
گُم ہو گیا کہیں وہ نمودِ سحر کے ساتھ
لے کر کہیں وہ پھر نیا عزمِ سفر گیا
شائد دیارِ غیر کی مٹی بتا سکے
آیا تو تھا اِدھر مگر آکر کدھر گیا
خوشبو بکھیر کر تری گلیوں میں عمر بھر
ہسپانیہ! وہ عطر فروش آج مر گیا

عبدالمنان ناہید

بقیہ: مختصرات

جمعۃ المبارک ۲۰ر ستمبر ۱۹۹۶ء.

آج اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضور انور کی مجلس سوال و جواب ہوئی۔ جس میں آپ نے درج ذیل سوالات کے جوابات عنایت فرمائے:

☆ سورہ ''المومنون'' کی آیت ۵۲ میں رسولوں سے خطاب فرمایا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کن رسولوں سے خطاب ہے۔ جن کو جمع کے صیغہ میں حکم دیا گیا ہے؟

☆ جماعت احمدیہ کی کافی کتب، ٹیپس اور رسائل ہیں۔ ان سب کو کیسے محفوظ کیا جا سکتا ہے؟

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اکثر تصانیف اردو میں ہیں اور ان کو سمجھنے کے لئے اچھی اردو جاننا ضروری ہے۔ اس وقت ہندوستان و پاکستان، جہاں کہ اردو بولی جاتی ہے وہاں بھی ان کتب کو سمجھنا مشکل ہو رہا ہے۔ اس کے لئے جماعت کو کیا اقدامات کرنے چاہئیں؟

☆ بعض لوگوں سے سنا ہے کہ انسان مرنے کے بعد کچھ گھنٹوں تک سن سکتا ہے۔ کیا یہ درست ہے؟

☆ قرآن مجید میں آخری زمانہ میں کتابوں کی اشاعت کا تو ذکر ہے کیا آج کل کے میڈیا، ٹی۔ وی۔، وغیرہ کا بھی کہیں ذکر ہے؟

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو دیانتداری سے تجارت کی اور فائدے اٹھائے۔ مگر آج کل لوگ کہتے ہیں کہ ہیرا پھیری کے بغیر کامیاب تجارت نہیں ہو سکتی۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ۔ (اسی سوال کے حوالہ سے حضور ایدہ اللہ نے آج کے خطبہ جمعہ میں بھی مزید وضاحت فرمائی)۔

☆ جماعت احمدیہ کی تعداد بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے مگر اس کے ساتھ نو احمدیوں کی تربیت کا کام اس تیز رفتاری سے نہیں ہو رہا۔ اس بارہ میں حضور انور کا تبصرہ اور ہدایات!

☆ حضور انور جو آئس کریم بناتے ہیں وہ بہت مزیدار ہوتی ہے اس کا طریقہ کیا ہے؟

(ع - م - ر)

تبصرہ بر تقاریر

نمائندگان سناتن دھرم بر موقعہ جلسہ اعظم مذاہب

جلسہ اعظم مذاہب ۲۵ تا ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء بمقام اسلامیہ کالج لاہور میں سناتن دھرم کی نمائندگی میں تین اصحاب نے تقاریر کیں (جو بعد میں کتابی صورت میں شائع ہوئیں)۔ مقررین کے اسماء یہ ہیں:

(۱) جناب پنڈت ایشری پرشاد صاحب۔

(۲) جناب پنڈت گوپی ناتھ صاحب۔

(۳) جناب پنڈت بھانو دت صاحب۔

ذیل کی سطور میں ہم ترتیب سے ان اصحاب کی تقاریر کا جائزہ لیتے ہیں۔

جناب ایشری پرشاد صاحب کا مضمون

یہ مضمون کل گیارہ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں دیئے گئے پانچ سوالات میں سے صرف تیسرے سوال کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر اس جواب کا حال معلوم کرنے سے پہلے خود صاحب مضمون کے بارہ میں جاننا چاہئے کیونکہ کمیٹی کی طرف سے یہ شرط لگائی گئی تھی کہ ہر مذہب کا پیرو انتہائی کوشش کرے گا کہ وہ اپنی مقدس کتب کے خیالات و نظریات ہی پیش کرے مگر پنڈت صاحب پہلے صفحہ پر ہی فرماتے ہیں:

"جن خیالات کو میں ظاہر کروں گا وہ خاص میرے ذاتی بطور ایک سناتن دھرمی ہندو کے تصور کئے جائیں اور ان میں سے کوئی خیال مستند مذہبی کتب سناتن دھرم سے نقیض پایا جائے تو وہ بالکل غلط متصور ہونا چاہئے"۔

دیکھئے پنڈت صاحب خود اقرار کر رہے ہیں کہ ممکن ہے کہ ان کے خیالات ان کی کتب مقدسہ سے متصادم پائے جائیں لہذا ان کی تقریر کی پھر کیا اہمیت باقی رہ جاتی ہے۔

اب ہم ان کے جواب پر نظر ڈالتے ہیں۔ ان کے سامنے سوال یہ تھا کہ انسانی ہستی کی اصل غرض کیا ہے اور اس کے حصول کے لئے کیا ذرائع ہیں؟ اس کا جواب دیتے ہوئے پنڈت جی رقمطراز ہیں:

"جو کچھ خالق کائنات کو پیدا کرنے کے واسطے تحریک وہ ہوا ہو گا اس کی بابت تحقیقات طاقت انسانی سے باہر ہیں"۔

(شائع شدہ تقاریر کا صفحہ ۲۰)

پھر مزید فرماتے ہیں:

"میں آج اس مختصر وقت میں اس عظیم الشان سوال کے جواب میں کوئی حصہ بہ تشریح بیان نہیں کر سکوں گا بلکہ اس کے متعلق صرف چند ضروری رموز کا محض حوالہ دے سکوں گا۔ جن اصحاب کو شوق ہو کہ سناتن دھرم کے گرنتھوں میں کیا کچھ اس بارے میں لکھا ہے ان کو مفصل حل دریافت کرنے کے لئے خود کوشش کرنی پڑے گی"۔ (صفحہ ۲۱)

مقررہ پانچ سوالات میں سے چار کو چھوڑتے ہوئے صرف ایک سوال کو پنڈت صاحب نے لیا اور شروع میں لکھا۔

"باقی ہر چہار مضمون اس کی جزو ہیں اور مضمون ہذا کے مفصل طریق پر بیان کرنے میں خود ان کا ذکر ہونا بھی لازمی ہے"۔ (صفحہ ۱۹)

مگر اب فرماتے ہیں:

"اس عظیم الشان سوال کے جواب کا کوئی حصہ بہ تشریح بیان نہیں کر سکوں گا"۔ (صفحہ ۲۱)

بہرحال اس کے بعد جو جواب انہوں نے دیا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں:

"جس محققانہ طریق سے ہمارے رشیوں نے اس سوال کے بارہ میں خوض کیا ہے کسی اور مذہب میں اس کا نمونہ نہیں ملتا"۔ (صفحہ ۲۲)۔ اور اسی طرح کا دعویٰ انہوں نے روح کے بیان کے متعلق بھی کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ "کسی اور جگہ تشریح او سکی اطمینان کے لائق طریق سے کی ہوئی پائی نہیں جاتی (صفحہ ۲۴)۔

مگر یہ دونوں دعوے محض تعلی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کا کوئی ثبوت مہیا نہیں کیا گیا۔ کیونکہ ہر دو امور پر جس رنگ میں قرآنی دلائل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبرھن کیا ہے وہ اسلامی اصول کی فلاسفی کے صفحات پر سچے موتی بن کر چمک رہے ہیں۔ ان کی تفصیل تو کتاب پڑھ کر معلوم ہو سکتی ہے۔ میں نمونے کے لئے یہ اقتباس ضرور درج کرنا چاہوں گا۔

حضور علیہ السلام انسانی ہستی کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ مختلف الطبائع انسان اپنی کوتاہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف طور کے مدعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں مگر وہ مدعا جو خدائے تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے یہ ہے:

"وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون"

(الذاریات: ۵۷)

یعنی میں نے جن اور انسانوں کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے۔ اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے۔ خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ایک اور جگہ فرماتا ہے:

"ان الدین عند اللہ الاسلام" (آل عمران: ۲۵)

"فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا...

ذالک الدین القیم (الروم: ۳۱)

یعنی وہ دین جس میں خدا کی معرفت صحیح اور اس کی پرستش احسن طور پر ہے وہ اسلام ہے۔ اور اسلام انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے انسان کو اسلام پر پیدا کیا اور اسلام کے لئے پیدا کیا ہے۔ یعنی یہ چاہا کہ انسان اپنے تمام قویٰ کے ساتھ اس کی پرستش، اطاعت اور محبت میں لگ جائے۔ اسی وجہ سے اس قادر کریم نے انسان کو تمام قویٰ اسلام کے مناسب حال عطا کئے ہیں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صـ ۳۱۴، ۳۱۵)

اسی طرح روح کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"...... غور سے معلوم ہوتا ہے کہ روح کی ماں جسم ہی ہے۔ حاملہ عورتوں کے پیٹ میں روح کبھی اوپر سے نہیں گرتی بلکہ وہ ایک نور ہے جو نطفہ میں ہی پوشیدہ طور پر مخفی ہوتا ہے اور جسم کی نشو و نما کے ساتھ چمکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہمیں سمجھاتا ہے کہ روح اس قالب میں سے ہی ظہور پذیر ہو جاتی ہے جو نطفہ سے رحم میں تیار ہوتا ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

"ثم انشاناہ خلقاً آخر۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین"۔ (المومنون: ۱۵)

یعنی پھر ہم اس جسم کو جو رحم میں تیار ہوا تھا ایک اور پیدائش کے رنگ میں لاتے ہیں اور ایک اور خلقت اس کی ظاہر کرتے ہیں جو روح کے نام سے موسوم ہے اور خدا بہت برکتوں والا ہے اور ایسا خالق ہے جو کوئی اس کے برابر نہیں۔

اور یہ جو فرمایا کہ ہم اسی جسم میں سے ایک اور پیدائش ظاہر کرتے ہیں یہ ایک گہرا راز ہے جو روح کی حقیقت دکھلا رہا ہے۔ اور ان نہایت مستحکم تعلقات کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو روح اور جسم کے درمیان واقع ہیں۔ اور یہ اشارہ ہمیں اس بات کی بھی تعلیم دیتا ہے کہ انسان کے جسمانی اعمال اور اقوال اور تمام طبعی افعال جب خدائے تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ میں ظاہر ہونے شروع ہوں تو ان سے بھی یہی فلاسفی متعلق ہے۔ یعنی ان مخلصانہ اعمال میں بھی ابتداء ہی سے ایک روح مخفی ہوتی ہے جیسا کہ نطفہ میں مخفی تھی۔ اور جیسے جیسے ان اعمال کا قالب تیار ہوتا جائے وہ روح چمکتی جاتی ہے اور جب وہ قالب پورا تیار ہو چکتا ہے تو یکدفعہ وہ روح اپنی کامل تجلی کے ساتھ چمک اٹھتی ہے اور اپنی روحی حیثیت سے اپنے وجود کو دکھا دیتی ہے اور زندگی کی صریح حرکت شروع ہو جاتی ہے۔ جبھی کہ اعمال کا پورا قالب تیار ہو جاتا ہے۔ معاً بجلی کی طرح ایک چیز اندر سے اپنی کھلی کھلی چمک دکھلانا شروع کر دیتی ہے۔ یہ وہی زمانہ ہوتا ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں مثالی طور سے فرماتا ہے:

"فاذا سویتہ و نفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین"

(الحجر: ۳۰)

یعنی جب میں نے اس کا قالب بنا لیا اور تجلیات کے تمام مظاہر درست کر لئے اور اپنی روح اس میں پھونک دی تو تم سب لوگ اس کے لئے زمین پر سجدہ کرتے ہوئے گر جاؤ۔ سو اس آیت میں یہی اشارہ ہے کہ جب اعمال کا پورا قالب تیار ہو جائے تو اس قالب میں وہ روح چمک اٹھتی ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنی ذات کی طرف منسوب کرتا ہے۔ کیونکہ دنیوی زندگی کے فنا کے بعد وہ قالب تیار ہوتا ہے اس لئے الٰہی روشنی جو پہلے دھیمی تھی یکدفعہ بھڑک اٹھتی ہے اور واجب ہوتا ہے کہ خدا کی ایسی شان کو دیکھ کر ہر ایک سجدہ کرے اور اس کی طرف کھینچا جائے۔ سو ہر ایک اس نور کو دیکھ کر سجدہ کرتا ہے اور طبعاً اس طرف آتا ہے بجز ابلیس کے جو تاریکی سے دوستی رکھتا ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن۔ جلد ۱۰ صـ ۲۲۱، ۲۲۲)

اب ہم واپس پنڈت صاحب کی تقریر کی طرف آتے ہیں۔ جو غرض اور اس کا حصول پنڈت صاحب نے بیان کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر انسان تین قسم کے دکھوں میں سے کسی نہ کسی میں مبتلا ہے اور اسے نہایت بھاری کوشش تینں قسم کے دکھوں کے غایت دفعیہ پر صرف کرنی چاہیئے۔ (صفحہ ۲۱)

غور کریں تو یہ غرض اسلام کے مقابلہ میں ہرگز پیش نہیں ہو سکتی کیونکہ دکھوں سے انخلاء ایک منفی امر ہے لیکن اسلام نے "عبد" بننے کی جو غرض بیان کی ہے۔ وہ مثبت انداز میں ایک لاانتہائی سفر کا تقاضا کرتی ہے۔ گویا منفی آلائشوں کو دھو ڈالنے کے بعد مثبت رنگ میں ترقی کرنے کی تعلیم اسلام نے پیش کی ہے۔

اس بنیادی نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف چشمہ مسیحی میں اس مضمون کو عیسائیوں کے تصور نجات کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں مگر یہ سناتن دھرم کے اصول کا بھی عین جواب ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

"تمام اہل مذاہب کا کسی مذہب کی پیروی سے یہی مدعا اور مقصد ہے کہ نجات حاصل ہو مگر افسوس کہ اکثر لوگ نجات کے حقیقی معنوں سے بے خبر اور غافل ہیں۔ عیسائیوں کے نزدیک نجات کے یہ معنی ہیں کہ گناہ کے مؤاخذہ سے رہائی ہو جائے۔ لیکن دراصل نجات کے یہ معنے نہیں ہیں اور ممکن ہے کہ ایک شخص نہ زنا کرے، نہ چوری کرے، نہ جھوٹی گواہی دے، نہ خون کرے اور نہ کسی اور گناہ کا جہاں تک اس کو علم ہے ارتکاب کرے اور با ایں ہمہ نجات کی کیفیت سے بے نصیب اور محروم ہو۔ کیونکہ دراصل نجات اس دائمی خوشحالی کے حصول کا نام ہے جس کی بھوک اور پیاس انسانی فطرت کو لگا دی گئی ہے جو محض خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت اور اس کی پوری معرفت اور اس کے پورے تعلق کے بعد حاصل ہوتی ہے جس میں شرط ہے کہ دونوں طرف سے محبت جوش مارے۔

(چشمہ مسیحی، روحانی خزائن جلد ۲۰ صـ ۳۵۹)

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6.
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

پنڈت صاحب نے اس غرض کے حصول کے لئے چھ ذرائع بیان کئے ہیں۔ مگر اس بات کی قطعاً پابندی نہیں کی کہ ان کی بنیادیں اپنی کتب مقدسہ سے ثابت کریں اور انہیں عقلی دلائل سے مزین کریں کیونکہ وہ سراسر خلاف عقل نظر آتے ہیں۔ مثلاً آخری ذریعہ بیان کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ یہاں پہنچ کر انسان کو چاہئے کہ وہ "رنج والم، جنم و مرن اور تغیر و تبدل کا محتاج نہ رہے"۔ یہ بالبداہت خلاف عقل واقعات ہیں۔ دنیا کے پردے پر کوئی انسان ایسا نہیں جو بیان کردہ لوازمات انسانیہ سے بکلی باہر ہو۔ یہی وجہ ہے کہ فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"کل نفس ذائقۃ الموت"

اپنی تقریر میں پنڈت جی نے ذات پات کا بھی ذکر کیا ہے اور اس کے مبنی بر حق ہونے کے لئے یہ دلیل دی ہے کہ چونکہ انسان مختلف القویٰ ہوتے ہیں لہذا ہندو دھرم نے ان کے فرائض بھی الگ الگ مقرر کر دئے ہیں۔ اس لئے جو جس درجہ پر ہو وہ اپنے فرائض پر عمل کرے تو سارے معاشرے میں شانتی اور امن نصیب ہو سکتا ہے۔ (تلخیص از صفحہ ۲۶)

اب ہر ذی شعور اس پر یہ بھاری اعتراض اٹھائے گا کہ بالفرض پنڈت جی کے اصول کو مان لیا جائے کہ پیدائشی طور پر لوگ مختلف القویٰ ہوتے ہیں لیکن یہ اصول کس منطق کی رو سے بنتا ہے کہ لازماً ہر برہمن بچہ اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک ہو گا اور یقیناً ہر شودر بچہ ناکارہ اور نا اہل پیدا ہو گا۔ تجربہ اس کے خلاف ہے۔ واقعات اسے جھٹلا رہے ہیں۔

—○○—

پنڈت گوپی ناتھ کی تقریر پر تبصرہ

یہ تقریر کل ۱۷ صفحات پر شائع شدہ ہے۔ لیکن اول تا آخر پڑھ کر بہت مایوسی ہوتی ہے۔ کیونکہ پنڈت جی نے مقررہ سوالات کا سرے سے ذکر ہی نہیں کیا اور نہ ان کے جوابات دئے ہیں۔ بلکہ سناتن دھرم کی دس خوبیاں بیان کر دی ہیں جن کا مقررہ موضوعات سے کوئی علاقہ نہیں۔ لہذا اس مضمون کے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مضمون کے ساتھ موازنہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تاہم وہ دس خوبیاں جو پنڈت جی نے بیان کی ہیں ان کا خلاصہ ہم ضرور بیان کرنا چاہیں گے۔

(۱) سناتن دھرم سب سے پرانا مذہب ہے اور اس کے آغاز کی تاریخ نامعلوم ہے۔

(۲) باوجود پولیٹیکل طاقت نہ ہونے اور پرانا ہونے کے یہ اب تک قائم ہے۔

(۳) اس کی کتب مقدسہ سب سے پرانی اور بے شمار ہیں۔

(۴) اس مذہب کا کوئی ایک انسان بانی نہیں ہے۔

(۵) سناتن دھرم ہر ایک انسان کے لئے نجات کی نوید رکھتا ہے خواہ وہ کسی مذہب میں بھی ہوا۔ لہذا تبدیلی مذہب کو شرمناک حرکت تصور کرتا ہے۔

(۶) تبلیغ کو ناجائز سمجھتا ہے۔

(۷) مختلف لوگوں کو تین درجوں میں تقسیم کر کے اس مذہب کے ہر انسان کی نجات کا سامان کر دیا ہے۔

(۸) اس میں نشکام آپاسنا (بغیر بدلے کی خواہش کے عبادت) کا تصور پایا جاتا ہے۔

(۹) اس کا اصول ہے، دوسرے کے ساتھ وہ سلوک کرو جو دوسرا تمہارے ساتھ کرے۔

(۱۰) سناتن دھرم تلوار سے نہیں پھیلا۔ اس کو سائنس کی ترقی سے کوئی خوف نہیں کیونکہ یہ عقل کو بہت اہمیت دیتا ہے۔

قارئین غور فرمائیں بھلا ان امور کو مفوضہ سوالات سے کوئی تعلق یا واسطہ ہے؟ یا سوال گندم اور جواب چناوالا معاملہ ہے۔ مستزاد یہ کہ ان اصولوں پر عقلی نظر ڈالی جائے تو کئی اعتراضات اٹھتے ہیں۔

(۱) سب سے پرانا ہونے یا بانی نہ ہونے یا کتب بے شمار ہونے سے یہ مذہب دوسرے مذاہب پر افضل کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیا بے شمار ستارے ایک سورج کے سامنے ٹھہر سکتے ہیں یا ناکارہ پتھروں کا ڈھیر ایک ہیرے کے سامنے کچھ وقعت رکھتا ہے۔

(۲) یہ بات کہ ہر مذہب سچا ہے اس لئے تبدیلی مذہب گویا گناہ ہے۔ کیسا نرالا اصول ہے۔ کیا آج ہندومت کے ۳۳ کروڑ یا اس سے بھی زائد دیوتاؤں کو ماننے کی تعلیم اور اسلام کی ایک سچے خدا کی عبادت کی تعلیم ایک پلڑے میں آ سکتی ہے؟ ہر گز نہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ ہر مذہب کا آغاز درست تھا مگر بعدازاں اس کے ماننے والوں نے اس میں خرابیاں پیدا کر دیں سوائے اسلام کے جس کی ابدی حفاظت کی ذمہ داری خود خدا نے لی تھی اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دنیا کے مذاہب پر اگر نظر کی جاوے تو معلوم ہو گا کہ بجز اسلام ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے۔ اور یہ اس لئے نہیں کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتداء سے جھوٹے ہیں بلکہ اس لئے کہ اسلام کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی اور وہ ایسے باغ کی طرح ہو گئے جس کا کوئی باغبان نہیں۔ اور جس کی آبپاشی اور صفائی کے لئے کوئی انتظام نہیں اس لئے رفتہ رفتہ ان میں خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ تمام پھل دار درخت خشک ہو گئے۔ اور ان کی جگہ کانٹے اور خراب بوٹیاں پھیل گئیں اور روحانیت جو مذہب کی جڑھ ہوتی ہے وہ بالکل جاتی رہی اور صرف خشک الفاظ ہاتھ میں رہ گئے۔ مگر خدا نے اسلام کے ساتھ ایسا سلوک نہ کیا۔ اور چونکہ وہ چاہتا تھا کہ یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہے اس لئے اس نے ہر ایک صدی پر اس باغ کی نئے سرے آبپاشی کی اور اس کو خشک ہونے سے بچایا اگرچہ ہر صدی کے سر پر جب کبھی کوئی بندہ خدا اصلاح کے لئے قائم ہوا جاہل لوگ اس کا مقابلہ کرتے رہے اور ان کو سخت ناگوار گزرا کہ کسی ایسی غلطی کی اصلاح ہو جو ان کی رسم اور عادت میں داخل ہو چکی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ آخری زمانہ میں جو ہدایت اور ضلالت کا آخری جنگ ہے خدا نے چودھویں صدی اور الف آخر کے سر پر مسلمانوں کو غفلت میں پاکر پھر اپنے عہد کو یاد کیا۔ اور دین اسلام کی تجدید فرمائی"۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد ۲۰ صـ ۲۰۳)

پھر پنڈت جی ذات پات کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر کوئی جاہل ہے تو ضروری نہیں کہ وہ پہلے کتابیں پڑھے وہ صرف پوجا پاٹ ہی کرے تو نجات پا جائے گا لیکن یہاں پھر وہی اعتراض اٹھتا ہے کہ کیا سارے شودر جاہل اور سارے برہمن عالم ہوتے ہیں۔ کیونکہ باوجود اس کے کہ شودر علم کا رسیا ہو، نیک سیرت

لوط علیہ السلام کا شہر سدوم کہاں واقع تھا

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ لوط علیہ السلام کا شہر بحیرہ مردار (Dead Sea) کے جنوب مغربی کنارہ پر ہو گا۔ اس علاقہ میں نمک کے بڑے بڑے ستون واقع ہیں جن میں سے ایک کا نام لوط علیہ السلام کی بیوی کے نام پر ہے۔ کہا جاتا ہے جب وہ اپنے خاوند کے ساتھ شہر سے نہ نکلی اور اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ نمک میں تبدیل ہو گئی۔ اس جگہ کے قریب ہی ایک پہاڑ ہے جس کا نام ماؤنٹ سدم (Mount Sedom) ہے۔

لیکن اب برطانیہ کے دو جیالوجسٹ گراہم حارث (Graham Harris) اور انتھونی بیرڈو (Anthony Beardo) نے جرنل آف انجنئرنگ جیالوجی میں ایک مضمون میں یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ یہ علاقہ نمک سے بھرپور ہے اور کوئی عقلمند آدمی ایسی جگہ شہر نہیں بسائے گا جہاں پینے کا پانی بھی دستیاب نہ ہو۔ ان دونوں صاحبان کا خیال ہے کہ سدوم بحیرہ مردار سے مزید شمال کی جانب واقع ہونا چاہئے جس علاقہ سے تارکول (Bitumen) نکلتی ہے اور وہ اس زمانہ میں قیمتی تجارتی جنس تھی۔ ان کا خیال ہے کہ سدوم بحیر مردار کے مشرقی ساحل پر واقع جزیرہ نما لیزن (Lisen Peninsula) کے عین شمال کی طرف واقع ہو گا۔ یہ علاقہ آج کل زیر آب ہے۔ بحیرہ مردار ایک ایسے علاقہ میں واقع ہے جہاں زلزلے کثرت سے آتے ہیں (Area of Geological Fault)۔ ایک بڑا زلزلہ سدوم شہر کو پگھلانے کے لئے کافی ہو گا اور اس علاقہ کی تارکول نے آگ کو خوب بھڑکا کر شہر کو جہنم بنا دیا ہو گا۔

(ماخوذ از سڈنی مارننگ ہیرلڈ، ۱۲ جنوری ۱۹۹۶ء)

قرآن کریم نے اس واقعہ اور سدوم کے شہر کا محل وقوع بیان فرمایا ہے "اس پر اس موعود عذاب نے انہیں (یعنی لوط کی قوم کو) دن چڑھتے ہی پکڑ لیا۔ جس پر ہم نے اس بستی کی اوپر کی سطح کو اس کی نچلی سطح کر دیا اور ان پر سنگریزوں سے بنے ہوئے پتھروں کی بارش برسائی۔ اس (ذکر) میں فراست سے کام لینے والوں کے لئے یقیناً کئی نشان ہیں اور وہ (کوئی گمنام جگہ نہیں بلکہ) ایک بڑے مستقل راستہ پر (واقع) ہے۔ اس (واقعہ) میں مومنوں (کے فائدہ) کے لئے یقیناً ایک نشان موجود ہے"۔ (سورہ الحجر آیات ۷۲ تا ۷۸)۔ یعنی قرآن کے مطابق سدوم شہر زلزلہ سے تہ و بالا کیا گیا تھا اور اس کے پاس سے جو رستہ گزرتا ہے وہ اب بھی زیر استعمال ہے۔ یہ وہ رستہ ہے جو عرب سے شام کو بحیرہ مردار کے ساتھ ساتھ جاتا ہے اور بحیرہ مردار کو مقامی لوگ "لوط کا سمندر" کہتے ہیں۔ (مختصر تفسیر انگریزی صفحہ ۵۴۷)۔ محققین قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ لگتا ہے برطانوی سائنس دانوں نے جو جگہ متعین کی ہے وہ نسبتاً زیادہ درست ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اپنے علم کا فیض دوسروں تک بھی پہنچائیے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی الفضل کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہو گا۔

(مدیر)

ہو اگر وید کا لفظ تک سن لے تو ہندو دھرم اس کے لئے یہ ظالمانہ غیر انسانی سلوک روا رکھتا ہے:

(۱) جو شودر براہمنوں کو غرور سے دھرم کا اپدیش کرنے والا ہو (مذہبی مسائل بتائے) اس کے منہ اور کان میں گرم تیل راجہ ڈالے۔

(ادھیائے نمبر ۸، شلوک ۲۷۲)

(۲) جو شودر (ارے تو فلانے براہمن سے نیچ) ایسا باواز بلند براہمن وغیرہ کے نام اور ذات کو کہے تو اس کے منہ میں بارہ انگل کی میخ آہنی جلتی ہوئی ڈالنا چاہئے۔ (شلوک ۲۷۱)

(۳) اگر شودر یعنی جاہل خدمت گار، عالم، سپاہی اور بیوپاری سے سخت کلامی سے پیش آئے تو اس کی زبان چھید کرنے کے لائق ہے کیونکہ وہ جن لوگوں کی خدمت کے واسطے مقرر ہوا ہے بجائے ان کی خدمت کے ان کی توہین کرتا ہے۔ (شلوک ۲۷۰)۔

(۴) چھوٹا آدمی بڑے آدمی کے ساتھ ایک آسن پر بیٹھے تو اس کی کمر میں نشان کر کے نکال دیوے خواہ اس طرح اس کے چوتڑ کو کاٹ دے کہ وہ مرنے نہ پاوے۔ غرور سے بدن پر تھوکے تو دونوں ہونٹھ چھید ڈالے اور پیشاب کرے تو عضو تناسل کو کاٹ ڈالے اور براز کرے تو مقعد کاٹ ڈالے۔ (شلوک ۲۸۱، ۲۸۲)۔

(منوسمرتی اردو ترجمہ و نوٹ، مترجم کرپا رام شرما جگرانوی مطبع ویدک دھرم پریس دہلی)

پس پنڈت صاحب کے محض دعوے ہیں اور ان کی کتب مقدسہ ان کے خیالات سے متصادم ہیں۔

—○○—

پنڈت بہانودت کی تقریر پر تبصرہ

پنڈت صاحب کی تقریر صرف ۱۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ آپ نے بھی آغاز میں ہی وضاحت کر دی ہے کہ پانچ میں سے صرف ایک سوال کا جواب دوں گا اور وہ یہ سوال ہے کہ انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے۔

تمہید کے بعد جو جواب انہوں نے پیش کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ انسانی زندگی کا مقصد انسانیت کا حصول ہے۔ آگے اس کے ذرائع اور تفصیل بیان کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ مختلف درجات طے کرتے کرتے انسان جب اعلیٰ درجہ پر پہنچتا ہے تو اس کے لئے اسے یہ ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہیں۔

AGHA & CO.
ACCOUNTANTS
Sc 60 Refunds; Book-Keeping; Accountancy; Vat; Paye and Taxation Services provided at reasonable rates.
Please Contact Mr. AGHA on
0181-333 0921
0181-909 9359
204 Merton Road, SW18 5SW.
11 Tenby Ave. Harrow, Midx HA3 8RU

خطبہ جمعہ

آپ نے کامل یقین کے ساتھ دنیا کو ہدایت کی طرف بلانا ہے اور کامل یقین کے بغیر ہدایت کی طرف بلانا بے کار ہو جایا کرتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۶ اگست ۱۹۹۶ء مطابق ۱۶ ظہور ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا (بنی اسرائیل: ۸۵)

قرآن کریم کی بعض آیات کے حوالے سے میں نے گزشتہ خطبات میں "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کے مضمون پر روشنی ڈالی تھی کہ نیکیوں کے معاملے میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور بدیوں کے معاملے میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔ اسی تعلق میں اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے دعوت الی اللہ کا مضمون بیان کیا تھا۔ دعوت الی اللہ بھی دراصل تعاون علی البر والتقویٰ کے نتیجے میں طبعاً پیدا ہوتی ہے۔ اور اس پہلو سے میں مضمون کے کچھ حصے کو بیان کر سکا تھا کچھ باقی تھا کہ وقت ختم ہو گیا۔ آج میں نے اس مضمون کے ایک اور پہلو کو اٹھایا ہے جو دراصل بعض ذہنوں میں ایک اشتباہ پیدا کرتا ہے اس کی وجہ سے وضاحت ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "قل کل یعمل علیٰ شاکلتہ فربکم اعلم بمن ھو اھدیٰ سبیلا" کہ تو کہہ دے کہ ہر شخص اپنی تخلیق، اپنی تشکیل کے مطابق کام کرتا ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے، وہی جانتا ہے جو تمہارا رب ہے کہ تم میں سے کون زیادہ صحیح رستے پر تھا یا زیادہ صحیح رستے پر ہے۔ دوسری طرف قرآن کریم یہ فرماتا ہے کہ جو بت پرست ہیں، جو شرک کرنے والے ہیں ان پر بھی تم تحکم نہ کرو اور اس یقین کے باوجود کہ خدا ایک ہے ان کے بتوں کو بھی گالیاں نہ دو۔ وجہ کیا ہے "کذالک زینا لکل امۃ عملھم ثم الیٰ ربھم مرجعھم فینبئھم بما کانوا یعملون" (الانعام: ۱۰۹) کیونکہ ہم نے اسی طریق پر ہر شخص کو اس کا مسلک خوب صورت کر کے دکھایا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں ہی ٹھیک ہوں۔ ہاں جب تم مرجاؤ گے "ثم الیٰ ربھم مرجعھم" ان لوگوں کا، سب کا جب رجوع خدا کی طرف آخر پہ ہوگا تو وہ فیصلہ کرے گا کہ کون صحیح تھا اور کون غلط تھا۔

ان دو آیات کے پیش نظر کیا دعوت الی اللہ کرنا درست بھی ہے کہ نہیں۔ کیا ہم یقین کے ساتھ یہ کہہ بھی سکتے ہیں کہ نہیں کہ ہم حق پر ہیں؟ کیا ان آیات کا مضمون اس زعم سے متصادم تو نہیں کہ ہر انسان کہے کہ میں حق پر ہوں؟ زیادہ گہرائی سے جب ان آیات کے مضمون پر غور کیا جائے تو یہ متصادم نہیں ہے بلکہ بالکل اور مضمون ہے جو بیان ہو رہا ہے۔ جہاں یہ فرمایا "کل یعمل علیٰ شاکلتہ" جب یہ فرمایا "فربکم اعلم بمن ھو اھدیٰ سبیلا" وہاں ساتھ یہ بھی تو اعلان فرمایا "علیٰ بصیرۃ انا و من اتبعنی" (یوسف: ۱۰۹) کہ میں اور میرے ماننے والے تو بصیرت پر قائم ہیں، دن کی روشنی کی طرح صداقت کو دیکھ رہے ہیں اور پہچان رہے ہیں اور تم اندھیروں میں بھٹک رہے ہو۔ تو چونکہ قرآن کریم کی کوئی آیت کسی دوسری آیت سے ٹکراتی نہیں ہے اس لئے بظاہر متصادم آیات کو اکٹھا دیکھ کر ایسا نتیجہ نکالنا پڑے گا جو ان تینوں کے اندر تصادم نہیں پیدا کرتا بلکہ تعاون پیدا کرتا ہے۔ اور "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کا ایک یہ بھی مضمون ہے۔

تو نیکی کے حصول کے لئے تم خود جیسے دوسروں سے تعاون کرتے ہو، تعاون چاہتے ہو قرآن کریم کی آیات بھی ایک دوسرے سے تعاون کر رہی ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ تم قرآن کریم کی متعلقہ آیات کو اکٹھا دیکھو اور ان کو متصادم پاؤ۔ کیونکہ ایک آیت جب دوسرے سے متصادم ہو تو ان کے مصنف کے دماغ میں خلل کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تمام حکمتوں کا سرچشمہ ہے۔ اس لئے یہ یقینی اور قطعی حقیقت ہے، اٹل بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کبھی بھی متضاد کلام نازل نہیں ہو سکتا، نہ ہوا ہے۔ پس جہاں تصادم دکھائی دے وہاں مومن کا فرض ہے، اس کے تقویٰ کا تقاضا ہے کہ تصادم کے پہلوؤں پر غور کرتے ہوئے تعاون کا رنگ نکالے اور جب آیات ایک دوسرے سے تعاون کریں گی تو مضمون بالکل کھل جائے گا۔ پس اس پہلو سے جہاں تک پہلے اشتباہ کا تعلق ہے میں اس کی طرف واپس آتا ہوں۔

یہ خیال کر لینا کہ ان آیات کا یہ معنی ہے کہ انسان کو اس دنیا میں کسی قطعی حقیقت کا علم ہو نہیں سکتا یہ غلط ہے۔ یہ اگر مضمون ہو تو سارا نظام دین درہم برہم ہو جائے۔ اس لئے یہاں ایک اور بات کی بحث چل رہی ہے وہ بنیادی حقوق کی بحث ہے۔ انسان کے خدا پر بھی حقوق ہیں، بندوں پر بھی حقوق ہیں اور خدا کے انسان پر بھی حقوق ہیں اور بندوں پر بھی حقوق ہیں۔ یہ مضمون قرآن کریم کی رو سے کامل عدل پر قائم ہے۔ اور عدل کا جو نظام ہمیں ان حقوق کے معاملات میں ملتا ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ چنانچہ جو مضمون ان دو آیات کے حوالے سے میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے یعنی ہر شخص اپنی "شاکلہ" پر کام کرتا ہے اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون صحیح ہے اور ہر شخص کو اپنی چیز اچھی دکھائی دیتی ہے اور قیامت کے دن جب تم خدا کی طرف لوٹ جاؤ گے تو وہ فیصلہ کرے گا۔

ان باتوں میں کہیں تضاد تو نہیں۔ یہ مضمون ہے جو میں آپ کے سامنے کھول رہا ہوں۔ کوئی تضاد نہیں بلکہ ایک ایسا مضمون بیان ہو رہا ہے جو انسان کی بشریت کے تقاضے سکھاتا ہے، اس کو عجز کی اعلیٰ تعلیم دیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس سے خدائی کے حق کو چھینتا ہے اور اس کو بتاتا ہے کہ تم اپنی عقل پر بھروسہ کرنے کے باوجود خدائی اختیارات اپنے قبضے میں لینے کے اہل نہیں ہو، نہ تمہیں یہ دئے جائیں گے۔ یعنی دو آیات ہیں جو انسان اور انسان کے درمیان ایک بنیادی عدل کی تعلیم دینے والی ہیں۔ پس ہر شخص جو کسی بات کو حق سمجھے خواہ وہ حق ہو یا نہ ہو، یہ قرآن نہیں کہہ رہا کہ ہر بات جو انسان سمجھتا ہے وہ حق ہی ہوتی ہے، یہ بحث یوں ہے کہ اگر ایک انسان کسی بات کو حق سمجھتا ہے تو یہ فیصلہ اللہ ہی کر سکتا ہے کہ واقعتہً وہ حق سمجھ بھی رہا تھا کہ نہیں، جھوٹا تو نہیں تھا۔ اور اگر وہ سچا ہو حق سمجھنے میں تو اس کو سزا مل ہی نہیں سکتی۔ پس سزا کا تعلق لازماً اس احساس کے ساتھ ہے جو انسان کو مجرم کرتا ہے اور اس کا ضمیر ہے جو ہمیشہ اس کو مجرم کرتا ہے۔ پس جہاں تک دنیا کے دیکھنے کا تعلق ہے، دنیا اس کے ضمیر کی آواز تو نہیں سنتی، اس کو پتہ ہی نہیں کہ اس کے اندر کیا کیا آوازیں اٹھتی رہیں اور کیوں یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اس کو اپنی غلطی کا چاہے تو علم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "بل الانسان علیٰ نفسہ بصیرۃ ولو القیٰ معاذیرہ" (القیامہ: ۱۵، ۱۶) کہ یہ کہہ دینا کہ ہم کسی کو ہر بات اس کو اچھا کر کے دکھاتے ہیں اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ ہر شخص جو جھوٹا ہو غلط کار ہو وہ جائز طور پر اس بات کو اچھا دیکھتا ہے۔ اور اس کا یہ اچھا دیکھنا اسے سزا سے بری کرتا ہے۔ یہ دو الگ الگ مضمون ہیں چونکہ باریک ہیں اس لئے میں آپ کو سمجھانا ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ روزمرہ کی زندگی میں ان کا سمجھنا ضروری ہے۔

ہر چیز کو اچھا دیکھنا یہ نفس کے اندر جو دھوکہ دینے کی صفت ہے اس کی طرف اشارہ ہے۔ ہم دکھاتے ہیں، سے مراد یہ ہے کہ ہم نے نفس کو اس طرح تشکیل دیا ہے کہ ہر انسان اپنے نفس کے دھوکے میں مبتلا رہتا ہے ہمیشہ۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے اسے یہ طاقت بخشی ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے اندر کی خرابیوں کو دیکھے، جانچے، پہچان لے اور معلوم کر لے کہ وہ غلط ہے۔ یہ بصیرت والے مضمون کے "ولو القیٰ معاذیرہ" (القیامہ: ۱۶) والے مضمون کے علاوہ یہ قرآن کریم کی دوسری آیات سے بھی ثابت شدہ مضمون ہے۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ انسان جو بھی فیصلہ کرتا ہے اس کے اندر خدا تعالیٰ نے طاقت رکھی ہے کہ کھرے اور کھوٹے میں تمیز کر سکے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے "خلق الانسان علمہ البیان" (الرحمان: ۴، ۵) بیان کا معنی بعض لوگ صرف اظہار بیان کی طاقت سمجھ بیٹھتے ہیں حالانکہ غلط ہے یہ بات۔ بیان کا تعلق بینہ سے ہے اور بینہ ان صداقتوں کو کہا جاتا ہے جو لازمی اور حقیقی اور دائمی ہیں۔ وہ صداقتیں جو انسان کی ضمیر پر کندہ ہیں۔ ہر انسانی فطرت ان صداقتوں کے خمیر سے اٹھائی گئی ہے اور ان کو پہچاننا اور ان کے مقابل پر بدی سے ان کی تمیز کرنا یہ بیان ہے یعنی کھرے کھوٹے کی تمیز کی طاقت، صحیح کو غلط سے جدا کرنا۔ پس بیان اگر اندر ہو تو پھر وہ بیان بن سکتا ہے باہر۔ کوئی انسان بھی جو اپنے مضمون پر پورا عبور نہ رکھتا ہو اسے پتہ نہ ہو کہ غلط کیا ہے اور صحیح کیا ہے، اس مضمون پر بات نہیں کر سکتا۔ پرچہ دینے والا طالب علم پرچہ بھی نہیں دے سکتا کیونکہ بیان کا ایک اندرونی تعلق ہے اور ایک بیرونی

تعلق ہے۔ جس شخص کو اندرونی طور پر اپنی کیفیات کا قطعیت سے علم ہو، جس مضمون کو بیان کرنا چاہتا ہے اس کے سب پہلوؤں پر حاوی ہو وہ جب بیان کرے گا تو کھل کر بیان کرے گا۔ جب یہ علم نہ ہو تو پھر اس کو مضمون بیان کرتے وقت الجھن محسوس ہوتی ہے۔ وہ کبھی ادھر بھٹکتا ہے کبھی ادھر بھٹکتا ہے۔ الفاظ کی تلاش کرتا ہے وہ صحیح ملتے نہیں۔ غرضیکہ اس کا سارا بیان ہی الجھا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ تبھی غصے کی حالت میں بیان کی طاقت ختم ہو جاتی ہے اور قرآن کریم سے صاف پتہ چلتا ہے کہ غصے کی حالت میں جب غلبہ ہو کسی وقت کسی جنون کا اس وقت انسان بیان کرنے کی طاقت سے محروم ہو جاتا ہے۔ "فی الخصام غیر مبین" (الزخرف.۱۹) اور غصے کا مضمون خصام کے لفظ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ فرمایا جب یہ عورتیں جھگڑا کرتی ہیں تو کھل کر بات نہیں کر سکتیں یا انسان جو بھی ہوں سب پر یہ برابر مضمون آتا ہے کہ جب وہ جھگڑنے کے موڈ میں ہوں تو چونکہ غصے کی حالت میں جھگڑا پیدا ہوتا ہے اس لئے وہ بیان کی طاقت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ تو بیان کو صرف ظاہری کلام پر محمول کرنا غلط ہے۔ بیان اس اندرونی طاقت کا نام ہے جو کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرتی ہے اور اگر یہ طاقت ہے تو ہر انسان کو قطعیت سے معلوم ہو جانا چاہئے کہ میرا مسلک درست ہے کہ غلط ہے۔ اگر نہیں ہوتا تو نفس کا بہانہ ہے۔ اور نفس کا بہانہ ہے جو چیز کو خوبصورت دکھاتا ہے اور نفس کے بہانوں کے باوجود انسان اپنی غلطی کو سمجھ سکتا ہے۔ یہ ہے تمام مضمون جو ان آیات کے باہمی تعاون سے ابھرتا ہے۔ "ولو القی معاذیرہ" کے مضمون کو آپ دیکھ لیں اور پھر یہ دیکھیں کہ باوجود اس کے کہ نفس بہانے بناتا ہے پھر بھی انسان پہچان سکتا ہے تو اس کے بعد "زینا" کا معنی پھر ایسا کرنا جو اس آیت سے متصادم ہو جائز ہی نہیں ہے۔ "زینا لکل امۃ عملھم" کا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان ایک غفلت کی حالت میں زندگی بسر کرتا ہے، کھوئی کھوئی حالت میں رہتا ہے، جو کچھ کرتا ہے اسے اچھا دکھانے میں یہ بات بھی شامل کر دی گئی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اچھا دیکھے اور اچھا دکھائے۔ اس وجہ سے وہ بسا اوقات صداقتوں پہ بھی پردے ڈال لیتا ہے۔ لیکن چاہے تو اپنے نفس کو معلوم کر سکتا ہے اور وہ لوگ جو صداقت پر ہیں یہ یقین سے کہہ سکتے ہیں "علیٰ بصیرۃ انا و من اتبعنی" یہ اعلان کرتے ہیں کہ یقیناً ہم کھلی کھلی واضح روشن صداقت پر قائم ہیں۔ فیصلہ تو مرنے کے بعد ہو گا لیکن یقین اس دنیا میں بھی ہوتا ہے۔ دوسرا جب کہتا ہے مجھے بھی اسی طرح یقین ہے پھر بحث اٹھتی ہے کہ کس کو کیا اختیار ہے۔

کامیاب داعی الی اللہ وہی ہے جس کی آواز یقین سے بھری ہوئی ہو اور وہ یقین اسے بے چین رکھے اور آخری وقت تک بے چین رکھے

اب یہ مضمون اس منزل میں داخل ہو جاتا ہے جہاں دو دعوے دار آمنے سامنے کھڑے ہو گئے۔ ایک نے کہا تم کہتے ہو ہم بصیرت پر ہیں، ہم بھی یقین سے اعلان کرتے ہیں کہ ہم بصیرت پر ہیں۔ تم کہتے ہو تمہیں کامل یقین ہے تم سچے ہو، ہم بھی کہتے ہیں ہمیں کامل یقین ہے کہ ہم سچے ہیں۔ اب وہاں انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ انسانی ضمیر کی آزادی کے ساتھ جو خدا نے انصاف فرمایا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ ایک کو دوسرے کو جھوٹا قرار دے کر سزا دینے کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ تو جو مضمون ہے "ثم الیٰ ربھم مرجعھم" اس میں یہ وضاحت فرمائی گئی ہے کہ اس دنیا میں جھوٹے تو ہیں بہرحال، یہ تو نہیں کہ سارے سچے ہیں۔ ہر ایک کو یہ بھی حق ہے کہ کہہ لے کہ ہم سچے ہیں۔ ہر ایک اپنی بات کو اچھا دیکھ بھی لیتا ہے اگر کچھ مخفی اور غفلت کی آنکھوں سے دیکھے۔ لیکن اس میں یہ طاقت ضرور موجود ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے نفس کو ٹٹولے اور صداقت معلوم کر لے۔ اگر یہ طاقت نہ ہوتی تو قیامت کے دن اس کو سزا دینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

اب یہی آیت جو "زینا" والی آیت ہے جب یہ کہتی ہے کہ جب ہمارے سامنے پیش ہو گے تو ہم پھر برے اعمال کے مطابق اس کو سزا دیں گے تم نہیں دے سکتے یعنی اے انسان ہم کریں گے یہ کام۔ تو صاف ثابت ہوا کہ سزا کا جواز موجود ہے اور وہ جواز اس کے بغیر ممکن نہیں کہ ہر انسان اپنے ضمیر کی آواز کو سنتا ہو یا ایک لمبے عرصے تک سنتے سنتے جب اس کو نظر انداز کر دے تو بہرا ہونے سے پہلے پہلے وہ اپنے خلاف یہ ثابت کر چکا ہو کہ میں جھوٹا ہوں اور صحیح آوازیں مجھے ملی تھیں اور میں نے ان کو رد کر دیا تھا۔ یہ وہ حتمی فیصلہ ہے جو اس دنیا میں ہر انسان کر سکتا ہے اور کر لیتا ہے۔ پھر جو حالتیں ہیں وہ دھوکے کی حالتیں ہیں، وہ بے ایمانی کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں، دہریت کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں، نفس کے غلبے کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن جب یہ پیدا ہو جائیں تو پھر خدا کیا حق دیتا ہے یہ سوال ہے جو اٹھایا جا رہا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ہر بندے سے یہ حق لے لیتا ہے کہ دنیا میں خدا بنے اور معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 0181-553 3611

کہتا ہے تم وہیں کھڑے ہو جاؤ جہاں دوسرا کہتا ہے میں بھی سچا ہوں۔ تم اپنی طرف سے دلائل دے بیٹھے اس نے انکار کر دیا اور کہہ دیا نہیں میں کامل یقین سے کہتا ہوں کہ میں سچا ہوں۔ پھر معاملہ حوالہ بخدا کرو پھر تمہیں اختیار نہیں ہے کہ قانون خداوندی کو اپنے ہاتھ میں لو اور اس کی سزا کا، دنیا میں سزا کا فیصلہ کرو۔

آپ نے کامل یقین کے ساتھ دنیا کو ہدایت کی طرف بلانا ہے اور کامل یقین کے بغیر ہدایت کی طرف بلانا بے کار ہو جایا کرتا ہے

یہ بات کہ دنیا میں سزا کا فیصلہ کرنا انسان کو خدا تعالیٰ نے اختیار دیا ہی نہیں یہ بات اس مضمون کو مزید کھول دیتی ہے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے اور اسی آیت میں وہ دلیل موجود ہے جس سے آپ ثابت کر سکیں کہ آپ سچے ہیں اور فلاں جھوٹا ہے۔ کیونکہ جب اختلاف پیدا ہوں اور خدا کے اس فیصلے کے خلاف کوئی فریق یہ اعلان کرے کہ چونکہ میں تمہیں جھوٹا دیکھتا ہوں اس لئے میرا حق ہے کہ تمہاری گردن ماروں۔ میں تمہیں جھوٹا سمجھتا ہوں اس لئے میرا حق ہے کہ تمہیں سزائیں دوں، تمہیں تمہارے بنیادی حقوق سے محروم کروں تو وہیں اس کا جھوٹا ہونا اس دنیا میں ثابت ہو گیا۔ کیونکہ قرآن کریم کے اس بیان سے متصادم ہو گیا وہ۔ اللہ فرماتا ہے کہ میرا حق ہے کہ میں فیصلہ کروں اور جب تم میری طرف لوٹائے جاؤ گے تب میں فیصلہ سناؤں گا۔ ایک مولوی کہتا ہے کہ میرا حق ہے کہ میں فیصلہ کروں اور میں اتنا سچا ہوں کہ مجھے نظر آ رہا ہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے اور میں پوری استطاعت رکھتا ہوں کہ اس کے دل کے حالات بھی پڑھ لوں اور فیصلہ کر دوں کہ یہ جھوٹا ہے اور میں سچا۔ اور اتنا سچا ہوں کہ مجھے مالکیت کے اختیار بھی مل گئے ہیں۔ اتنا سچا ہوں کہ مجھے کوئی ضرورت نہیں اس انتظار کی کہ مریں گے تو خدا فیصلہ کرے گا۔ زندگی میں میں فیصلہ کر سکتا ہوں مجھے طاقت ہے میں مار سکتا ہوں میں کیوں نہ ماروں۔ جوں ہی وہ یہ موقف اختیار کرتا ہے اس آیت کی رو سے وہ جھوٹا ثابت ہو گیا۔ پس یہ آیات جو ہیں وہ اپنے اندر استدلال رکھتی ہیں اور یہ غلط ہے کہ کوئی کہہ دے کہ "علیٰ بصیرۃ" ہو ہی نہیں سکتا۔ جوں ہی آپ کے سامنے کوئی یہ موقف اختیار کرتا ہے کہ نہ صرف میں سچا ہوں بلکہ تمہیں جھوٹا ہونے کی سزا کا بھی اختیار رکھتا ہوں وہیں وہ جھوٹا ثابت ہو گیا۔ اور جھوٹا بھی اور جھوٹا خدا بھی۔ نہ اس کا دین رہا نہ اس کی دنیا رہی ہر حالت سے وہ ذلت اور تباہی کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔

اور "علیٰ بصیرۃ" کا دعویٰ یہاں سے شروع ہوتا ہے وہ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتا ہے اور سب دنیا دیکھ لیتی ہے کہ یہ آدمی سچا ہے کیونکہ اپنے انسانی دائرے سے آگے نہیں بڑھتا۔ اپنے اختیارات کے دائرے میں رہتا ہے، خدا کے اختیارات پر قبضہ نہیں کرتا۔ پس دنیا بھی دیکھ سکتی ہے کہ وہی سچا ہے لیکن مذہبی جھگڑوں کو نپٹانے کے لئے فسادات سے انسان کو بچانے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے یہ عدل کا قانون جاری فرما دیا کہ تم میں سے ہر ایک خواہ اپنے آپ کو سچا سمجھے بھی، یقین کا بھی اظہار کرے اسے اپنے یقین کے نتیجے میں دوسرے کو اس دنیا میں گمراہی کی سزا دینے کی اجازت نہیں ہے۔ سب گمراہ خدا کی خدمت میں لوٹائے جائیں گے اور یہ فیصلے مرنے کے بعد ہونگے کہ کون حقیقت میں سچا تھا، کون حقیقت میں جھوٹا تھا اور کس کے ساتھ خدا کو کیا سلوک کرنا ہے۔

اس وضاحت کے بعد اب میں آپ کو سمجھاتا ہوں آپ کا حق ہے "ادع الیٰ سبیل ربک" (النحل.۱۵) پر عمل کریں کیونکہ آپ نے جب یقین کے ساتھ سمجھ لیا کہ آپ سچ پر قائم ہیں تو پھر خدا تعالیٰ کی راہ کی طرف بلانا آپ کا حق ہے اور اس وہم کی ضرورت نہیں کہ چونکہ مرنے کے بعد فیصلے ہونے ہیں اس لئے میں کیوں خواہ مخواہ اس دنیا میں مصیبت مول لے بیٹھوں۔ پس فیصلہ ہی اللہ نے کرنا ہے تو ہو سکتا ہے میں جھوٹا ہوں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ میں جھوٹا ہوں کا مضمون سچے مومن کی ذات سے تعلق نہیں رکھتا۔ کیونکہ اس کے نفس نے کبھی کوئی بہانہ تراشا نہیں ہے۔ وہ نفس کے تقویٰ پر قائم ہوتا ہے اور اپنے نفس کو بھی پہچانتا ہے اس کے حالات پر نظر رکھتا ہے اور وہ بصیرت اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے وہ دوسرے کے نفوس کو بھی پہچاننے لگتا ہے۔ اگر وہ تعدی نہیں کرتا اور تعلی نہیں کرتا تو خدا کے ڈر سے ایسا نہیں کرتا ورنہ بالکل صاف دیکھ رہا ہوتا ہے کہ حقیقت حال کیا ہے اور اس کی ساری زندگی اس کی سچائی کی

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
Muslim TV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA
VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.
S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

گواہ بن جاتی ہے۔ پھر خدا کی تائیدات ہیں چنانچہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ حکم فرمایا گیا کہ اعلان کر دو کہ میں اور میرے ماننے والے بصیرت پر قائم ہیں وہاں یہ مضمون ساتھ شامل ہے کہ اللہ کی تائید ہمارے ساتھ ہے اور وہ گواہ ہے کہ ہم بصیرت پر قائم ہیں۔ پس اگر دنیا میں یہ گواہیاں خدا نہ دیتا تو قیامت کے دن ان لوگوں کو مجرم کیسے قرار دے دیتا۔ اگر یہ مضمون سمجھا جائے کہ ہر ایک دھوکے میں مبتلا ہے پتہ ہی نہیں لگ سکتا کسی کو میں سچا ہوں کہ جھوٹا ہوں. مرنے کے بعد پتہ چل جائے گا تو جزا سزا کا نظام ہی سارا درہم برہم ہو جائے گا اور اگر پھر بھی خدا سزا دے گا تو عدل کے تقاضوں کو چھوڑ کر سزا دے گا جو ناممکن ہے۔ پس ہر شخص کو پتہ ہے وہ اپنی حقیقت سے، اپنی کمزوری سے آگاہ ہوتا ہے، اپنے آپ کو دھوکہ دیتا ہے اور اس کا اپنے آپ کو دھوکہ دینا چونکہ انا کی فطرت میں داخل ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اسے اچھا بنا کے دکھایا ہے۔ وہ یہی سمجھتا رہتا ہے کہ میں اچھا ہوں لیکن تلاش کرنا چاہے اپنے ضمیر کو کریدے تو اس کو حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

خدمت خلق کرنے والوں کی دعوت الی اللہ بہت زیادہ پھول اور پھل لاتی ہے بہ نسبت ان کے جو زبان سے تو کہتے ہیں کہ ہم تمہاری ہمدردی میں یہ کام کر رہے ہیں مگر ضرورت کے وقت اس کی ہمدردی ان کے دل سے، ان کے اعضاء سے ظاہر نہیں ہوتی

پس آپ کامل یقین پر قائم ہیں، آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بے شمار تائیدات ہیں جو بڑے زور اور طاقت کے ساتھ ایک سو سال سے زائد عرصے پر پھیلی پڑی ہیں۔ ایک لمحہ بھی احمدیت کا ایسا نہیں جب خدا کی غیبی تائیدات نے آپ پر آپ کا سچا ہونا ثابت نہ کر دیا ہو۔ اور محض نفس کے خیال کا جو پہلو ہے وہ اس کے مقابل پر ایک معمولی پہلو رہ جاتا ہے۔ جس کی پوری تاریخ اللہ کی تائیدات سے بھری ہوئی ہو اور روشن ہو چکی ہو وہ ایک لمحہ کے لئے بھی شک کے اندھیروں میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔ پس آپ نے کامل یقین کے ساتھ دنیا کو ہدایت کی طرف بلانا ہے اور کامل یقین کے بغیر ہدایت کی طرف بلانا بے کار ہو جایا کرتا ہے۔ کامل یقین کے بغیر بلانے والا وہ طاقتیں ہی حاصل نہیں کرتا جو بلانے کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک شخص مذاق سے کہہ دیتا ہے یعنی بعض لوگوں میں رواج ہے وہ سمجھتے ہیں مذاق میں جھوٹ بولنا جائز ہے کہ آگ لگ گئی گھر میں۔ لوگ سمجھتے ہیں شاید یہ کہہ رہا ہے تو لگ گئی ہوگی۔ لیکن ایک دو دفعہ کے جھوٹ سے پتہ چل جاتا ہے کہ اس آواز میں وہ بات ہی نہیں تھی۔ لیکن جب سچ مچ کی آگ لگے اس وقت جو آواز نکلتی ہے وہ بالکل اور طرح کی آواز ہوتی ہے۔ ڈرانے کے لئے کہ تمہارے پیچھے سانپ ہے ایک آواز اٹھ سکتی ہے، وقتی طور پر ایک انسان اس سے مرعوب بھی ہو جاتا ہے۔ مگر جو سچ مچ کا سانپ ہے وہ نکلے تو وہ خود بھی ایسا اچھلتا ہے اور اس کی آواز میں ایسی طاقت آ جاتی ہے کہ ہر پہچاننے والا پہچان لیتا ہے کہ یہ سچی آواز ہے۔ اور یہ بیان کی ایک مثال ہے۔ انسانی فطرت میں خدا تعالیٰ نے بیان کرنے کی صلاحیت رکھی ہوئی ہے اور اسی وجہ سے دھوکے کی آوازیں اگر وقتی طور پر مرعوب بھی کریں تو لمبا عرصہ نہیں کرتیں۔ جو سچ کی آواز ہے وہ اس طاقت کے ساتھ اٹھتی ہے کہ اس کے نتیجے میں دوسرے کے لئے پہچاننا مشکل نہیں رہتا۔

اس کے علاوہ ایک اور مضمون ہے جو اس کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے جو ہر داعی الی اللہ کو سمجھنا چاہئے اور اس کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک حدیث سے ہے۔ آپ نے فرمایا تمہاری اور میری مثال تو ایسی ہے جیسے تم آگ کے گڑھے کی طرف تیزی سے دوڑے چلے جا رہے ہو میں تمہارے پیچھے آوازیں دیتا بھاگ رہا ہوں خبردار رکو، روکو اپنے قدم کیونکہ تم آگ کے گڑھے میں گرنے والے ہو اور تم میری کچھ نہ سن رہے ہو یہاں تک کہ میں تمہاری کمر پہ ہاتھ ڈالوں، تمہارے کندھوں سے پکڑوں، تمہارے بدن کو گھسیٹنے کی کوشش کروں کہ کسی طرح باز آ جاؤ اور آگ کے گڑھے میں نہ گرو یہ کیفیت کامل یقین کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔

انبیاء جو وارفتگی کے ساتھ ایک جنون کی کیفیت کے ساتھ تبلیغ کرتے ہیں وہ اس کامل یقین کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے کہ ہم سچے ہیں اور ہمارا منکر لازماً ہلاکت کے گڑھے میں جا گرے گا۔ اب دعوت الی اللہ کرنے والا اگر اس یقین سے دعوت الی اللہ نہیں کرتا تو اس کی آواز میں طاقت ہی نہیں پیدا ہوگی۔ وہ گھبراہٹ اور بے چینی کہ یہ لوگ ہلاک ہو رہے ہیں اور میں نے لازماً ان کو بچانا ہے یہ ایک غیر معمولی قوت ہے جو یقین سے اٹھتی ہے اور صاحب فہم لوگ اس کو پہچانتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اس آواز میں سچائی ہے۔ اگر وہ نہ بھی مانیں تو اپنی دوسری مجبوریوں کی وجہ سے اس کو رد کرتے ہیں لیکن آواز کی شوکت ان کو ضرور بتا دیتی ہے کہ بلانے والا کچھ مختلف ہے۔

چنانچہ بعض بیعت کرنے والوں نے مجھے یہی بات بتائی کہ ہم نے ایک احمدی کی بات پر جو کان دھرا ہے وہ اس وجہ سے کہ اس کی آواز میں وہ غیر معمولی صداقت کا نشان تھا کہ جب ہمیں بلاتا تھا تو اس کے اندر ایک بے چینی پائی جاتی تھی کہ اگر ہم نہیں جائیں گے تو نقصان ہوگا۔ اس لئے ہم مسلک کو سمجھ کر احمدی نہیں ہوئے۔ مسلک کو بعد میں سمجھا ہے۔ پہلے جو احمدیت کی طرف ہمیں کسی چیز نے مائل کیا ہے وہ بلانے والے کی آواز کی سچائی، اس کی شوکت تھی۔ اور ایسا ایک دفعہ نہیں بارہا میرے علم میں آ چکا ہے کہ کامیاب داعی الی اللہ وہی ہے جس کی آواز یقین سے بھری ہوئی ہو اور وہ یقین اسے بے چین رکھے اور آخری وقت تک بے چین رکھے۔

اس کی ایک مثال ہمارے ایک ایسے سلسلے کے خادم مربی کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے جو دو دن پہلے سپین میں وفات پا گئے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ بھی میں بعد میں پڑھاؤں گا لیکن میں آپ کو ان کے ذکر خیر میں اس مضمون کو واضح کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ان کی زندگی اور یہ مضمون ایک دوسرے میں مدغم ہو چکے تھے۔ دعوت الی اللہ کا ان کو ایسا جنون تھا کہ کبھی میرے علم میں کوئی ایسا شخص نہیں آیا جو اس طرح دعوت الی اللہ کے جنون میں مبتلا ہو چکا ہو۔ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، آتے جاتے، سیر پر جائیں، کہیں تفریح ہو رہی ہو انہوں نے اپنے بعض دفعہ جیبوں سے، بعض دفعہ بیگ سے پمفلٹ ضرور نکالنے ہیں۔ ادھر ہم ایک جگہ ہوٹل میں کھانا کھا رہے ہیں اور اچانک اٹھے اور سارے پمفلٹ تقسیم کرنے شروع کر دئے۔ بیرا آیا تو اس کو کہا کہ ٹھہرو یہ لے لو اور یہ پڑھو۔ بعض دفعہ تعجب ہوتا ہے اور کچھ وقتی طور پر Embarresment جس کو کہتے ہیں وہ بھی محسوس ہوتی تھی کیونکہ دعوت الی اللہ کا جنون تو ہے اور بہت اچھا ہے مگر حکمت کے بھی تقاضے ہیں۔ قرآن کریم نے دعوت الی اللہ سے پہلے حکمت کا مضمون باندھا ہے۔ ایک موقع پر میں نے ان کو سمجھایا کہ آپ کی یہ بات بہت ہی پیاری ہے کیونکہ میں آپ کو جانتا ہوں سچائی ہے، آپ کے دل میں جنون ہے لیکن آپ نے حکمت کے تقاضے چھوڑے ہیں۔ اس کی وجہ سے ہمارا کھانا بھی خراب کیا اور ارد گرد مہمانوں کے کھانے بھی خراب کئے۔ کئی خاندان ہیں جو سیر کی خاطر بڑی دور سے خرچ کر کے آئے ہیں وہاں آپ زبردستی ان کو مذہب کی طرف لا رہے ہیں ان کا بالکل دل نہیں چاہ رہا، ان کے چہرے بتا رہے تھے کہ وہ گھبرا رہے ہیں صرف شرافت کی وجہ سے آپ کو کچھ نہیں کہتے۔ بیرا بے چارہ گھبرا گیا۔ یہ کیا ہو گیا میں نے تو کھانے کی پلیٹ رکھی ہے تو اس نے آگے سے ایک پمفلٹ پکڑا دیا ہے۔ تو حکمت کے لحاظ سے آپ بے شک یہ کہہ سکتے ہیں کہ بسا اوقات وہ اپنے جنون کی وجہ سے حکمت کے تقاضے بھی بھول جاتے تھے اور مجھے ان کو سمجھانا پڑا۔ اور اس وجہ سے چونکہ میں ان کے ساتھ سفر کر چکا تھا، میں دیکھ چکا تھا، مجھے یہ بھی پتہ چل گیا کہ اتنا بے شمار پمفلٹ کا خرچ کیوں ہو رہا ہے۔ کیونکہ سپین میں اتنے احمدی نہیں تھے جتنے پمفلٹ چل رہے تھے۔ تو ان کا یہ شغل تھا زندگی میں۔ بازار میں چلتے پھرتے ہر جگہ وہ پمفلٹس کے بیگ انہوں نے اٹھائے ہوتے تھے وہ خالی کر کے واپس آیا کرتے تھے۔ تو میں نے پھر ان کو سمجھایا۔ میں نے کہا دیکھیں خرچ سے کوئی عار نہیں ہے، خرچ پر مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر برمحل تو ہونا چاہئے۔ کیونکہ مجھے یہ اطلاع ملی کہ وہ ادھر پمفلٹ لے کے گئے ادھر لوگوں نے پھینک دئے اور بعض دفعہ پھر وہ قدموں تلے روندا بھی جاتا تھا۔ تو جب میں نے ان کو پیار سے یہ باتیں سمجھائیں تو سمجھ گئے اور اس کے بعد پھر انہوں نے اپنے طرز تبلیغ میں کچھ تبدیلی کی جو مناسب حال تھی۔ لیکن تبلیغ آخری دموں تک

بااعتماد ادارہ

جرمنی سے پاکستان کا سفر اپنی قومی ایرلائن PIA پر کیجئے اور عام کرایہ سے دس فیصد رعائت پر ٹکٹ حاصل کیجئے مثلاً

فرنکفرٹ۔ کراچی۔ فرنکفرٹ	۱۱۰۰ مارک
فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فرنکفرٹ	۱۵۰۰ مارک
فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد براستہ کراچی معہ واپسی	۱۳۵۰ مارک

فیملی کے لئے اس کرایہ میں مزید ۱۰ فیصد رعائت دی جائے گی۔

جرمنی کے تمام بڑے شہروں میں پی۔ آئی۔ اے کے ٹکٹ کی فروخت کے لئے سب ایجنٹ بننے کے خواہشمند حضرات ہم سے رابطہ قائم کریں۔

REISEBURO
RÖDERMARK UND UNTERNEHMER GESELLSCHAFT
TEL: 06074/881256/881257
FAX: 0674/881258 (Irfan Khan)

کرنے کا ایسا جنون تھا کہ وفات سے چند منٹ پہلے چوٹی کا ڈاکٹر ان کو دیکھنے آیا کہ کیا حالت ہے اور اسی حالت میں منہ میں آکسیجن لگی ہوئی ہے یا ہٹا کر یا کچھ زور لگا کر اپنی بیوی کو کہا فوراً اسلامی اصول کی فلاسفی اس سرجن کو دے دو۔ ان کی بیگم سے جب میں نے تعزیت کا فون کیا تو انہوں نے کہا سرجن مجھے کہتا تھا یہ کیا شخص ہے۔ زندگی آخری دموں تک جا پہنچی ہے. جان لبوں پر آگئی ہے اور میں اس کی طبیعت پوچھنے آ رہا ہوں یہ مجھے کہتا ہے فلاں کتاب پڑھو۔ اور ہر ایک سے یہی حال تھا۔ سارے ارد گرد کے مریض اس وقت ان کی تبلیغ کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ اور بہت نرم دل سے لوگوں سے ملتے تھے. اپنے خاندان کے جو افراد ملنے آتے تھے صرف ایک دفعہ غصہ آیا وہ اس بات پر کہ انہوں نے کہا تھا کہ فلاں لٹریچر دو لٹریچر تھا نہیں۔ کہا کہ میری عیادت کرنے کیا تم آئے ہو۔ اگر لٹریچر ہی نہیں لے کے آتے تو اس عیادت کا کیا فائدہ۔ ان کی ایک بیٹی امریکہ ہے اس نے فون کیا اور یہ آخری دموں کی بات ہے کچھ یعنی آخری چند دنوں کے اندر اس کو خیال تھا کہ پتہ نہیں ابا ابھی زندہ بھی ہیں کہ نہیں۔ گھبراہٹ میں اس نے فون کیا تو فون پہ کہا ہاں ہاں میں نے پہچان لیا ہے۔ یہ بتاؤ تبلیغ کرتی ہو کہ نہیں۔ وہ حیران کہ اچھا مریض ہے. میں پوچھ رہی ہوں حالت کیا ہے ابا کی۔ اور پھر کہا دیکھو فرض کر لو اپنے اوپر ایک احمدی ضرور بنانا ہے۔ یہ وعدے لیتے لیتے اس دنیا سے رخصت ہوئے تو دعوت الی اللہ کا جو ایسا جنون کہ ساری زندگی پہ قبضہ کر لے یہ خدا کا خاص انعام تھا جو ان پر تھا۔ مسلسل پچاس سال انہوں نے سپین میں دعوت الی اللہ کا کام کیا ہے۔ اور شوق ایسا تھا کہ جب ایک زمانے میں جماعت کی غربت کی وجہ سے. ۱۹۴۷ء کی بات ہے. یہ چھیالس میں وہاں گئے ہیں اور ایک سال کے اندر اندر جو مبلغ باہر بھجوائے گئے تھے جماعت کے پاس پیسے نہیں تھے کہ ان کو ان کے روزمرہ کی زندگی کی اخراجات دے سکے. بڑی تنخواہوں کی تو بحث ہی نہیں ہوا کرتی تھی۔ یہ بات چلتی تھی کہ روزمرہ زندہ رہنے کے لئے جو کم از کم ضرورتیں ہیں وہ جماعت پوری کر سکتی ہے کہ نہیں۔ آخر حضرت مصلح موعودؓ نے بادل نخواستہ یہ فیصلہ کیا کہ بہت سے مبلغوں کو واپس بلا لیا جائے یا ان کو کہہ دیا جائے کہ ہم اب تمہیں کچھ نہیں سپورٹ کر سکتے۔ اس لئے فارغ ہو۔ تو جب ان کو یہ پیغام ملا تو انہوں نے فوری طور پر رابطہ کیا اور کہا کہ میں تو کسی قیمت پر فارغ نہیں ہو سکتا۔ گزارے کی بات ہے میں اپنا گزارہ خود کروں گا۔ اور حضرت مصلح موعود اتنا متاثر ہوئے اس سے کہ بعد میں ایک خطبے کے دوران فرمایا کہ دیکھو ہمارا ایسا بھی مبلغ ہے اس نے کہا میری پرواہ نہ کریں میں اپنا گزارہ کروں گا بیوی بچوں کا کروں گا لیکن تبلیغ نہیں میں نے چھوڑنی، خدا کے لئے مجھے فارغ نہ کریں۔ جب ایک موقع پر میں نے فیصلہ کیا کہ اب ان کو بہت بیمار بھی ہو گئے تھے. ریٹائر کر دیا جائے تو ان کا بڑا دردناک خط ملا کہ ریٹائر نہ کریں جس طرح بھی ہے میں گزارہ کروں گا مجھے اسی حالت میں رہنے دیں۔

آج وقت ہے کہ ساری جماعت پوری طاقت کے ساتھ اپنے غیر فعال ممبروں کو یا جماعت کے وہ وجود جو ابھی تک فعال نہیں ہو سکے ان کو ساتھ لے کر آگے بڑھیں

چنانچہ پچاس سال مسلسل، ستائیس سال کی عمر میں سپین گئے تھے، وہاں رہے اور اس عرصے میں ایک بڑا عرصہ وہ تھا جب جماعت سے ایک پیسہ بھی نہیں ملا، عطر بیچتے تھے خود ہی عطر بنانے سیکھے اور پولیس آتی تھی، حملے کرتی تھی، پکڑتی تھی، پھر چھوڑ بھی دیا کرتی تھی۔ یہ مسئلہ نہیں سمجھ آ رہا تھا کہ پولیس نے قید کیوں نہیں کیا اور چھوڑ کیوں جایا کرتی تھی۔ یہ مسئلہ اس طرح حل ہوا کہ ایک بڑے سینئر پولیس افسر نے ان کے بیٹے سے بعد میں بیان کیا کہ ہم اسے اس لئے چھوڑ دیتے تھے کہ ہمیں خطرہ تھا کہ جیل میں سب کو احمدی بنا لے گا۔ اس لئے کوئی احسان نہیں تھا، مجبوری تھی۔ ڈرانے دھمکانے کے لئے پکڑا، قید خانے میں ڈالا اور دوسرے دروازے سے باہر نکال دیا کیونکہ جاتے ہی تبلیغ شروع کر دیتے تھے۔ تو اس حالت میں انہوں نے زندگی بسر کی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ۔ اور مجھے بھی موقع ملا ہے ان کو تبلیغ کرتے ہوئے دیکھنے کا۔ عطر چھڑکنا اور اس کے نتیجے میں لوگوں کو اس طرف بلانا کہ ایک ایسا عطر ہے جس کی خوشبو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اور اس عطر کے سوا جو میں نے تم پر چھڑکا ہے وہ بھی ایک عطر ہے اگر کہو تو میں تمہیں بتاؤں۔ تو جو تجسّس کا ہر انسان کے اندر مادہ ہے لوگ پوچھتے تھے ہاں ہاں بتاؤ تو اسی وقت وہ تبلیغ شروع کر دیتے تھے تاکہ یہ ثابت کر سکیں میں نے نہیں کی تھی انہوں نے پوچھا تو میں نے تبلیغ شروع کی۔ بہر حال بہت لمبا عرصہ تک، بہت شاندار، عظیم الشان خدمت کی توفیق پائی۔ کامل وفا کا نمونہ تھے، کامل اطاعت کا نمونہ تھے۔ کبھی اطاعت سے سر مو بھی فرق نہیں کیا اور اپنی اولاد کی بہت اچھی تربیت کی۔ ساری اولاد خدا کے فضل سے خدمت دین پر مامور رہی ہے۔ جس حالت میں بھی ہے لیکن وہ اطاعت شعار ہے اور دین سے محبت کرنے والی ہے۔ تو ان کی نماز جنازہ ہوگی اور میں امید رکھتا ہوں دنیا بھر میں احمدی اس نماز جنازہ میں تو شامل نہیں ہو سکتے لیکن دعا میں شامل ہوں اور اپنے اپنے ہاں ان کی نماز جنازہ پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مغفرت فرمائے کیونکہ واقعی عجب آزاد مرد تھا۔ دنیا کے دھندوں سے آزاد اور خدمت دین پر جتا ہوا۔

دعوت الی اللہ کے کام کو بھی مالی نظام کے پہلو بہ پہلو کم سے کم اتنی سنجیدگی کے ساتھ لیں اور دونوں کو آگے بڑھائیں

اب میں واپس اسی مضمون کی طرف آتا ہوں۔ یہ بھی واپس کیا. یہی مضمون ہے جو جاری ہے یہ مثال دی ہے دعوت الی اللہ کی۔ اس رنگ میں آج آپ کو دعوت الی اللہ پہ وقف ہو جانا چاہئے اور تعاون کے رنگ میں ایسا کریں، تحکم کے رنگ میں نہ کریں۔ کامل یقین کے باوجود اس انکسار پر قائم رہیں جو قرآن کریم کی آیات ہمیں سکھلاتی ہیں کہ کامل یقین کے باوجود تحکم کا رنگ اختیار نہ کرو اور حکمت کے ساتھ پیغام کو پہنچاؤ اور عجز کے ساتھ اصولوں پر قائم رہو کہ فیصلہ خدا کرے گا لیکن پیغام دینا ہمارا کام ہے۔ اور پیغام دو تو دل کا اضطراب لوگوں کو دکھائی دینے لگے۔ وہ اضطراب جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے اپنی تبلیغ میں آپ کے سامنے پیش فرمایا ہے یعنی میں کیسا تبلیغ کا جذبہ رکھتا ہوں وہ اضطراب کامل یقین کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتا۔ وہ اضطراب نصیب ہو جائے تو پھر آواز میں ایک غیر معمولی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

آج جبکہ احمدیت تبلیغ کے ایک بالکل نئے دور میں داخل ہو گئی ہے جس کا وہم و گمان بھی کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ اس وقت ابھی بہت سے احمدی افراد ایسے ہیں جو ابھی تبلیغ میں داخل نہیں ہوئے۔ اس لئے جب آپ دیکھتے ہیں کہ سولہ لاکھ ہو گئے تو یہ نہ سمجھیں کہ سارے احمدیوں کی اجتماعی کوشش سے جو خدا نے قبول فرمائی سولہ لاکھ ہوئے۔ یہ بعض علاقوں کے بعض احمدیوں کی کوشش سے ہوئے ہیں۔ جرمنی میں اگر تیس ہزار ہوئے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ساری جرمن جماعت ہی مشغول ہے۔ ان کا ایک حصہ فعال ہے اور ایک حصہ دوسروں کی مدد بھی کرتا ہو گا. بیویاں خاوندوں کی مدد کرتی ہیں، بچے بھی ماں باپ سے تعاون کرتے ہیں مگر ابھی ایک تعداد ہے اور میرے نزدیک خاصی تعداد ہے جو براہ راست تبلیغ میں ملوث نہیں ہوئی۔ انگلستان کی حالت آپ کے سامنے ہے۔ یہاں پہلے کی نسبت بہتری ہے مگر ابھی بھاری تعداد یو۔ کے۔ کے احمدیوں کی ایسی ہے جو براہ راست تبلیغ کا سلیقہ ہی نہیں جانتی پتہ ہی نہیں کہ ہوتی کیا ہے اور وہ چند جو مستعد ہیں ان کا پھل ساری جماعت اپنی طرف منسوب کر رہی ہے کہ جماعت یو۔ کے۔ نے ایک سو ستر کی بجائے اس سال دو سو ستر احمدی بنائے اللہ کے فضل کے ساتھ۔ مگر دو سو ستر کتنوں نے

ہوائی سفر کے لئے
خدمت کے نئے انداز
احمدی بھائیوں کی اپنی قابل اعتماد ٹریول ایجنسی
INDO-ASIA REISEDIENST
دنیا کے گرد پھیلے ہوئے پانچ براعظموں میں کسی بھی ملک میں سفر کرنے کے لئے
مناسب داموں پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ حاصل کریں
اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں کے بارعایت ٹکٹ کے حصول کے لئے
ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں
جلسہ سالانہ قادیان کے لئے بکنگ جاری ہے
پی آئی اے کی خصوصی پیشکش
چار افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰ فیصد رعایت
آپ جرمنی کے کسی بھی ائرپورٹ سے براستہ فرینکفرٹ، ڈائریکٹ لاہور اور اسلام آباد فضائی سفر کر سکتے ہیں
ہمارے ہاں انگریزی اور اردو کا جرمن زبان میں ترجمہ کروانے کا بندوبست
بھی موجود ہے آپ کی خدمت کے منتظر
منیر احمد چوہدری —— عبدالسمیع
Indo-Asia Reisedienst
Am Hauptbahnhof 8
60329 Frankfurt
Tel: 069 - 236181 Fax: 069 - 230794

Earlsfield Properties
Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.
Tel : 0181-265-6000

بنائے؟ چھ ہزار میں سے چھ ہزار نے بنائے یا چالیس پچاس نے یا بیس پچیس نے بنائے۔ تو جو بنائے ہیں وہ بیس پچیس کے دائرے میں ہی ہیں باقی تو صرف کریڈٹ لینے کے لئے یو۔ کے۔ جماعت کے ممبر بنے ہوئے ہیں۔ اگرچہ کریڈٹ سے مراد یہ نہیں کہ بالارادہ وہ دھوکہ دے رہے ہیں نعوذ باللہ من ذالک۔ مراد یہ ہے کہ کریڈٹ ملتا ہے تو کیوں نہ لے لیں. ہاں ہم یو۔ کے۔ کی جماعت کے ہیں اور ہماری تبلیغ پہلے سے بڑھ رہی ہے۔ چندوں میں حصہ لیتے ہیں. وقار عمل میں حصہ لیتے ہیں، دوسروں کی خدمتوں میں آگے ہیں مگر یہ پہلو ذرا لنگڑا ہے۔

بے دھڑک ہو کر یہ فیصلہ کریں کہ آپ نے اس سال پھر دگنا ہونا ہے اور خدا کے فضل سے اگر یہ فیصلہ یقین اور سچ پر قائم ہے اور آپ کا عمل آپ کے اس حوصلے سے تعاون کرے گا تو میں کامل یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ ضرور دگنے ہونگے

پس آج وقت ہے کہ ساری جماعت پوری طاقت کے ساتھ اپنے غیر فعال ممبروں کو یا جماعت کے وہ وجود جو ابھی تک فعال نہیں ہو سکے ان کو ساتھ لے کر آگے بڑھیں۔ اور نظام جماعت وقتاً فوقتاً نگرانی کرتا رہے. معلوم کرتا رہے کہ اس تبلیغ میں حصہ کتنوں نے لیا تھا۔ اور جنہوں نے حصہ نہیں لیا ان کی طرف متوجہ ہو۔ یہ وہ طریق ہے جو میں نے چندوں کے نظام میں آزما کے دیکھا ہے اور غیر معمولی برکت پڑی ہے۔ اس سے اور یہی طریق تبلیغ کے نظام میں بھی کار آمد ہو گا کیونکہ ایک ہی بات ہے۔ نظام کا جہاں تک تعلق ہے اس کی نوعیت کا. اس کی فعالیت. اس کی مستعدی کا، وہ دونوں طرف ایک ہی طرح کے اصول کارفرما ہوتے ہیں۔ اپنی تبلیغ کو منظم کرنا زیادہ سے زیادہ احمدیوں کو اس میں جھونک کر ان کو فعال داعی الی اللہ بنانا اور پھر ان کا جو چندہ. یعنی ان کی بیعتیں ان کا چندہ ہے، اس کا حساب رکھنا یہ نظام جماعت کا کام ہے۔

اس پہلو سے بار بار سمجھانے کے باوجود ابھی مزید سمجھانے کی ضرورت ہے۔ میں نے چندے کے نظام کے متعلق یہ جماعتوں کو نصیحت کی کہ جو دے رہے ہیں ہر دفعہ انہی پر نہ توجہ دئے جائیں۔ جب تحریک ہو آپ انہی کے پاس پہنچتے ہیں جو پہلے دے رہے ہیں۔ جو نہیں دے رہے ان کا بھی تو کھاتہ بنائیں، کوئی رجسٹر تیار کریں کہ جو نہ دینے والوں کا رجسٹر ہو اور پھر دیکھیں کہ وہ کتنے ہیں ان کا تناسب کیا ہے اور ان میں سے آپ نے کتنوں کو نادہندہ رجسٹر سے دہندہ کے رجسٹر میں منتقل کیا ہے۔ جب عملاً بعض جماعتوں نے بڑے اخلاص کے ساتھ اور سنجیدگی کے ساتھ اس پر عمل کیا تو ان کے مالی نظام میں حیرت انگیز برکت پڑی ہے اور اس پہلو سے امریکہ کی جماعت کی مثال بھی خدا کے فضل سے بڑی نمایاں ہے۔ انہوں نے جب بھی میں نے ہدایت دی اسی طرح سنجیدگی کے ساتھ لفظاً لفظاً عمل کی کوشش کی اور دیکھتے دیکھتے ان کا مالی نظام کہیں سے کہیں پہنچ گیا ہے۔ اب میں ان کو یہ بھی سمجھا رہا ہوں کہ دعوت الی اللہ کا پروگرام بھی تو اسی طرح ایک اہم پروگرام ہے یعنی دونوں ایک دوسرے کے لئے دست و بازو ہیں۔ اور دو بازوؤں کا جس طرح آپس میں تعلق بھی ہوتا ہے اور تعاون بھی ضروری ہے ویسا ہی آپ کا فرض ہے کہ دعوت الی اللہ کے کام کو بھی مالی نظام کے پہلو بہ پہلو کم سے کم اتنی سنجیدگی کے ساتھ لیں اور دونوں کو آگے بڑھائیں۔ اس کے نتیجے میں خدا کے فضل سے تبدیلیاں تو ہیں لیکن ابھی بہت ضرورت ہے۔

یہ جو مختلف نظاموں کا آپس کے تعاون کا مضمون ہے یہ ہر زندہ جماعت کے اندر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا نافذ فرما دیا گیا ہے کہ جماعت کی کثرت کے باوجود ایک جسم دکھائی دیتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب مومنوں کی جماعت کی تعریف ہی یہ فرمائی کہ خواہ کثرت سے ہوں دکھائی ایک جسم دیں۔ اور جب تک ایک عضو دوسرے عضو سے تعاون نہ کرے جسم بن ہی نہیں سکتا۔ اگر آنکھ، آنکھ سے تعاون نہ کرے تو ایک ادھر دیکھ رہی ہوتی ہے ایک ادھر دیکھ رہی ہوتی ہے۔ اور ٹیڑھی نظر ہو جاتی ہے۔ ٹانگ. ٹانگ سے تعاون نہ کرے تو ایک ٹانگ دائیں طرف اٹھ رہی ہے ایک بائیں طرف اٹھ رہی ہے اور آدمی لڑکھڑا کے گر جاتا ہے۔ یا کھڑا ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے تعاون کی بعض لطیف مثالیں ہمارے سامنے رکھی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جائے اور ان کو طاقت دی جاوے یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں ایک تیرنا جانتا ہے دوسرا نہیں تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا یہ کہ اس کو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچاوے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے کہ "تعاونوا علی البر والتقویٰ" کہ نیکی اور تقویٰ کے معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی. ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت. جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہ دیں"۔

تو جو دل کے غریب ہیں ان کو مالی قربانیوں میں آگے بڑھانا. ان کو سہارا دینا ہے۔ جو تبلیغ میں کمزوری دکھاتے ہیں ان کو قدم قدم ساتھ چلاتے ہوئے ان کی رفتار بڑھانا اور ان کو طاقت دینا یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تشریح کے مطابق عین تعاونوا علی البر کی مثال ہے۔ پھر آپ اس مضمون کا دوسرا پہلو بیان کرتے ہیں۔ جو نہیں ہونا چاہئے۔ "دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے"۔ اگر مالی معاملات میں جماعت میں حرص پیدا ہو جائے بعض لوگوں میں اور وہ اپنے دوسرے بھائیوں کو کھانے لگیں تو تعاون علی البر والتقویٰ کا مضمون غائب ہو جائے گا اور نفرتیں پھیل جائیں گی، اعتماد اٹھ جائیں گے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کے تابع اس کے باریک پہلو بیان فرمائے ہیں جو جماعت کو سمجھنے چاہئیں۔ کیونکہ جب تک ایک جماعت نہ بن جائے اس وقت تک تبلیغ کے میدان میں غیر معمولی کامیابیاں نصیب نہیں ہو سکتیں۔ فرماتے ہیں:

"جب چار مل بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا مل کر گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہئے۔ بلکہ ایمان میں چاہئے قوت آ جائے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔ کیوں نہیں کیا جاتا کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی، محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے۔ اور تمام عادتوں پر رحم اور ہمدردی. پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جائے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں"۔

پھر حضور فرماتے ہیں:

"منجملہ انسان کے طبعی امور کے جو اس کی طبیعت کے لازم حال ہیں ہمدردی خلق کا ایک جوش ہے. قومی حمایت کا ایک جوش بالطبع ہر ایک مذہب کے لوگوں میں پایا جاتا ہے اور اکثر لوگ طبعی جوش سے اپنی قوم کی ہمدردی کے لئے دوسروں پر ظلم کر دیتے ہیں۔ گویا انہیں انسان نہیں سمجھتے تو اس حالت کو خلق نہیں کہہ سکتے۔ یہ فقط ایک طبعی جوش ہے"۔

تو جہاں تعاون علی البر کی تلقین فرمائی. ایک دوسرے کو سہارا دینا اور کمزوروں کو اٹھا کر اپنی سطح پر لانے کی کوشش کرنا ایک دعوت الی اللہ کی روح کے طور پر ہمارے سامنے رکھا اور فرمایا کہ اسے اختیار کرو گے تو ایک جماعت بنو گے۔ ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ ایک جماعت کے بعض نقصانات بھی ہیں یعنی ایک جماعت بننے کے اگر اس میں عصبیت آ جائے۔ اگر وحدت ملی کے نتیجے میں دوسروں سے نفرت اور دوسروں پر برتری کے جذبات پیدا ہو جائیں تو یہ وحدت ملی توحید کی مظہر نہیں بلکہ شیطان کی مظہر بن جاتی ہے۔ دنیا میں اکثر مظالم وحدت ملی کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں اگر قومی کردار بگڑا ہوا ہو، جتنا وہ اکٹھے ہونگے اتنا ہی نقصان پہنچے گا۔

محمد صادق جیولرز

Import Export Internationale Juwellery

Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.

Rosen Str. 8
Ecke Sparda Bank
Am Thalia Theater
20095 Hamburg
Tel: 040-30399820

Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

REQUIRED REPRESENTATIVES FOR
CANADIAN IMMIGRATION

We are an esteemed Canadian Immigration law firm seeking to Collaborate with reputed business partners for the Processing of Canadian Permanent residence application in the following countries

KUWAIT, OMAN, QATAR, SAUDI ARABIA, SINGAPORE, HONG KONG, BANGKOK.

Please address written replies to

HABIB & CO. (Barristers & Solicitors)

72 Nazimuddin Road, F-8/4, Islamabad, Pakistan.

پس اس پہلو کو کھول رہے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام. فرماتے ہیں سب اچھی باتیں ہیں ہمدری خلق، جوش، اپنے بھائی کو برابر کر کے اپنے ساتھ شامل کر لینا مگر جو لوگ اس کے نتیجے میں دوسری قوموں پر ظلم کرتے ہیں "گویا انہیں انسان نہیں سمجھتے سو اس حالت کو خلق نہیں کہہ سکتے یہ فقط ایک طبعی جوش ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ حالت طبعی کووں وغیرہ پرندوں میں بھی پائی جاتی ہے کہ ایک کوے کے مرنے پر ہزارہا کوے جمع ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ عادت انسانی اخلاق میں اس وقت داخل ہوگی جب یہ ہمدردی انصاف اور عدل کی رعایت سے محل اور موقع پر ہو۔ اس وقت ایک عظیم الشان خلق ہوگا جس کا نام عربی میں مؤاخات اور فارسی میں ہمدردی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے "تعاونوا علی البر والتقوٰی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان"۔

پس جب قوم کا ایک فرد کسی دوسری قوم پر ظلم کرتا ہے اور آپ قومی حمیت کی وجہ سے اس کی مدد کرتے ہیں اس کی رعایت کرتے ہیں. اس کے پہلو پر کھڑے ہو جاتے ہیں تو یہ آیت کے دوسرے حصے "ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان" سے بغاوت ہوتی ہے۔ پس ان دونوں کے درمیان ایک حسین اور کامل توازن پیدا کرنا ضروری ہے۔ اور اندرونی عادتوں میں جو آپ کی نیکی کی عادتیں ہیں ان میں بھی ایک توازن پیدا کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ مالی اخراجات کے وقت آپ کے دل کھل چکے ہیں خدا کے فضل کے ساتھ، وہاں وقت کے خرچ پر اگر نہیں کھلے تو یہ عدم تعاون کی ایک مثال ہے۔ آپ کی صلاحیتیں آپ کی دوسری صلاحیتوں سے پورا تعاون نہیں کر رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی مثال یوں دیتے ہیں:

> "ہمارے ہاتھ اور پاؤں اور کان اور ناک اور آنکھ وغیرہ اعضاء اور ہماری سب اندرونی اور بیرونی طاقتیں ایسی طرز پر واقع ہیں کہ جب تک وہ باہم مل کر ایک دوسرے کی مدد نہ کریں تب تک افعال ہمارے وجود کے علی مجری الصحت ہرگز جاری نہیں ہو سکتے اور انسانیت کی کل ہی معطل پڑی رہتی ہے جو کام دو ہاتھ کے ملنے سے ہونا چاہئے وہ محض ایک ہی ہاتھ سے انجام نہیں ہو سکتا"۔

پس صلاحیتوں کا آپس کا تعاون اور انسان کی اندرونی صفات کا ایک دوسرے سے تعاون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے جوارح کے تعاون کی مثال سے ہمارے سامنے کھول دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن ایک بدن کی طرح ہیں جیسے ایک بدن کے اعضاء ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی مضمون کے ایک اور پہلو کو ہمارے سامنے کھولتے ہیں کہ بایاں ہاتھ اور دایاں ہاتھ جب ضرورت ہوگی از خود تعاون کرتے ہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ بایاں ہاتھ کوئی کام میں مشغول ہو اس کو ضرورت ہو اور دایاں بے اختیار اس کی مدد کو نہ لپکے۔ یا دائیں ہاتھ میں کمزوری واقع ہو اور بایاں ہاتھ بے اختیار اس کی مدد کو نہ لپکے۔ بعض مریض میں نے دیکھے ہیں جن کا بدن کا ایک حصہ فالج میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ بایاں ہاتھ اگر مفلوج ہے تو دایاں ہاتھ ہر وقت اس ہاتھ کو اٹھائے پھرتا ہے یعنی اپنے بھائی کی خدمت پر مامور رہتا ہے۔ یہ وہ تعاون کی روح ہے جو اندرونی طور پر مضبوط ہو تو بیرونی طور پر بھی اپنے جلوے دکھائے گی۔ پھر تبلیغ میں صرف زبانی نصیحت اور ہمدردی نہیں رہے گی۔ اگر ہمدردی کی وجہ سے تبلیغ ہے جو تبلیغ کا اصل ہے تو جب ایسا شخص ضرورت محسوس کرے گا، جب تنگی میں ہوگا، جب بیمار ہوگا، جب پریشان ہوگا تو آپ لازماً از خود اس کی ظاہری عملی مدد پر آمادہ ہو جایا کریں گے۔ اور یہ بات جب پیدا ہو جائے داعی الی اللہ میں تو اس کی آواز میں ایک غیر معمولی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خدمت خلق کرنے والوں کی دعوت الی اللہ بہت زیادہ پھول اور پھل لاتی ہے بہ نسبت ان کے جو زبان سے تو کہتے ہیں کہ ہم تمہاری ہمدردی میں یہ کام کر رہے ہیں مگر ضرورت کے وقت اس کی ہمدردی ان کے دل سے، ان کے اعضاء سے ظاہر نہیں ہوتی۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ ان مضامین کے ان باریک پہلوؤں پر نظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ اپنی دعوت الی اللہ کے مضمون کو "تعاونوا علی البر والتقوٰی" کے تابع رکھتے ہوئے اس میدان میں آئندہ مزید بلند منازل کی طرف قدم بڑھانے پر مستعد ہو جائے گی۔ یہ جو خدا تعالیٰ نے اب تک ہم سے فیض کا سلوک فرمایا ہے کہ ہر سال ہم دگنے ہو رہے ہیں، اب منزل ایسی آگئی ہے یہ یقین نہیں آتا کہ اب کیسے دگنے ہو جائیں گے۔ لیکن یہ یقین کا نہ ہونا بھی ایک اندرونی بے ایمانی پر دلالت کرتا ہے، بے ایمانی اس طرح نہیں کہ جیسے خوفناک بے ایمانی ہوتی ہے۔ مطلب ہے ایمان میں کچھ کمزوری۔ گویا ہم اپنی طاقت سے بڑھے تھے اور ہماری طاقت اپنی آخری منزل کو پہنچ گئی ہے۔ ہم تو اپنی طاقت سے بڑھے ہی نہیں۔ ہمارے خلوص کو خدا نے قبول فرمالیا اور ہمارے بدن کو خود تھام لیا ہے۔ اسی نے یہ پھل پیدا کیا ہے ہم نے اپنی طاقت سے نہیں کیا، نہ کر سکتے تھے. نہ پہلے کبھی کیا۔ اس لئے آئندہ بھی اگر اسی نے کرنا ہے تو اپنی امیدوں کا سر تو بلند رکھیں۔ اپنی اطاعت کا سر ہمیشہ خدا کے حضور جھکائے رکھیں لیکن امیدوں کا سر بلند رکھیں اور بیک وقت یہ دونوں چیزیں اکٹھی ہونی چاہئیں۔ پس بے دھڑک ہو کر یہ فیصلہ کریں کہ آپ نے اس سال پھر دگنا ہونا ہے اور خدا کے فضل سے اگر یہ فیصلہ یقین اور سچ پر قائم ہے اور آپ کا عمل آپ کے اس حوصلے سے تعاون کرے گا تو میں کامل یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ ضرور دگنے ہوں گے۔ کوئی دنیا کی طاقت آپ کو دگنا ہونے سے روک نہیں سکے گی۔

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

کوے بہت ہوشیار ہوتے ہیں

یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ کوے بہت ہوشیار ہوتے ہیں لیکن اس پر بہت کم لوگوں نے غور کیا ہے کہ اللہ نے ان کو اتنی ذہنی صلاحیت عطا کی ہے کہ یہ اپنے مقصد اور ضرورت کے مناسب حال پتھر کے اوزار بنا سکتے ہیں۔ یہ ایسے اوزار بناتے ہیں جن سے وہ مکڑیوں، کیڑے مکوڑوں اور اپنے ننھے شکاروں کو ان کی محفوظ رہائش گاہوں سے باہر کھینچ سکیں۔ کووں کے ہتھیاروں کا معیار انسانوں کے ان آباؤ اجداد کے برابر ہے جو بیس لاکھ سال پہلے زمین پر رہا کرتے تھے۔

رسالہ "نیچر" میں درج مضمون کے مطابق کوے تنکوں کو موڑ کر ان سے ہک بنا لیتے ہیں اور سخت قسم کے پتوں سے کاٹنے والی آریاں بنا لیتے ہیں۔ پھر کووں کو اپنے ہتھیاروں سے اتنا پیار ہوتا ہے کہ ان کو استعمال کر کے پھینک نہیں دیتے بلکہ آئندہ کے استعمال کے لئے بچا چھوڑتے ہیں اور جب غذا کی تلاش میں نکلتے ہیں تو ان کو اپنے گھر سے ساتھ لے کر چلتے ہیں اور ان کو اپنی چونچ اور پنجوں میں باری باری منتقل کرتے رہتے ہیں۔ ان کو یہ بھی پتہ ہوتا ہے کہ کون سی چٹان نرم ہے اور ہتھیار بنانے کے لئے موزوں ہے۔
(ماخوذ از ہیرلڈ ۲۰ جنوری ۱۹۹۶ء)

قرآن کریم میں بھی کووں کی تکنیکی صلاحیت کا ذکر ملتا ہے جہاں ایک کوے نے اپنے مردہ بھائی کی لاش کو زمین میں دبا کر آدم کے ایک بیٹے کو اپنے مقتول بھائی کی لاش کو دفن کرنے کا سبق دیا تھا۔ چنانچہ فرماتا ہے:

> "تب اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کو کریدتا تھا تا کہ اسے دکھائے کہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو چھپائے۔ کہنے لگا مجھ پر افسوس مجھ سے اتنا نہ ہو سکا کہ اس کوے کی مانند ہوتا اور اپنے بھائی کی لاش کو چھپاتا۔ تب وہ پچھتانے والوں میں سے ہوا"۔ (۵.۳۲)

علاوہ اپنے مناسب حال ہتھیاروں کے استعمال کے کوے کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہ اپنی جنس کی لاش کو کھلا نہیں رہنے دیتا اور ایک دوسرے سے اتنی ہمدردی رکھتا ہے جس کی نظیر دوسرے جانوروں میں نہیں ملتی۔ کوئی کھانے کی چیز دیکھے تو بجائے خود غرضی اور لالچ میں مبتلا ہونے کے آوازیں دے دے کر اپنے سارے بھائیوں کو اکٹھا کر لیتا ہے۔ اس میں بھی انسانوں کے لئے عمدہ سبق ہے۔

کووں کی ہوشیاری کے متعلق ایک کہانی یاد آئی کہ ایک قریب المرگ بوڑھا کوا اپنے بچوں کو جمع کر کے نصیحت کر رہا تھا کہ دیکھو جب تم کسی انسان کو جھکتے دیکھو تو سمجھ جایا کرو کہ وہ تمہیں مارنے کے لئے روڑا لینے کے لئے جھکا ہے اور تم اڑ جایا کرو۔ یہ سن کر ایک نوجوان کوے نے کہا کہ بابا اگر اس کے ہاتھ میں پہلے ہی روڑا پکڑا ہو تو کیا کریں۔ بابے نے کہا کہ بس بس تم مجھ سے زیادہ ہوشیار ہو تمہیں کوئی ڈر نہیں۔

اونگھنے والوں کو ہوشیار کرنے کا جدید طریقہ

ڈرائیور جب تھکاوٹ سے اونگھنے لگتے ہیں تو خود اپنے لئے اور اوروں کے لئے خطرات کا موجب بنتے ہیں۔ اور یہ سڑک کے حادثات کا ایک بڑا سبب خیال کیا جاتا ہے۔ ڈرائیوروں کی غفلت سے کئی قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اب امریکہ اور جاپان کے دو اداروں Nissan Motor Compony اور امریکی محکمہ ٹریفک سیفٹی نے مل کر ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جو گاڑیوں میں فٹ ہوگا اور جونہی کوئی ڈرائیور ذرا غافل ہوگا قبل اس کے کہ اس پر اونگھ آئے ایک الارم بجے گا اور اگر پھر بھی ڈرائیور ہوشیار نہ ہوا تو مینتھل (Menthol) اور لیموں (Lemon) کی بو کی پھوار ڈرائیور پر پڑے گی اور اس کو ہوشیار کر دے گی۔ اس غرض کے لئے گاڑی میں ایک کیمرہ نصب کیا جائے گا۔ ڈرائیور ایک خاص عینک پہنے گا اور اس پر انفرا ریڈ لیمپ سے شعاعیں پڑتی رہیں گی۔ کیمرہ اور کمپیوٹر ڈرائیور کی آنکھوں کی جھپک کی رفتار نوٹ کرتے رہیں گے اور جونہی ڈرائیور کو اونگھ آنے لگے گی اور پلک جھپکنے کی رفتار کم ہوگی ایک الارم بجے گا اور اگر پھر بھی اونگھ دور نہ ہوئی تو ایک تیز قسم کی بو ڈرائیور کے چہرہ پر پڑے گی اور اس کے لئے جاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہے گا۔

افسوس کہ اس قسم کی ایجاد مجنوں کے زمانہ میں نہیں تھی ورنہ شاید لیلیٰ تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاتا۔ ایک حکایت میں آتا ہے کہ جب مجنوں اپنی اونٹنی پر لیلیٰ کا تعاقب کر رہا تھا تو جونہی مجنوں تھک کر غافل ہوتا تو اونٹنی اپنا رخ گھر کی طرف کر لیتی۔ مجنوں جب ہوشیار ہوتا تو اونٹنی کا رخ پھر لیلیٰ کی سمت کر دیتا۔ اونٹنی بھی سمجھ دار تھی جب وہ دیکھتی کہ مجنوں کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی ہے اور وہ غافل ہو گیا ہے تو پھر وہ اپنا رخ گھر کی طرف کر لیتی۔ جب کئی بار ایسے ہوا تو مجنوں کو یاد آیا کہ اونٹنی کا چھوٹا بچہ گھر میں ہے اس کو اس کی کشش ہے اور جب بھی میں حالت غفلت میں ہوتا ہوں تو اونٹنی طبعاً گھر کا رخ کر لیتی ہے۔ کہتے ہیں حکایت میں مجنوں سے مراد سالک، لیلیٰ سے مراد محبوب حقیقی (اللہ تعالیٰ) اور اونٹنی سے مراد انسان کا اپنا نفس ہے۔ انسان اپنے نفس کو قابو کر کے خدا کی طرف جاتا ہے اور جونہی ذرا غافل ہوتا ہے نفس اپنی محبوب اشیاء کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ جب تک انسان کے اندر اور باہر الارم نہ بجتے رہیں اور ہوشیار کرنے والی چیزیں چہرے پر نہ پڑتی رہیں کسی وقت بھی غفلت میں گرنے اور حادثہ سے دوچار ہونے کا خطرہ ساتھ لگا رہتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا:

> "نفس امارہ کی باگیں تھام کر رکھیو
> گرا دے گا یہ سرکش ورنہ تم کو سیخ پا ہو کر

اللہ تعالیٰ نے اونگھنے والوں کو ہوشیار رکھنے کا بھی انتظام کیا ہوا ہے۔ ہمارے لئے قرآن و حدیث، سلسلہ کے کتب و رسائل، خلیفہ وقت کے ارشادات، ایم ٹی اے کا سماوی مائدہ اور قضاء و قدر کا سلسلہ ایسے ہی ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ہیں جو ہمیں ہوشیار کرنے کے لئے ہم پر پڑتے ہیں جب زندگی کی گاڑی چلاتے ہوئے ہم غافل ہو جاتے ہیں۔

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۹۱)

مرکری کے مختلف خواص کا تذکرہ

اور پیٹ درد کا نسخہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۲۷ جون ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن (۲۷ جون ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھک کلاس میں مرکری کے مختلف خواص پڑھائے۔

مرکری Merc. Sol.

رومیٹک انفلیمیشن (Rhumatic Inflamation) جہاں جہاں بھی جوڑوں کی دردیں ہیں یا جسم میں کہیں بھی دردیں ہوں وہاں انفلیمیشن ضرور موجود ہوتی ہے یعنی اس کی سوزش اور اس کے آثار باہر بھی نظر آتے ہیں۔ عام رومیٹک دردیں اکثر بغیر سوزش کے ہوتی ہیں۔ سوزش کا مطلب ہے مثلاً جیسے پھوڑا پک رہا ہو تو سرخی آ جاتی ہے۔ جلد کے اندر یا باہر یا جلد کے اوپر سرخی سی آ جائے۔ Inflamed Surfaces ہوں ان کو سوزش کہتے ہیں۔ ویسے تو لفظی ترجمہ ہے جلن۔ یہ مرکری کا خاصہ ہے۔ مرکری میں پسینہ بہت آتا ہے۔ بہت ہی بلکہ اکثر صورتوں میں مریض پسینے سے بہتری محسوس کرتا ہے۔ لیکن مرکری کے پسینے سے بہتر محسوس نہیں کرتا۔ اور ایسے مریض بچے میں نے دیکھے ہیں جن کا بار بار پسینہ جسم سے پھوٹتا ہے مگر بخار نہیں ٹوٹتا۔ بار بار پسینہ پھوٹتا ہے لیکن بے چینی اسی طرح رہتی ہے۔ خاص طور پر جب ٹانسلائٹس (Tonsillitis) ہو خطرناک قسم کا اور مرکری اس کا علاج ہو اس کی ایک خاص پہچان ہے بار بار پسینہ آئے گا۔ اور جسم ٹھنڈا ہو گا۔ بچے کی ماں سمجھتی ہے بخار ٹوٹ رہا ہے۔ بعض دفعہ وہ بخار اندر چلا جاتا ہے لیکن پسینے سے آرام نہیں ملتا۔ اس کی جو بو ہے وہ ایک دوا سے ملتی ہے جس کا نام کی ٹون (Ketone) ہے۔ کی ٹون نیل پالش کو حل کرنے والی دوا ہے اس سے ملتی جلتی بو بچے کی سانسوں سے آنے لگتی ہے۔

ایسا بخار بعض دفعہ اندر داخل ہو جاتا ہے اور پھر ایسی حالت میں بچہ مر بھی جاتا ہے اور لوگوں کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ بخار ٹوٹا تھا، مر کیوں گیا۔ حالانکہ اندر دبا ہوا ہوتا ہے مرکری کی دو تین خوراکیں دیں تو دبے ہوئے بخار کو فوراً باہر نکالے گی اور اگر وہ دبا ہوا بخار نہ ہو تو پسینہ جب بھی آئے گا ریلیف (Relief) دے گا۔ بار بار کا پسینہ پھوٹنا یہ بند ہو جائے گا۔

جب یہ کی ٹون (Ketone) قسم کی بو آنی شروع ہو جائے پھر ایسی صورت میں بچے عموماً Drossy ہو جاتے ہیں اور دوسرا میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ ان کو ہذیانی کیفیات (Hallucinations) بھی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ بڑی خطرناک صورت ہو جاتی ہے۔ ایسی دوائیں یاد رہنی چاہئیں کہ اگر مرکری کام نہ دے تو ہیپر سلف (بار بار) Repeated ڈوزز میں استعمال کیا جا سکتا ہے یعنی کیس مرکری کا ہو اور مرکری کام نہ دے رہا ہو تو ہیپر سلف اور پھر سلیشیا۔ عموماً ان تین دواؤں کے دائرے میں مریض آ جاتا ہے۔ لیکن میں نے جو عام طور پر اپنے فیملی پریسکرائبر میں تجویز کی ہے وہ یہ ہے کہ اس قسم کی بیماریوں میں شروع ہی ایک کمبی نیشن سے کرو۔ یہ جو ہے بائیو کیمک کمبی نیشن فیرم فاس، سلیشیا، کالی میور اور کلکیریا فاس یا کلکیریا فلور اگر گلے پھولے ہوں زیادہ۔ یہ تو ہر صورت میں بار بار دینی چاہئے اس لئے اگر کیس بچتا ہو اور مرکری کی علامتیں باقی ہوں پھر مرکری ٹرائی کریں۔

اگر جلد کے باہر گہرے زخم بننے شروع ہو جائیں جو ناسور بننے شروع ہو جائیں تو مرک سال کی بجائے مرک کور، یہ بھی اچھی دوا ہے۔ اگر اس میں خطرہ زیادہ ہو گینگرین (Gangrene) بننے کی علامات ہوں۔ کنارے ابلے ہوئے ہوں اور Violent ہوں اس صورت میں مرک سال کی بجائے مرک کار زیادہ بہتر دوا ہے۔ مرک سال اور مرک کار کی علامتوں میں بڑا فرق یہ ہے کہ مرک سال نسبتاً Mild لیکن زیادہ کرانک ہے۔ مرک کار میں زندگی کی Threat (خطرہ) زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ اور مقابلۃً نسبتاً Acute ہے۔

لمبی پیچش ہے، اوں بھی آ رہا ہے، خون بھی آ رہا ہے۔ مرک سال دیں تو عموماً پیچش کی اچھی دوا ہے۔ لیکن مرک کور اس وقت دیتے ہیں جب بار بار سخت مروڑ اٹھتے ہیں یعنی اس کا جو Acute پن ہے فوری نوعیت کا حملہ اور اجابت کے خون یا اوں کے بعد درد ہٹتی نہیں عام طور پر انسان توقع رکھتا ہے کہ اجابت کے معاً بعد ریلیف ملے گا۔ اکثر پیچش میں ملتا ہے۔ لیکن مرک کور میں نہیں ملتا۔ اس لئے پھر Violent، خالص بلیڈنگ شروع ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ Violent نہیں ہے۔ مگر ایک مقام آگے ہے۔ اگرچہ Chronicity میں مرک سال سے کم ہے۔ اس لئے جو دائمی بیماریوں کی دوا ہے نسبتاً وہ مرک سال ہے اور فوری خطرات جن میں مرض کی علامت شدت سے پائی جائے ان کے لئے یہ دوا بہتر ہے۔

ایک اور بات مرک سال کی یہ ہے کہ اس میں اونچ نیچ ہے۔ مرکری کا جو مزاج ہے وہ ہے ادل بدل، پل میں تولہ پل میں ماشہ، ذرا سی گرمی سے ایک دم اوپر ہو جائے گا، ذرا سی سردی سے سکڑ کر نیچے گر جائے گا۔ بہت سی دواؤں میں یہ عجیب بات دیکھی جاتی ہے کہ جو اس کا Physical رویہ ہے وہ بیماریوں میں بھی ظاہر ہوتا ہے اور کیوں ہے؟ یہ ہم نہیں کہہ سکتے۔ لیکن کئی دواؤں میں نوٹ کیا گیا ہے مرکری میں بھی یہ بات ہے کہ اس میں جتنے کمپاؤنڈز ہیں ایسی بیماریوں میں زیادہ کام آتے ہیں جہاں اونچ نیچ ہو۔ بعض کیسز ایسے ہوتے ہیں جہاں اونچ نیچ ہو۔ بعض کیسز ایسے ہوتے ہیں جن میں مثلاً بلڈ پریشر کبھی اونچا، کبھی نیچا اس کے لئے پہلے ہم جو دوائیاں دیا کرتے تھے وہ یہی تھیں کہ بلڈ پریشر نیچا ہوا تو کاربو وِج دے کر اٹھانے کی کوشش کی لیکن اب مجھے خیال آیا ہے کہ مرکری دینی چاہئے تھی۔ یہ میں نے اندازہ لگا ہے کیونکہ تجربہ نہیں ہے ابھی۔ اس لئے آج ہی ایک نسخہ میں میں نے مرکری لکھوائی تھی۔ آپ بھی اپنے تجربوں میں یہ دیکھیں کہ ایسا بلڈ پریشر جس میں اونچ نیچ ہو، ایسا بخار جو اچانک اوپر جائے، اچانک گر جائے۔ جس طرح میں نے بتایا کہ پسینہ آنے سے وقتی طور پر بخار گرے پھر اونچا ہو جائے۔ Haphazard ہو۔ کسی ایک جگہ قرار نہ پکڑے۔ اس کی دوا مرکری ہے۔ مرک سال۔ مرکیورس سالولس نام ہے اس کا Pure مرکری Soluble پوزیشن میں۔ مرکری جو ہے یہ براہ راست Absorb نہیں ہوتا۔ یہ سالٹ میں Absorb ہوتا ہے۔ نام تو اس کا مرکیورس سالولس ہے لیکن ہو سکتا ہے کوئی سالٹ ہو مرکری کا جس کو انہوں نے Soluble نام دیا ہے کیونکہ پانی میں حل ہو جاتا ہے۔ اس پہ بنیاد ہے اکثر مرکری کی۔ اس کے آگے پھر Cor ہے جو سختی میں آگے ہے۔

اگر جسم میں جہاں انفیکشن ہو Gangerene وہ مر کے ایسی بیماری میں تبدیل ہو جائے جو آگے بڑھنی شروع ہو جائے، پھیلنے لگ جائے، جو Cell بنتے ہیں ارد گرد اوروں کو بھی مارنے لگ جاتے ہیں۔ یہ نقشہ Gangerene کا ہے اور اس میں عموماً زخم کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے۔ اور بڑی بھیانک شکل کے ساتھ اس میں بو بھی ہوتی ہے، مردہ گوشت جیسی بدبو۔ اس میں مرکری بھی اہم دوا ہے۔ لیکن مرکری کی Ganger-ene عموماً ہونٹوں پر اور مسوڑھوں پر اور گلوں پر ہوتی ہے۔ ناسور خاص طور پر مرکری کے دائرہ میں آتا ہے۔ کوئی بھی Opening کے گرد یا اندر کے ناسور بننے کا رجحان ہو اس میں یہ اچھی چیز ہے۔ جو بھی امراض مرک سال سے تعلق رکھتی ہیں جب وہ آگے بڑھتی ہیں تو عموماً ہاتھوں کا کانپنا ایک طبعی نتیجہ ہے ان امراض کا۔

کسی مرض نے لمبے عرصہ تک جسم پر قبضہ کر رکھا ہو تو پھر کمزوریاں آتی ہیں۔ ہاتھ اٹھایا نہ جائے، ہاتھ کانپ جائیں، پیالی چائے کی نہ اٹھائی جائے، ان میں مرکری بھی ایک دوا ہو سکتی ہے اگر کافی علامتیں ملتی ہوں۔

Epilepsy مرگی سے ملتی جلتی بچوں کی بیماریوں میں اور Twiching میں بھی اور Disorderly Motion میں بھی (بے ترتیب اسہال میں) ہاتھ ہلنا شروع ہو جائیں، ٹانگ میں حرکت آ جائے۔ اعضاء میں ایک غیر منظم حرکت ہو جائے جو کنٹرول نہ ہو بلکہ از خود شروع ہو جائے۔ اس میں مرکری اچھی دوا بیان کی جاتی ہے۔ Epilepsy (مرگی) اور اس سے ملتی جلتی بیماریوں میں۔ خواہ ڈاکٹری معائنے کے مطابق مرگی نہ بھی ہو لیکن Epilepsy جیسے حالات ہوں۔ ان میں یہ مفید بتائی جاتی ہے۔ لیکن میں نے کبھی اس کا تجربہ نہیں کیا اور بچوں کی مرگی کا عام طور پر ذکر ہے۔

ایک چیز جو بہت نمایاں ہے مرکری کے مزاج میں وہ جلد بازی ہے اور صبر کا فقدان۔ بہت تیزی سے آدمی چاہتا ہے کام کا ہونا یا کام کرنا۔ اور اسی لحاظ سے اس کا مزاج بھی ایسا ہی ہے۔ ایک دم شوٹ کر کے اوپر نکل جائے گا۔ اور ایک دم بیٹھ کے نیچے چلا جائے گا۔ اور وہ جو مرکری کا مزاج ہے وہ Temprament میں بھی پایا جاتا ہے۔

اس کی سردرد کا تعلق بالعموم دبے ہوئے اخراجات سے ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر پاؤں کا پسینہ بند ہو جائے تو اس سے بھی سردرد شروع ہو جاتی ہے۔ نزلہ بند ہو جائے، اچانک خشک ہو اور سردرد شروع ہو جائے تو بھی، Mensturation (حیض) بند ہو جائے اور سردرد شروع ہو جائے۔ اس کی بعض اور دوائیں بھی میں نے آپ کو بتائی تھیں ان میں برائیونیا میں خشکی پائی جاتی ہے اور منہ خشک اور یہاں منہ تر اور لعاب کا زیادہ بہنا۔ اگر ایک علامت مشترک ہو اور دوسری میں فرق ہو تو دوائی پہچاننا پھر آسان ہو جاتا ہے۔

آپ کو میں نے بتایا تھا کہ سلیشیا کے معاً بعد مرکری نہیں دینی۔ مرکری کے معاً بعد سلیشیا نہیں دینی۔ اس میں درمیان میں ہیپر سلف ڈالنا ہے۔

سردی گرمی دونوں ہی مرکری کے مریض کے لئے مصیبت ہیں۔ ہوا کا جھونکا ناقابل برداشت ہوتا ہے، سورائینم کی طرح۔ اگر Measels وغیرہ کے بعد سر بڑھنے کا رجحان نظر آئے تو اس صورت میں مرکری اس کو شروع ہی میں Abort کر دے گا۔

مرکری میں آنکھوں کے ہر قسم کے مرض ملتے ہیں لیکن Foggy Vision (نظر میں دھندلاہٹ) اس کا نشان ہے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ آج کل Hay Fever بہت ہوا ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا آج کل کے موسم میں Hay Fever کے لئے لیکسز، نیٹرم میور اور ایلومینا یہ تین دوائیں ہیں جو مفید ہو سکتی ہیں۔

Colic جو پیٹ میں بل پڑتا ہے، اچانک درد اٹھتی ہے رات کے وقت اور کئی دفعہ دن کو بھی اس کے لئے اکثر آزمودہ نسخے دو ہیں۔

اول میں دیتا ہوں کولوسنتھ، نکس وامیکا، ڈایاسکوریا اور کرپچی۔ یہ پیچش کو بھی Cover کرتا ہے اور اچانک پیدا ہونے والے درد کو بھی۔

کولوسنتھ کے Colic کی علامت یہ ہے کہ مریض سامنے کی طرف دوہرا ہوتا ہے، جھک کر اسے نسبتاً آرام آتا ہے۔ جو اکٹھا ہوا ہو اس کی اصولی دوا کولوسنتھ ہے۔ اور اگر ڈایاسکوریا کا مریض ہو تو پیچھے کی طرف اکڑتا ہے اور آگے سے اس کو تکلیف بڑھتی ہے۔ اور کرپچی بالعموم عام روزمرہ کی پیچش میں بہت چوٹی کی دوا ہے۔ اکیلی بھی بہت مفید ہے۔ اور نکس وامیکا اس لئے کہ اس میں کیوپرم بھی ہے اور بیلاڈونا بھی ہے اور دونوں قسم کے کالک میں مفید ہیں۔

اور دوسرا نسخہ ہے اپی کاک، نکس وامیکا، کالوسنتھ، کری اوزوٹم اور میگ فاس۔ اس میں میگ فاس اس لئے ڈالی گئی ہے کہ اگر سردی سے کالک بڑھے اور گرمی سے آرام آئے تو اس کے لئے میگ فاس دوا ہے اور کالوسنتھ بھی مشترک ہے اس میں لیکن پہلے میں نے غالباً نکس وامیکا نہیں رکھی تھی۔ پھر اس پہلو سے تو نکس وامیکا کی ضرورت نہیں۔ لیکن نکس وامیکا چونکہ عموماً وسیع الاثر دوا ہے بعد میں شامل کر لی۔ تو یہ بھی ایک نسخہ ہے۔ اگر وہ پہلا ناکام ہو تو یہ کام آ جاتا ہے۔

اپی کاک، نکس وامیکا، کالوسنتھ، کری اوزوٹم، (کرپچی کی بجائے) اور میگ فاس۔

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا ۲۴ واں سالانہ اجتماع اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں مورخہ ۲۰، ۲۱ اور ۲۲ ستمبر ۱۹۹۶ء کو منعقد ہوا جس میں برطانیہ بھر سے ۱۰۷۲ خدام واطفال نے شرکت کی۔ الحمدللہ حاضری کے لحاظ سے اس اجتماع کی رونق گزشتہ اجتماعات کے مقابلہ میں نمایاں تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی اجلاس میں اجتماع کے کامیاب انعقاد پر مسرت کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ سب شامل ہونے والے خدام واطفال نے دلچسپی اور شوق کا مظاہرہ کیا۔ جملہ انتظامات، پروگرام، علمی و ورزشی مقابلوں کے معیار پہلے سے بڑھ کر تھے۔ حضور انور نے فرمایا خاص طور پر فٹ بال فائنل مقابلہ کا معیار بہت اعلیٰ تھا۔ پورا کھیل دلچسپی سے بھرپور تھا۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اس معیاری کھیل کا اختتام جس خوش کن ڈرامائی انداز میں ہوا اور جیتنے والی ٹیم اور ان کے سپورٹرز نے جس والہانہ انداز سے جیتنے کا جشن منایا، نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور خوشی وانبساط میں حمد و درود کے ترانے گائے اس نے تو اس کھیل کی خصوصیت میں اور بھی رنگ بھر دیا۔ اس کے علاوہ حیرت انگیز طور پر رسہ کشی کے مقابلہ میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کی مجلس عاملہ کے کھلاڑیوں نے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی ٹیم کو ہرا دیا۔ ادھر علمی مقابلہ جات میں ایک طفل نے تحریری مقابلہ میں تمام خدام کو پیچھے چھوڑ دیا اور اول قرار پایا۔ ہفتہ کی شام کو B.B.Q (کلوا جیمبا) کے پروگرام نے خدام و اطفال کے کیمپ میں نئی رونق اور گرمی پیدا کر دی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے آخری خطاب میں نوجوانوں کو خاص طور پر تبلیغ کے میدان میں بڑھ چڑھ کر سرگرمیاں دکھانے کی تلقین فرمائی۔ اور اس بات پر زور دیا کہ ہر احمدی سال میں کم سے کم ایک احمدی ضرور بنائے۔ اور اس کے لئے اپنی کوششوں کو دگنا کر دے۔ حضور نے توجہ دلائی کہ مخالفین سلسلہ اپنی مخالفانہ سرگرمیوں میں حد سے گزرنے کی کوشش میں ہیں۔ ان کے مقابلہ کے لئے جماعت کی تبلیغی سرگرمیاں کہیں زیادہ بڑھ جانی چاہئیں۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا کو بتادیں کہ آپ ایک زندہ قوم ہیں اور ترقی کرنے والی قوم ہیں۔ اگر آپ اخلاص سے دل لگا کر تبلیغ کریں گے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں گے تو انشاء اللہ اللہ آپ کی مدد فرمائے گا۔

جہاں تک اجتماع کے دیگر پروگراموں کا تعلق ہے ۲۰ ستمبر کو خدام واطفال نے اپنے ٹینٹس لگانے میں مصروف دن گزارا۔ شام کو مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر برطانیہ نے لوائے احمدیت لہرایا اور خدام سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ مکرم سید احمد یحیٰ صاحب، صدر خدام الاحمدیہ برطانیہ نے خدام واطفال کو خوش آمدید کہا۔ اگلے روز نماز تہجد سے پروگرام شروع ہوا۔ اور دن بھر علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن نے مجلس تلقین عمل میں خدام واطفال سے خطاب فرمایا۔ شام چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجلس عرفان ہوئی۔ جس میں خدام واطفال نے حضور انور سے سوالات پوچھے۔ یہ مجلس شام ۸ بجے تک جاری رہی۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد B.B.Q کا پروگرام تھا۔ اتوار کی صبح پھر کھیلوں اور علمی مقابلوں کی گہما گہمی رہی جس میں فائنل مقابلہ جات بھی تھے۔ اس موقع پر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ازراہ شفقت تشریف فرما ہوئے اور کھیلوں کو دیکھا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ نے دوم اور سوم آنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔

اجتماع کے آخری اجلاس میں مکرم سید احمد یحیٰ صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے حاضری کا جائزہ پیش کیا۔ اور بتایا کہ خدام نے امسال ۴۷ خیمے لگائے۔ ۵۷ میں سے ۵۶ مجالس کے خدام واطفال نے شرکت کی۔ مہمانوں اور زائرین سمیت مجموعی حاضری ۱۲ سے ۱۳ سو کے درمیان تھی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اول آنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔

اس اجتماع کا اختتام حضور انور ایدہ اللہ کے روح پرور خطاب سے ہوا جس میں حضور کی خوشنودی جھلک رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ برطانیہ کے لئے یہ تقریب بابرکت فرمائے۔

(رپورٹ: بشیرالدین احمد سامی، نمائندہ الفضل)

اخبار الفضل کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ سے اخبار "الفضل" کی اشاعت کے آغاز پر فرمایا:

"الفضل آج ربوہ سے اخبار شائع کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ربوہ سے نکلنا مبارک کرے اور جب تک یہاں سے نکلنا مقدر ہے اس کو اپنے صحیح فرائض ادا کرنے کی توفیق دے۔ اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان امور پر عمل کرنے کی توفیق بخشے"۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

جستہ جستہ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ ایک جید عالم، عارف باللہ اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ آپ کے حالات "حیات قدسی" کے عنوان سے شائع شدہ ہیں۔ ذیل میں آپ کے بیان فرمودہ بعض ایمان افروز واقعات درج کئے جاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

☆ "ایک دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جس طرح ہم اللہ تعالیٰ کے رسول کی حیثیت سے لوگوں تک اس کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی کبھی ہمارا رسول بن کر خواب میں ہماری شکل کے ذریعہ لوگوں کو نیکی اور اصلاح کی تحریک فرما دیتا ہے۔ چنانچہ اس ارشاد گرامی کے مطابق کئی دفعہ اللہ تعالیٰ نے خواب میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ میری اصلاح و تزکیہ فرمایا ہے۔"........

☆ ایک دفعہ مغرب کی نماز کے بعد میں ایک مجلس میں احمدیت کی تبلیغ کر رہا اور یہ سلسلہ کچھ اتنا لمبا ہوا کہ رات کے بارہ بج گئے۔ سامعین نے کہا کہ آپ کی باتیں تو بڑی دلچسپ اور معلومات سے پر ہیں۔ مگر رات چونکہ زیادہ بھیگ چکی ہے اس لئے اگر مناسب ہو تو بقیہ مضمون کسی دوسری مجلس میں بیان فرمایا جائے۔ میں نے بھی ان کی تائید کی اور سلسلہ تقریر موقوف کر دیا مگر اس کے بعد مجھ پر نیند نے کچھ ایسا غلبہ کیا کہ میں عشاء کی نماز پڑھے بغیر ہی سو گیا۔ سوتے ہی میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور مجھ سے فرماتے ہیں "آپ نے تبلیغ تو خوب کی ہے اور یہ بات باعث مسرت ہے لیکن نماز عشاء کو سونے سے پہلے ادا کرنا چاہئے" چنانچہ میں نے فوراً اٹھ کر نماز ادا کی۔

☆ جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت راشدہ سے قبل میں پندرہ سولہ سال کی عمر میں اکثر روحانی ریاضتیں بجالایا کرتا تھا۔ ان ریاضتوں میں صوم الوصال کے روزوں کے علاوہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی کتاب الذکر الجمیل کے مطابق لا الہ الا اللہ کا ذکر جو نفی اثبات کے معنوں میں عام شہرت رکھتا ہے اور ایک ضربی، دو ضربی اور سہ ضربی کہلاتا ہے وہ بھی کرتا اور علاوہ ازیں سورہ یاسین، درود مستغاث، درود وصال، درود کبریت احمر اور درود اکبر بھی التزام سے پڑھا کرتا تھا۔ حضور علیہ السلام کی بیعت راشدہ کے بعد بھی حسب معمول میں نے ان وضائف کو جاری رکھا اور مزید برآں نقش بندی طریق پر فنافی الشیخ کی منزل طے کرنے کے لئے میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا تصور بھی پکانا شروع کر دیا۔ جب حضرت اقدس کا تصور پکاتے ہوئے دس دن گزر گئے تو اچانک میرے دل میں یہ خیال ڈالا گیا کہ میں نے یہ وظائف اور حضور کا تصور جو از خود شروع کر دیا ہے ہو سکتا ہے یہ حضور اقدس کے منشاء کے خلاف ہو اس لئے بذریعہ خط حضور سے دریافت کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ میں نے اسی وقت ایک خط حضور کو لکھا جس میں ان وظائف اور تصور کے متعلق استفسار کیا۔ اس خط کے جواب میں حضور اقدس کی طرف سے مندرجہ ذیل جوابات موصول ہوئے۔

اول: تصور مخلوق بجز شرک کے اور کوئی نتیجہ نہیں۔

دوم: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے اللہ کا اسم ہی کافی ہے۔

سوم: درود وہ پڑھنا چاہئے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مہر ہو اور سب سے بہتر وہ درود ہے جو اپنی فضیلت کی وجہ سے نماز میں شامل ہے۔

حضور علیہ السلام کا یہ مکتوب گرامی جب مجھے موصول ہوا تو اس کے بعد میں نے ان وظائف اور اعمال اور حضور عالی کے تصور کو ترک کر دیا اور اس خط کی برکت سے میرے قویٰ و حواس اور دل و دماغ پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کا وہ نقش بیٹھا کہ اب میں جس حال میں بھی ہوں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں رہتا۔ اور حضور اقدس کے اس ارشاد سے کہ "تصور مخلوق سے بجز شرک اور کوئی نتیجہ نہیں"۔ میرے دل میں حضور اقدس علیہ السلام کی عظمت اور بھی زیادہ بڑھ گئی"۔

(حیات قدسی حصہ دوم صفحہ ۱۷ تا ۲۰)

بقیہ: حضرت امام ابو حنیفہ

سے ایک بار کہا ابو حنیفہ کو درس میں جانے کی بجائے کوئی کام کرو تا کہ چار پیسے آئیں اور گھر کا گزارہ چلے۔ چنانچہ والد صاحب کے اصرار پر آپ نے حلقہ درس میں جانا چھوڑ دیا اور درزی کا کام شروع کر دیا۔ امام ابو حنیفہ کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے ابو یوسف کو بلا کر حالات دریافت کئے اور ان کا معقول وظیفہ مقرر کر دیا اور پھر ہمیشہ ان کی ضروریات کا خیال رکھا۔ دوسرے ضرورت مند طلبہ کے بارہ میں بھی آپ کا یہی طریق تھا۔ آپ چاہتے تھے کہ قابل، ذہین طلباء غربت کی وجہ سے ضائع نہ ہونے پائیں اور علم کے زیور سے محروم نہ رہ جائیں۔ چنانچہ ابو حنیفہ کے مدرسہ کے پروردہ بعد میں عظیم الشان مناصب پر فائز ہوئے اور آسمان علم کے ستارے اور سورج بن کر چمکے۔

غرض حضرت امام ابو حنیفہ کو اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا علم و مال کی دونوں دولتیں وافر مقدار میں بخشی تھیں جن کی تقسیم میں آپ نے کبھی بھی بخل سے کام نہ لیا۔ علم کی دولت بھی لٹائی اور دنیا کی دولت سے بھی دوسروں کو مالا مال کیا۔

آپ کے ایک شریک تجارت حفص نامی بڑے صاحب علم بزرگ تھے۔ وہ تیس سال تک آپ کے ساتھ کاروبار میں شریک رہے۔ ایک بار انہوں نے کہا میں بڑے بڑے علماء، فقہاء، قضاۃ، زہاد اور تجار کے ساتھ رہا ہوں۔ میں نے ابو حنیفہ جیسا جامع الصفات بزرگ کوئی نہیں دیکھا۔ وہ ان ساری صفات اور قابلیتوں کے جامع تھے جو دوسروں میں فرداً فرداً پائی جاتی تھیں۔

آپ کے ملک کے ایسے ہونہار احمدی طلباء و طالبات یا ایسے احمدی مرد و خواتین جو علم کے میدان میں، کھیل کے میدان میں یا خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں ملکی یا بین الاقوامی سطح پر نمایاں کامیابی حاصل کر کے شہرت پا چکے ہیں ان کے تعارف اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین ہمیں بھجوائیں۔

(ادارہ)

حضرت امام ابو حنیفہ رح

[از قلم: مکرم ملک سیف الرحمان صاحب (مرحوم)]

آپ کا نام نعمان بن ثابت بن زوطی، کنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظم تھا۔ آپ ۸۰ ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ ہجری میں جبکہ آپ کی عمر ستر سال کے قریب تھی بغداد میں فوت ہوئے۔

(یہ کنیت کیوں مشہور ہوئی اس میں اختلاف ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ آپ چونکہ اعتدال کے عادی تھے افراط و تفریط سے بچتے تھے۔ آپ نے بڑی معتدل راہ اختیار کر رکھی تھی اس لئے آپ ابو حنیفہ کی کنیت سے مشہور ہوئے۔ بعض کا خیال ہے کہ عراقی زبان میں حنیفہ دوات کو کہتے ہیں۔ چونکہ تدوین فقہ کے کام کے سلسلہ میں ہر وقت آپ کی مجلس دواتوں سے بھری رہتی تھی آپ کے ہر شاگرد کے پاس دوات ہوتی تھی اس لئے آپ کی شہرت ابو حنیفہ کی کنیت سے ہوئی)۔ (ابو حنیفہ صفحہ ۱۶۳)۔

آپ کا گھرانہ کابل (افغانستان) کے ایک معزز اور مذہبی پیشوا خانوادہ سے تعلق رکھتا تھا جو کابل کے مجوسی معبد کا مؤبد خاندان تھا۔ کابل کی فتح کے بعد امام ابو حنیفہ کے دادا زوطی اپنے خاندان کے ساتھ کوفہ میں آبسے تھے۔ یا قید ہو کر آئے۔ مسلمان ہو گئے اور بنو تیم بن ثعلبہ سے عقد ولا قائم ہوا۔ (عجم کے رہنے والے جو عرب مسلمانوں کے معاشرہ کا حصہ بن جاتے ان کو موالی کہا جاتا تھا)۔ کہا جاتا ہے کہ زوطی کو حضرت علیؓ سے بے حد عقیدت تھی آپ نے ایک لذیذ مشروب جس کا نام فالودہ تھا اور کابل کے لوگ اس کے بنانے میں ماہر تھے حضرت علیؓ کی خدمت میں نذر کیا۔ آپ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام ثابت رکھا اور اس کی کامیاب زندگی اور مبارک ذریت کے لئے حضرت علیؓ سے دعا کرائی۔

امام ابو حنیفہ طویل القامت، کھلا اور بشاش چہرہ، کھلتا سفید گندمی رنگ، گھنی داڑھی، وضع قطع کے لحاظ سے بڑے خوش پوش، صاف ستھرے رہن سہن کے مالک بزرگ تھے اور ہمیشہ خوش رہنے والے مطمئن المزاج صابر و شاکر عالم سمجھے جاتے تھے۔ آپ کے دادا زوطی نے کوفہ آکر کپڑے کا کاروبار شروع کیا اور اس میں خوب ترقی کی۔ یہ تجارتی کاروبار امام ابو حنیفہ کو ورثہ میں ملا۔ آپ بھی تجارت کا بڑا گہرا ملکہ رکھتے تھے۔ بچپن سے ہی اپنے والد ثابت کے ساتھ کام کاج میں حصہ لینے لگے۔ پھر جب آپ پر پورا بوجھ پڑا تو آپ نے اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے نہ صرف کاروبار سنبھال لیا بلکہ اس کو مزید ترقی دی۔ اس زمانہ میں کپڑے کی ایک مشہور قسم بہت پسند کی جاتی تھی اس کا نام خز تھا اور خوب بکتا تھا۔ ریشم اور اون کی ملاوٹ سے بنتا تھا۔ آپ نے اس کپڑے کے بنانے کے لئے کھڈیاں لگوائیں اور شرکت کے اصول پر کاروبار کو چلایا۔ مختلف شہروں میں اس کی ایجنسیاں قائم کیں جہاں آپ مال بھجواتے اور خوب منافع کماتے۔ تجارتی مہارت کی وجہ سے دوسرے لوگ بھی اپنی اپنی رقمیں کاروبار میں لگانے یا محفوظ رکھنے کے لئے آپ کو دیتے رہتے۔

ایک دفعہ آپ نے ایک نوجوان کو ایک لاکھ ستر ہزار درہم بھجوائے اور کہا کہ تمہارے والد کی یہ رقم میرے پاس تھی جو وہ وفات سے پہلے واپس نہیں لے سکے تھے۔ اسی طرح تاریخ نے اس واقعہ کا بھی ذکر کیا ہے کہ جب آپ فوت ہوئے تو پچاس ہزار کے قریب ایسی رقمیں آپ کے پاس لوگوں کی تھیں جو وفات کے بعد واپس ہوئیں۔ بہر حال مالی لحاظ سے امام ابو حنیفہ بڑے خوشحال تھے اور آپ کو کبھی بھی کسی قسم کی مالی پریشانی سے دوچار نہیں ہونا پڑا تھا۔

امام ابو حنیفہ رح اور علم

جیسا کہ ذکر آچکا ہے آپ شروع سے ہی ہوش سنبھالتے ہی تجارتی کاروبار سے متعلق ہو گئے تھے اور مروجہ علوم کی طرف توجہ مبذول نہ کر سکے تھے۔ آپ کی عمر پندرہ سال کی ہوگی کہ ایک روز بازار میں جاتے جاتے اس زمانہ کے مشہور محدث حضرت امام شعبیؒ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ کسی بات پر انہوں نے محسوس کیا کہ بچہ ذہین ہے اور قابل لگتا ہے اس پر انہوں نے ابو حنیفہ کو نصیحت کی کہ وہ تحصیل علم کی طرف توجہ کریں۔ آپ امام شعبیؒ کی نصیحت سے متاثر ہوئے اور طبعی مناسبت کے لحاظ سے کوفہ کے مختلف مدارس کا جائزہ لیا۔ شروع شروع میں آپ نے علم کلام میں دلچسپی لی اور اس کے لئے بصرہ بھی گئے جو اس زمانہ میں علم کلام کا مرکز تھا لیکن کچھ مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس علم میں توغل اور انہماک انسان کو جھگڑالو اور مکابرہ پسند بنا دیتا ہے۔ اس کی ساری بحثیں بے کار اور بے نتیجہ ہیں اور ان کا مآل سخت دلی اور سیاہ باطنی ہے۔ یہ باتیں سوچ کر آپ نے اس شغل کو ترک کر دیا لیکن علم سے جو دلچسپی اور انس پیدا ہو گیا تھا اس نے آرام سے نہ بیٹھنے دیا۔

آپ نے فقہ کے مدارس کا جائزہ لیا کیونکہ اس زمانہ میں اس علم کا بھی خاصہ چرچہ تھا۔ آپ کو حضرت حماد بن ابی سلیمانؒ کا درس فقہ بہت پسند آیا۔ حماد روایت اور درایت کے جامع تھے اور کوفہ کے سربر آوردہ عالم اور فقیہہ مشہور تھے۔ چنانچہ ابو حنیفہ ان کے مدرسہ سے منسلک ہو گئے اور فقہ کا درس لینا شروع کیا۔ اور پھر استاد اور شاگرد مناسبت طبع کے لحاظ سے فیضان علمی کا سرچشمہ بن گئے اور یہ تعلق بڑھتے بڑھتے عاشقانہ رنگ اختیار کر گیا۔ حضرت حماد، امام ابراہیم نخعی کے شاگرد تھے اور نخعی کو بواسطہ علقمہ مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ حضرت ابن مسعودؓ کو حضرت عمرؓ نے علم دین سکھانے کے لئے کوفہ بھیجا تھا۔ نخعی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی استفادہ کیا تھا۔ اس طرح امام ابو حنیفہؒ کا سلسلہ علم ایک ایسے اجتہاد پرور مدرسہ سے وابستہ تھا جو اس زمانہ میں روایت اور درایت، نصوص اور تفقہ کا مجمع البحرین تھا۔ امام ابو حنیفہ نے قریباً اٹھارہ سال تحصیل علم میں صرف کئے لیکن ساتھ ساتھ کاروبار کی نگرانی کا فریضہ بھی سرانجام دیتے رہے۔ تجارتی سوجھ بوجھ اور دیانت دار تعاون کرنے والے شرکاء کی وجہ سے آپ کی تجارت ہمیشہ روبہ ترقی رہی اور تحصیل علم کی مصروفیت کو آپ نے تجارتی امور پر کسی طور پر بھی اثرانداز نہ ہونے دیا۔

امام ابو حنیفہ رح اور درس و تدریس

تحصیل علم کے بعد آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری کر دیا۔ اس زمانہ میں مسجد ہی مدرسۃ العلم بھی ہوتی تھی۔ چنانچہ آپ نے بھی مسجد کو ہی اس غرض کے لئے پسند کیا اور کوفہ کی جامع مسجد کے ایک حصہ میں اپنا مدرسہ قائم کیا۔ جس نے آہستہ آہستہ ترقی کے مراحل طے کئے اور بالآخر اس زمانہ کے لحاظ سے عظیم الشان حلقہائے درس میں شامل ہونے لگا۔

تقسیم کار کے لحاظ سے ہفتہ بھر کے دن آپ نے اس طرح تقسیم کئے ہوئے تھے۔ سبت کا دن گھر کے کام کاج اور جائیداد کی دیکھ بھال کے لئے وقف تھا۔ اس روز آپ تجارتی کاروبار سے سروکار نہ رکھتے اور نہ درس و تدریس کے حلقہ میں شامل ہوتے۔ ہر جمعہ کو آپ عبادت الٰہی کے علاوہ اپنے دوست احباب اور ممتاز شاگردوں کی دعوت کرتے اور یہ دن ان سے ملنے ملانے اور بات چیت کرنے میں صرف کرتے۔ باقی دنوں میں درس و تدریس میں بھی حصہ لیتے اور تجارتی امور کی نگرانی بھی فرماتے۔ کام کے ان دنوں میں آپ نے بالعموم اپنے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔ دن کے پہلے حصہ میں عبادت اور ذکر الٰہی سے فارغ ہونے کے بعد گھریلو کام سرانجام دیتے۔ چاشت کے بعد بازار جاتے اور اپنے کاروبار کی نگرانی کرتے۔ تجارتی کارکنوں کو ہدایات دیتے۔ آمد و خرچ اور نفع نقصان کا جائزہ لیتے۔ دوپہر کے بعد کھانا وغیرہ کھا کر اور کچھ دیر آرام کے بعد ظہر کی نماز مسجد میں ادا کرتے۔ اس کے بعد درس و تدریس کا دور شروع ہوتا۔ آپ کا مدرسہ کوئی ابتدائی مدرسہ نہ تھا۔ بلکہ اونچے درجہ کے مختلف قابلیتیں رکھنے والے طلبہ درس میں شامل ہوتے تھے۔ کوئی لغت اور زبان کا ماہر، کوئی حدیث و تاریخ میں ممتاز، کوئی تفقہ، قیاس اور معاشرہ کے رسم و رواج عرف اور عادات الناس کے مطالعہ کا خوگر۔ غرض آپ کا مدرسہ مختلف استعدادوں کے حامل ارباب علم کا مرکز تھا۔ طلبہ کو مختلف مسائل کے بارہ میں سوال اٹھانے اور بحث میں حصہ لینے کی کھلی اجازت تھی۔ ہر رائے پر خواہ وہ استاد کی رائے ہو تنقید ہوتی تھی۔ آخر بحث مباحثہ اور علمی تنقیحات کے بعد جب کسی مسئلہ کا حل نکل آتا اور کوئی رائے قائم ہو جاتی اور بات طے کر لی جاتی تو اسے مناسب سیاق و سباق کے ساتھ لکھ لیا جاتا۔ اور رات گئے تک درس و تدریس کا یہ سلسلہ جاری رہتا۔ صرف نماز کا وقفہ ہوتا۔

علمی وسعت کے ساتھ ساتھ امام ابو حنیفہؒ بڑے غنی النفس اور سخی الطبع بزرگ تھے۔ آپ جس قدر مالدار تھے اتنے ہی زیادہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے بھی تھے۔ اپنے شاگردوں پر دل کھول کر خرچ کرتے۔ ان کی ضرورتوں کا ہمیشہ خیال رکھتے۔

امام ابو یوسف کے والد بڑے غریب، تنگ دست اور مزدوری پیشہ بزرگ تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹے

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

جرمنی کے شہر نیورن برگ میں قابل اعتماد ٹریول ایجنسی

مبشر ٹریولز

IHR REISEBURO
FREIHAUS-LIEFERUNG DER BILLIGE
FLUG TICKETS WELT WEIT

PIA لاہور نان سٹاپ ۱۵۹۹ مارک۔
PIA لاہور براستہ کراچی ۱۴۵۰ مارک۔
PIA صرف کراچی تک ۱۱۹۹ مارک۔
(یہ قیمتیں ۱۴ دسمبر ۱۹۹۶ء تک ہیں)۔
ٹرکش ایرلائن کراچی تک ۸۹۹ مارک۔
(یہ ٹکٹ صرف ۳۵ دن کے لئے کارآمد ہے)

ٹرکش ایرلائن کراچی تک ۱۰۷۵ مارک۔
(یہ ٹکٹ ۳ ماہ کے لئے کارآمد ہے)۔
گلف ایر دہلی کے لئے ۱۱۵۰ مارک
برٹش ایرویز دہلی کے لئے ۹۹۹ مارک۔
PIA نیویارک اور واشنگٹن کے لئے ۹۱۵ مارک۔
ایر فرانس مانٹریال کے لئے ۹۷۰ مارک۔
فلپائن ایرلائن لندن کے لئے ۲۹۹ مارک۔

نوٹ: ٹرکش ایرلائن کے ذریعہ پاکستان جانے والے احباب کے لئے اطلاع ہے کہ اوپر دی گئی قیمتیں ۳۱ اکتوبر ۹۶ء تک کے لئے ہیں یکم نومبر سے نئی قیمتیں ہوں گی۔ جس وقت بھی ٹرکش ایرلائن سے نئی قیمتیں وصول ہوئیں اور جو بھی کمی بیشی ہوئی اس کا اعلان اخبار الفضل انٹرنیشنل میں کر دیا جائے گا۔

دنیا بھر کے سستے کرایوں کے لئے شہزادہ قمرالدین مبشر آف مبشر ٹریولز سے رابطہ قائم کریں۔

FLUGE AB FRANKFURT NURNBERG MUNCHEN BERLIN HAMBURG STUTTGART
ZZGL FLUGHAFEN STEUER U. SICHERHEITS GEB VON-8-50,D.M.
SHAHZADA Q. MUBASHER
MUBASHER TRAVELS
90491 Nurnberg Witzleben Str 14
Tel: 0911-5978843 Fax: 0911-5978843

Attanayake & Co.
Solicitors
Consult us for your legal requirements such as:
Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personul Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact:
ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road London SW18 5SW
Phone: 0181-333-0921 &
0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا حرم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۱۸۶۵ء میں حضرت میر ناصر نواب صاحب کے ہاں پیدا ہوئیں جو محکمہ انہار میں اوورسیئر تھے اور انکی دیانتداری اور راستبازی کا محکمہ بھر میں شہرہ تھا۔ آپکی پیدائش گھر کے لئے بہت بابرکت ثابت ہوئی اور آپکے والد کو خاندانی جائیداد کا بلا کوشش ایک حصہ مل جانے سے گھر میں فراوانی آگئی۔

آپ بہت ذہین اور سلیقہ شعار تھیں۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ آپکے والد محترم سے ایک بار حضرت خلیفہ اولؓ نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کوئی ایسی نیکی بتا سکتے ہیں جس کے باعث آپکی صاحبزادی حضرت اقدسؑ کے نکاح میں آئیں۔ حضرت میر صاحب نے فرمایا "اور تو مجھے کچھ یاد نہیں البتہ جب سے یہ پیدا ہوئی ہے اس دن سے لے کر جس دن میں نے ان کو ڈولی میں ڈالا یہی دعا روزانہ کرتا رہا ہوں کہ اے خدا تو اس کو کسی بہت نیک کے پلے باندھیو۔"

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو ایک اور شادی اور بابرکت نسل کا وعدہ دیا ہوا تھا اور اشارہ فرمایا تھا کہ یہ رشتہ دہلی میں رہنے والے خاندان سادات میں ہوگا۔ انہی دنوں حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ نے (جو قادیان حضورؑ کی صحبت سے فیضیاب ہونے جایا کرتے تھے) حضورؑ کی خدمت میں نیک اور صالح داماد کے لئے دعا کی درخواست کی تو حضورؑ نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی بشارات کی روشنی میں اپنے لئے رشتہ کی تحریک فرمائی جسے خط و کتابت کے بعد حضرت میر صاحبؓ نے منظور کر لیا۔ چنانچہ آٹھ روز بعد حضورؑ اپنے چند خدام پر مشتمل بارات لے کر دہلی تشریف لے گئے جہاں ۱۷ نومبر ۱۸۸۴ء کو خواجہ میر دردؒ کی مسجد میں مولوی نذیر حسین محدث دہلوی نے ۱۱۰۰ روپے حق مہر پر آپکے نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضورؑ اپنے ہمراہ زیور اور کپڑے کی بجائے صرف ۲۵۰ روپے نقد لے گئے تھے۔ میر صاحبؓ کے خاندان کی بعض ناسمجھ عورتوں نے زیور اور کپڑا نہ لانے پر طعن و تشنیع کی جنہیں حضرت میر صاحبؓ نے سمجھایا کہ حضورؑ کے حالات ایسے ہیں کہ سارا خاندان آپکا مخالف ہے اور پھر یہ شادی جلدی میں ہو رہی ہے۔ چنانچہ رخصتی نہایت سادگی سے انجام پائی اور جہیز کا سامان ایک صندوق میں بند کرکے چابی حضورؑ کو دیدی گئی۔ نئی دلہن کے ساتھ جب بارات واپس قادیان پہنچی تو گھر میں بھی کوئی استقبال کے لئے موجود نہ تھا۔ حضرت اماں جانؓ خود بتاتی ہیں کہ میں اکیلی حیران و پریشان ایک کمرے میں اتری جس میں ایک کھردری چارپائی تھی اور اس کی پائنتی پر ایک کپڑا پڑا ہوا تھا۔ اس پر تھکی ہاری جو پڑی ہوں تو صبح ہو گئی۔ صبح حضورؑ نے ایک خادمہ کو بلوا دیا اور گھر میں آرام کا سب بندوبست کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دس بچوں سے نوازا۔ پانچ نے لمبی عمر پائی جن میں وہ موعود بیٹے بھی شامل تھے جو خلیفۃ المسیح الثانی اور مصلح موعود بنے اور جن کی وجہ سے آپؓ کی کنیت ام محمودؓ ہوئی۔

آپکی ساری اولاد گو الٰہی بشارات کے مطابق پیدا ہوئی تھی لیکن آپؓ نے انکی تربیت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ آپکی صاحبزادی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ تربیت اولاد کے بارے میں آپکے اصول یوں بیان فرماتی ہیں کہ بچے پر ہمیشہ بہت پختہ اعتبار ظاہر کر کے اس کو والدین کے اعتبار کی شرم اور لاج ڈال دینا آپ کا بڑا اصول تھا۔ جھوٹ سے نفرت اور غیرت و غنا بھی آپ کا اول سبق ہوتا تھا۔ چنانچہ کبھی ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ ہم والدین کی عدم موجودگی میں بھی ان کے منشاء کے خلاف کر سکتے ہیں۔ آپؓ ہمیشہ فرمائیں کہ میرے بچے جھوٹ نہیں بولتے اور یہی اعتبار تھا جو ہم کو جھوٹ سے بچاتا تھا بلکہ زیادہ متنفر کرتا تھا۔

خدا تعالیٰ کے لئے آپؓ بہت غیرتمند تھیں۔ آپکی بہو حضرت سیدہ مہر آپا اپنے والد صاحب کی وفات کی خبر سن کر بےہوش ہو گئیں اور جب ہوش میں آئیں تو دیکھا کہ حضرت سیدہ اماں جان آپکا سر اپنی گود میں رکھے دعائیں کر رہی ہیں۔ آپ کہتی ہیں کہ میرے مونہہ سے بےاختیار یہ الفاظ نکلے "اللہ میاں میرے چھوٹے چھوٹے بھائی ہیں، ان کا کیا ہوگا...؟" حضرت اماں جانؓ یہ سنتے ہی بولیں "تمہارے ابا رازق نہ تھے، انکی زندگی میں بھی خدا تعالیٰ ہی بچوں کا رازق تھا انکے بعد بھی وہی انکا کفیل ہوگا"۔ یہ سن کر بےحد حوصلہ ملا۔

حضرت اماں جانؓ کی سیرت پر محترمہ ستارہ مظفر صاحبہ کی کتاب "ہراول دستہ" کے حوالہ سے یہ مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ کے جون ۹۶ء کے بعض شماروں میں شائع ہوا ہے۔

حضرت سیدہ مہر آپا کے بھائیوں کی پیدائش کے بارے میں وہ لکھتی ہیں کہ حضرت سیدہ مہر آپا کی والدہ ماجدہ کی دو بیٹیاں تھیں اور بظاہر بیماری کی وجہ سے آپکے والد صاحب کو دوسری شادی کا مشورہ دیا جا رہا تھا۔ تب آپکی والدہ نے حضرت اماں جانؓ کی خدمت میں ساری بات عرض کرکے دعا کی درخواست کی تو آپؓ نے فرمایا "تم دعائیں، علاج اور صدقات سے کام لیتی جاؤ۔ خدا تعالیٰ تمہیں نرینہ اولاد سے نوازے گا انشاء اللہ اور ایسا ہوتے ہوئے میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔" چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تین بیٹوں سے نوازا۔

بہوؤں سے حسن سلوک کا ذکر کرتے ہوئے حضرت سیدہ مہر آپا فرماتی ہیں کہ کسی ضرورت کے تحت مجھے کچھ زیور فروخت کرنا پڑا۔ جب حضرت اماں جانؓ کو اس کا علم ہوا تو افسردہ ہوکر کہنے لگیں "کوئی ضرورت تھی تو مجھے بتاتیں...... اگر آئندہ ضرورت پیش آئے تو چپکے سے مجھے کہہ دیا کرو لیکن زیور کبھی نہ بیچنا۔"

حضرت سیدہ چھوٹی آپا جو آپؓ کی بھتیجی بھی ہیں، فرماتی ہیں کہ شادی کے وقت میری عمر ۱۷ سال تھی اور اس وقت مجھے کچھ بھی آتا جاتا نہ تھا مگر حضرت اماں جان نے مجھے اس طرح سکھایا کہ معلوم بھی نہیں ہوا۔ یہ کہہ کر کہ آؤ کھانا بنائیں اپنے ساتھ بٹھا لیتیں، خود ہانڈی پکاتیں اور میں دیکھتی رہتی۔ پھر بعد میں کسی روز کہتیں کہ اس روز تم نے بہت اچھا کھانا بنایا تھا، آج بھی ویسے ہی بناؤ.... مجھے ماں سے بڑھ کر محبت دی۔ نصیحت کا انداز بہت دلنشیں تھا۔

جماعت پر حضرت اماں جانؓ کے احسانات میں سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت کے بعض ایسے پہلوؤں کو بیان فرمایا جو ایک رازدان بیوی ہی بہتر طور پر بیان کر سکتی ہے۔ جماعت کے افراد سے آپکو بہت محبت تھی اور بلا امتیاز ہر ایک کی تکالیف کا ازالہ کرنا اور سب کے لئے دعائیں کرنا آپؓ کا شعار تھا۔ آپؓ کا وجود احمدی مستورات کے لئے محبت اور شفقت کا بلند اور مضبوط مینار تھا۔ غرباء سے ہمدردی آپؓ کا نمایاں خلق تھا، اپنی طاقت سے بڑھ کر مدد فرماتیں اور کئی دفعہ اتنی خفیہ مدد کرتیں کہ کسی اور کو پتہ بھی نہ چلتا۔ ماہ رمضان کے دوران اور عید کے موقعہ پر غرباء کی امداد کا زیادہ اہتمام کرتیں۔ آپؓ نے ایک بھینس کرم دین جولاہے کے پاس فروخت کی جو دو ماہ بعد مر گئی۔ آپکو علم ہوا تو آپؓ نے اسی وقت ۷۰ روپے (جو غالباً بھینس کی پوری قیمت تھی) اسے بھجوا دیئے۔ مزدوروں کو مزدوری بھی زیادہ دیتیں اور قرض مانگنے والوں کو فراخدلی سے قرض بھی دیتیں اور اگر اپنے پاس گنجائش نہ ہوتی تو کسی اور سے کہہ کر اسکی ضرورت پوری فرما دیا کرتیں۔

دنیائے طب و صحت

(ناصرہ رشید - لندن)

سگرٹ نوشی سے ہر ۱۰ سیکنڈ بعد ایک شخص ہلاک ہوتا ہے

۲۹ مئی کو تمباکو نوشی کے خلاف عالمی دن منایا گیا۔ اس دن کی مناسبت سے عالمی ادارہ صحت نے جو رپورٹ پیش کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ دنیا میں ہر دس سیکنڈ کے بعد ایک جان اس بیماری کے باعث ضائع ہوتی ہے جس کا تعلق سگرٹ نوشی سے ہوتا ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے خبردار کیا ہے کہ اگر تمباکو نوشی کو سختی سے نہ روکا گیا تو سال ۲۰۲۰ء تک اس کے نتیجہ میں مرنے والوں کی تعداد ایک کروڑ سالانہ ہو جائے گی۔ اس وقت ایسے مرنے والوں کی تعداد ۳۰ لاکھ ہے۔

اندازہ ہے کہ دنیا میں ۱۵ سال کی عمر سے اوپر ایک ارب ۱۰ کروڑ افراد یعنی کل آبادی کا ایک تہائی حصہ تمباکو نوشی خصوصاً سگرٹ نوشی کرتا ہے۔ ۱۵ سال کی عمر سے اوپر مردوں کی کل تعداد میں ۴۵ فیصد تمباکو نوشی کرتے ہیں جبکہ عورتوں کی تعداد میں ۱۲ فیصد تمباکو نوشی کی شوقین ہیں۔

یوں اوسطاً ایک سگرٹ نوش روزانہ ۱۵ سگرٹ پھونکتا ہے۔ صنعتی ممالک میں یہ تعداد ۲۴ سگرٹ روزانہ اور افریقہ میں ۱۰ سگرٹ روزانہ ہے۔ یہ بھی نوٹ کیا گیا ہے کہ ۱۹۸۰ء کے عشرے کے بعد اگر امیر ممالک میں سگرٹ نوشی میں کمی آئی تو غریب ممالک میں اس کے استعمال میں اتنا ہی اضافہ ہو گیا۔ امیر ممالک میں کینسر کی تمام اموات کا ۴۰ فیصد اور دل کی بیماریوں کا ۳۵ فیصد ذمہ دار سگرٹ نوشی کو قرار دیا جاتا ہے۔

سروے سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پولینڈ دنیا کا وہ ملک ہے جہاں سب سے زیادہ سگرٹ نوشی کی جاتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق یورپ اور روس میں ۵۰ فیصد بالغ مرد اور ۲۵ فیصد عورتیں سگرٹ پیتی ہیں۔

حاملہ عورتیں اور سگرٹ نوشی

حمل کے دوران سگرٹ نوشی بہت مضر ہے اس سے حمل ساقط ہونے اور مردہ بچہ کی پیدائش کا خطرہ ہوتا ہے اور اگر بچہ زندہ بھی پیدا ہو جائے تو اکثر اوقات ان کی پیدائش وقت سے پہلے ہوتی ہے۔ اور ان کا وزن پیدائش کے وقت بہت کم ہوتا ہے۔ نیز بڑے ہو کر دوسرے بچوں کی نسبت سانس کی تکلیف اور چھاتی کے امراض میں جلد مبتلا ہو جاتے ہیں۔

برسٹل یونیورسٹی کے انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ کے ایک سینئر لیکچرار ڈاکٹر جانسن ہینڈرسن نے اپنی ایک حالیہ رپورٹ میں کہا ہے کہ اگر حمل کے دوران سگرٹ نوشی جاری رکھی جائے تو جوں جوں حمل کا وقت زیادہ ہوتا جاتا ہے ان بیماریوں کا خطرہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔

برسٹل میں چودہ ہزار ماؤں سے پوچھ گچھ کے بعد جو رپورٹ اس ضمن میں تیار کی گئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر حمل کے پہلے ۱۸ تا ۲۰ ہفتوں تک مائیں سگرٹ نوشی کرتی رہیں تو ان کے بچوں کے لئے دوسری ماؤں کے بچوں کی نسبت جو سگرٹ نوشی کی عادی نہیں ۴۰ فیصد زیادہ تنفس کی بیماریوں میں مبتلا ہونے کے مواقع ہیں اور اس بیماری کی علامات بعض دفعہ چھ ماہ کے بچے میں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اگر ۳۲ تا ۳۴ ہفتوں تک حاملہ مائیں سگرٹ نوشی کرتی رہیں تو ان کے بچے دوسرے بچوں کی نسبت ۴۷ فیصد زیادہ ان بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

مکرم ملک صلاح الدین صاحب (قادیان) مؤلف اصحاب احمد و تابعین لکھتے ہیں:

مکرم و محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی کی سیرۃ و سوانح والی کتاب "تابعین اصحاب احمد، جلد دہم"، کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا جارہا ہے۔ جو دوست ان کی سیرت کے بارے میں اپنے تاثرات تحریر فرمائیں گے شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے"۔

موصیان کرام کی توجہ کے لئے

ایسی جائیداد جس کا حصہ آپ مکمل ادا کر چکے ہوں اور وہ جائیداد آمد پیدا کرتی ہو اس کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی ہے۔ یہ یاد رہے کہ اگر وہ جائیداد غیر منقولہ ہے تو جس ملک میں ہے اسی ملک کی کرنسی میں اس کی آمد کا حصہ آمد بشرح چندہ عام ادا ہو گا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

7/10/1996 - 16/10/1996

23 JUMADI UL AWAL
Monday 7th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner- Variety Progrmmme - Bait Bazi by Nasirat-ul-Ahmadiyya : Khariyan vs Mirpoor Khas (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Around The Globe: Homoeopathy Medical Clinic ,Ghana (R)
03.00	Urdu Class with Huzur
04.00	Learning Chinese
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Variety Programme:Bait Bazi by Nasirat-ul-Ahmadiyya ; Khariyan vs Mirpoor Khas
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi" (saw) by Hafiz Muzaffar Ahmad Sahib
11.00	Urdu Class (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	IndonesianProg- What is Ahmadiyyat? Part3
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	M.T.A.Sports- Marathon Walk - Bournmouth - Uk 1996
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme-
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Program 1)Begegnung mit Hazoor -Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV 2) Mach Mit , Besteln "Handikraft"
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine -
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam -
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning Norwegian
23.30	Various Programme

24 JUMADI UL AWAL
Tuesday 8th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	M.T.A. Sports- Marathon Walk - Bournmouth - Uk 1996
03.30	Urdu Class (R)
04.30	Learning Norwegian
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam -(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme:Opening Speech by Hadhrat Khalifatul Masih IV at Ijtema Khuddam- ul- Ahmadiyya (1983), Rabwah
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV- 5.5.89 - Fazl Mosque
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Medical Matters - Supra Renal Glands - Dr Sultan Ahmad Mobasher - Guest: Dr Lateef A Qureshi
15.30	A Talk with a New Convert - Mukarram Ameer Afzal
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Norwegian Prog-Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme - 1) Mehr Über Jalsa '96 - More about Jalsa 96 2) Lerne deine Religion Kenn - Learn Your Religion
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

25 JUMADI UL AWAL
Wednesday 9th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Medical Matters -Supra Renal Glands - Dr Sultan Ahmad Mobasher - Guest: Dr Lateef A Qureshi
02.30	A Talk with a New Convert -Mukarram Ameer Afzal
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme:Concluding Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV at Ijtema Khuddam- ul- Ahmadiyya (1983)- Rabwah
11.00	Urdu Class (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme :Children's Program
13.30	Abgeenay - Hadhrat Syeda Aman Jan Sahiba (Part 1)
14.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson- With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Durr-i-Sameen - Part 11
15.30	Various Programme
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(N)
19.00	German Programme 1) Mehr Über Jalsa '96 - More about Jalsa 96 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A Life Style - Al Maidah - "Kaddu ki Bhujia"
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih
23.00	Learning Arabic (R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm

26 JUMADI UL AWAL
Thursday 10th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 11 (R)
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Sindhi Programme -
08.00	MTA Lifestyle - Al Maidah "Kaddu ki Bhujia" (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Prog - Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (a.s) -Seerat Hadhrat Bhai Abdul Rehman Qadiani (r.a)
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih
15.00	Quiz Prog - on Seerat Khatum-un-Nabiyeen - by Majlis Khuddam Pakistan - Part 3
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 11
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal Quran
19.00	German Programme 1) Mehr Über Jalsa '96 - More about Jalsa'96 2) Mal Markt Mannheim
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A Entertainment- Bazm-e-Moshaira: Anwar Nadeem Alvi Kay Saath Aik Shaam
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning Dutch
23.30	Various Programme

27 JUMADI UL AWAL
Friday 11th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Prog -on Seerat Khatum-un-Nabiyeen - by Majlis Khuddam Pakistan - Part 3
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 11 (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Yassarnal Quran (R)
07.00	Pushto Programme-
08.00	M.T.A Entertainment - Bazm-e-Moshaira; Anwar Nadeem Alvi Kay Saath Aik Shaam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Programme -" Introduction To The Holy Quran - Quran And Its Beauties ". Written by : Munir Ahmed Bismil , Read by : Fareed A. Naveed
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 11.10.96
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Translation Team , Germany (22.5.96)
15.15	MTA Variety - Quiz by Jamia Ahmadiya Rabwah
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 2) Willkommen in Deutschland - Welcome Germany
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Translation Team ,Germany (22.5.96) (R)
22.30	Learning Norwegian
23.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 11.10.96 (R)

28 JUMADI UL AWAL
Saturday 12th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety - Quiz by Jamia Ahmadiya Rabwah
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Translation Team ,Germany (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - 11.10.96
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Urdu Programme:Speech by Hadhrat Khalifatul Masih IV at Ijtema Atfal Ahmadiyya (1983) -Rabwah
11.00	Urdu Class
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Canadian Arabs- Toronto ,Canada (22.6.96) (Part 1)
14.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Meet Our Friends -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Variety Programme - Bait Bazi (Final) Khairiyan Vs Faisalabad
19.00	German Programme 1)Urdu Class mit Hazoor - Urdu Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Islam by B.A. Rafiq Sahib - "Hijrat" (Part 2)
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

29 JUMADI UL AWAL
Sunday 13th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Variety Programme Bait Bazi (Final) Khairiyan Vs Faisalabad
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Variety Programme Bait Bazi (Final) Khairiyan Vs Faisalabad
07.00	Sindhi Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	A Page From the History of Islam by : B.A Rafiq -"Hijrat " Part 2 (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Bangla Programme - Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Canadian Arabs , Toronto, Canada (22.6.96) (Part 2)
14.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
15.00	Around The Globe: Ghanian Jamaat undertakes Waqar-e-Amal
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner- Quiz- Nusrat Jehan Academy Vs Al-Ahmed Academy
19.00	German Programme 1) Quiz Show Lajna 2) Zeit Zum Diskutieren - Group discussion 3) Mehr uber Jalsa '96- More about Jalsa '96
20.00	Urdu Class (N)
21.00	A Letter from London
21.30	Dars-ul-Quran (1Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London (1995)
23.00	Various Program
23.30	Learning Chinese

1 JUMADI UL THANI
Monday 14th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Quiz- Nusrat Jehan Academy Vs Al-Ahmed Academy (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe- Documentary Ghanian Jamaat undertakes Waqar-e-Amal
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Quiz- Nusrat Jehan Academy Vs Al-Ahmed Academy (R)
07.00	Dars-ul-Quran (1Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.30	A Letter From London
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi"(saw) Written by Dr Mir Mohammad Ismail Sahib- Read by Fareed Ahmad Naveed
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Prog.- Jalsa Salana Indonesia'96
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	MTA Sports -Indoor European Hockey Championship- Germany
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N) .
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23..00	Learning Norwegian
23:30	Various Programme

2 JUMADI UL THANI
Tuesday 15th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports -Indoor European Hockey Championship- Germany
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Programme -
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon 12.5.89, Nasir Bagh - Frankfurt , Germany
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Medical Matters: - Cancer - Dr. Salah-ud-Din
15:30	Conversation with a new convert - Mukarram Tariq Mahmood
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Prog - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

3 JUMADI UL AWAL
Wednesday 16th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters :- Cancer - Dr. Salah ud Din
02.30	Conversation with a new convert - Mukarram Tariq Mahmood
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Bangla Programme / Urdu Programme
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme - Waqar -i- Amal
13.30	Abgeenay- Hadhrat Syeda Aman Jan Sahiba (Part 2)
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Durr-i-Sameen - Part 12
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	MTA Life Style - Al Maidah -Kaddu Ka Halwa .
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. + 44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, October 4, 1996 No. 40

توہین رسالت کا جھوٹا مقدمہ اور گرفتاریاں

بیٹے کو ماں کے آخری دیدار سے بھی محروم رکھا گیا

میانوالی کی ظلم بھری داستان

(رشید احمد چوہدری، پریس سیکرٹری)

ضلع میانوالی کے چک ۱۵ ڈی۔ بی۔ میں دو خاندان احمدی مسلمانوں کے آباد ہیں۔ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب اور ان کے بڑے بھائی چوہدری محمود احمد صاحب۔ گاؤں کی دیگر آبادی غیر احمدی ہے مگر گاؤں کے نمبردار چوہدری ریاض احمد صاحب ہیں۔ احمدیوں کی مخالفت کا آغاز ۱۹۸۳ء میں شروع ہوا جب گاؤں کے چند شریر آدمیوں نے ختم نبوت کے ملاؤں کو گاؤں میں بلا کر گاؤں کی فضا کو خراب کرنا شروع کیا اور باقاعدہ احمدیت کے خلاف مہم کا آغاز کیا۔ ان دونوں گھرانوں سے کہا گیا کہ یا تو مسلمان ہو جاؤ یا گاؤں چھوڑ دو۔ گلیوں میں آتے جاتے احمدیوں کو گندی گالیاں دی جاتیں۔ لیکن احمدی مسلمانوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

احمدی کو گاؤں کی نمبرداری سے ہٹانے کا منصوبہ

اسی دوران گاؤں کے چند آدمیوں نے ڈی سی میانوالی کو درخواست دی کہ احمدی نمبردار چوہدری ریاض احمد کو نمبرداری سے ہٹا کر کسی ''مسلمان'' کو اس کی جگہ مقرر کیا جائے۔ ڈی۔ سی۔ نے بعد از سماعت درخواست خارج کر دی۔ اس کے بعد شرارتیوں نے احمدیت کی مخالفت تیز کر دی۔ مقامی تھانہ میں مختلف حیلوں بہانوں سے احمدیوں کے خلاف مقدمات درج کرائے گئے۔ گاؤں میں جلسے کروائے گئے۔ عوام کو اکسایا گیا کہ احمدیوں کو گاؤں سے نکال دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف سخت نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے۔ مسجدوں، گلیوں اور دیواروں پر بڑے بڑے پوسٹر چسپاں کئے گئے جن میں احمدی بزرگان کے بارے میں گھٹیا الزامات لگائے گئے۔ احمدی بچوں کو تنگ کر کے سکول سے خارج کر دیا گیا۔

۱۹۹۱ء میں دوبارہ ڈی۔ سی۔ میانوالی کو درخواست دی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ احمدی نمبردار کو ہٹایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ تھانہ پپلاں ضلع میانوالی میں چوہدری ریاض احمد، ان کے بیٹوں اور بھتیجوں پر ناجائز اسلحہ رکھنے کے الزام میں سراسر جھوٹی درخواستیں دی گئیں۔ دشمن احمدیت اپنی ان کوششوں میں ذلیل و خوار ہوئے اور ناکام و نامراد رہے مگر ڈی۔ سی۔ میانوالی نے ۶ جون ۱۹۹۳ء کو چوہدری ریاض احمد کے خلاف فیصلہ دیتے ہوئے انہیں نمبرداری سے ہٹا دیا۔ کمشنر سرگودھا کے پاس اس ناانصافی کی اپیل کی گئی تو انہوں نے چوہدری ریاض احمد کو ۳۱ جولائی ۱۹۹۳ء کو دوبارہ بحال کر دیا۔

ضلع فیصل آباد میں ایک جھوٹا مقدمہ

اسی دوران مخالفین نے ایک اور منصوبہ کے تحت ایک جھوٹا مقدمہ چوہدری ریاض احمد صاحب پر ضلع فیصل آباد میں درج کرا دیا جہاں ان کو گرفتار کر کے سخت تشدد کیا گیا اور پورا زور لگایا گیا کہ وہ احمدیت سے تائب ہو جائیں لیکن خدا تعالیٰ نے انہیں استقامت بخشی اور دس دن کے بعد ان کی ضمانت پر رہائی ہوئی۔

ختم نبوت کے کارکنان کا حملہ

کمشنر سرگودھا کے فیصلہ کے خلاف مخالفین نے اپیل کر دی اور مقدمہ بورڈ آف ریونیو لاہور میں سماعت ہونے لگا۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں جو چوہدری ریاض احمد صاحب اور ان کے لڑکے بشارت احمد اور نثار احمد لاہور آئے اور تاریخ بھگت کر واپس جانے کے لئے بس اڈہ پر پہنچے تو وہاں ''ختم نبوت'' کے کارکنان نے ان پر حملہ کر دیا اور تینوں کو خوب مارا پیٹا۔ چند معزز آدمیوں کی مداخلت پر ان کی جان بخشی ہوئی۔

توہین رسالت کا جھوٹا مقدمہ

مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۹۳ء کو مخالفین نے ایک اور چال چلی اور ایک مخالف سلسلہ محمد عبداللہ ولد محمد مظفر سکنہ چک ۱۵، ڈی۔ بی۔ نے جو خود کو ختم نبوت کا ایک رکن بتاتا ہے، مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب، ان کے بیٹے بشارت احمد اور دو بھتیجوں مشتاق احمد اور قمر احمد پسران محمود احمد کے خلاف ایک جھوٹا مقدمہ زیر دفعہ ۲۹۵/سی تعزیرات پاکستان درج کرایا۔ چنانچہ مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۹۳ء کو ان کو گرفتار کر لیا گیا اور میانوالی سنٹرل جیل میں پہنچا دیا گیا۔ ان کی گرفتاری کے بعد ان کے بیوی بچے میانوالی چھوڑ کر پناہ کے لئے ربوہ منتقل ہونے پر مجبور ہو گئے۔

ضمانت کے لئے کوشش

ضمانت کے لئے ایڈیشنل سیشن جج میانوالی کی خدمت میں درخواست کی گئی جہاں کچھ دیر تک تاریخیں پڑتی رہیں مگر ہر پیشی پر فتنہ پرور مولویوں کی فوج عدالت کے اندر اور باہر اکٹھی ہو جاتی اور شور شرابہ کرتی تا کہ ان کی ضمانتیں نہ ہو سکیں۔ یہ دیکھ کر ایڈیشنل سیشن جج نے معاملہ ڈسٹرکٹ سیشن جج کی عدالت میں منتقل کر دیا۔ وہاں بھی مولویوں نے عدالت میں اودھم مچایا بالآخر ۳ جنوری ۱۹۹۴ء کو عدالت نے ضمانت کی درخواست مسترد کر دی۔ چنانچہ لاہور ہائی کورٹ کی طرف رجوع کیا گیا جہاں مسٹر جسٹس شیخ زبیر احمد کی عدالت میں درخواست کی سماعت ہوئی مگر انہوں نے بھی ضمانت کی درخواست منظور کرنے کی بجائے معاملہ چیف جسٹس کو بھجوا دیا اور کہا کہ اس درخواست کو نپٹانے کے لئے بڑا بنچ ترتیب دیا جائے۔ چنانچہ جسٹس خلیل الرحمان خان، جسٹس نذیر اختر اور مسٹر جسٹس شیخ زبیر احمد پر مشتمل ایک بنچ ترتیب دیا گیا جہاں ۱۰ اپریل ۱۹۹۴ء تک ہائی کورٹ میں درخواست کی سماعت ہوتی رہی مگر اس بنچ نے بھی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی۔

اس کے بعد سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف رجوع کیا گیا جہاں ایک عرصہ سے معاملہ التوا میں ہے اور اب جبکہ چاروں احمدی مسلمانوں کو جیل میں گئے تین سال کا عرصہ ہونے کو ہے ابھی تک ان کی ضمانتیں نہیں ہو سکیں۔

احمدی مسلمانوں پر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات

دنیا جانتی ہے کہ جماعت احمدیہ کا مقصد دنیا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے جس کے لئے ہر احمدی اپنے تن من دھن کی بازی لگائے ہوئے ہے مگر اس کا علاج کہ ختم نبوت کے مولوی نہایت ظلم اور بد دیانتی اور افتراء پردازی سے کام لیتے ہوئے یہ الزام لگاتے ہیں کہ احمدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں (نعوذ باللہ)۔ چنانچہ اس مقدمہ میں جو جھوٹا اور بے بنیاد الزام متذکرہ احمدی مسلمانوں پر لگایا گیا وہ مقدمہ کی ایف۔ آئی۔ آر۔ میں ان الفاظ میں درج ہے:۔

محمد عبداللہ ولد محمد مظفر ساکن چک نمبر ۱۵ ڈی۔ بی۔ ضلع میانوالی نے بیان دیا کہ:

''میں اپنے گاؤں کے قریب مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۹۳ء تقریباً گیارہ بجے دن اپنے کزن کے ساتھ سڑک پر کھڑا تھا کہ مسمی ریاض احمد ولد رستم خان، بشارت احمد ولد ریاض احمد اور قمر احمد و مشتاق احمد پسران محمود احمد جو کہ سبھی غیر مسلم (قادیانی) ہیں ہمیں دیکھ کر ہماری طرف بڑھے اور طنزاً کہنے لگے کہ یہ سرکاری مسلمان ہیں اور ہمارے جذبات مجروح کئے لیکن ہم خاموش کھڑے رہے اور جواباً کچھ نہ کہا لیکن اس کے باوجود وہ مسلسل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات کہتے رہے اور یہ کہا کہ ہم مرزا غلام احمد کو سچا نبی مانتے ہیں جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے کم نہ ہیں اور ساتھ ہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی بابت ناقابل برداشت کلمات کہتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمارے نبی کے تین لاکھ معجزات ہیں لیکن آپ کے نبی کے تین ہزار معجزات تھے''۔

ظلم کی انتہا

اس خاندان کے ایک فرد مبارک احمد صاحب جو آج کل جرمنی میں ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی ممانی عالم بی بی صاحبہ (والدہ قمر احمد اسیر راہ مولیٰ) کی وفات کی خبر دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''پیارے آقا! ابھی تھوڑے دن ہوئے میری ممانی عالم بی بی صاحبہ ساکن چک نمبر ۱۵ ڈی۔ بی۔ ضلع میانوالی حال ربوہ پاکستان میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کا اکلوتا بیٹا قمر احمد جیل میں ہے اور میانوالی سنٹرل جیل میں رکھا گیا ہے۔ ان چاروں اسیران راہ مولا کی ضمانتیں ابھی تک نہیں ہو سکیں۔ حالانکہ ان کی گرفتاری کو تین سال ہونے کو ہیں۔ ممانی صاحبہ بڑی صابر عورت تھیں مگر اپنے بیٹے قمر احمد کے جیل میں جانے کی وجہ سے اکثر غم سے نڈھال رہتی تھیں۔ ظلم کی انتہا ہے کہ حکام بالا نے ممانی جان کی وفات کے موقع پر بھی قمر احمد کو اپنی ماں کے آخری دیدار کرنے کی اجازت نہ دی۔

ان کی ایک بہن اپنے بھائیوں کی جدائی کے باعث حواس کھو چکی ہے۔ بعض دفعہ پاگلوں کی طرح حرکتیں کرنے لگتی ہے۔ روٹیاں پکاتی ہے اور کہتی ہے کہ دیکھو میرے بڑے بھائی آ رہے ہیں انہوں نے روٹی کھانی ہے۔ جیل میں کیا معلوم ان کو روٹی ملتی ہو گی یا نہیں''۔

ان اسیران راہ مولا کا جرم اس کے سوا کوئی نہیں کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موعود مہدی و مسیح کو مانا ہے اور وہ اسلام کے شیدائی اور حضرت محمد مصطفیٰؐ کے عاشق اور فدائی ہیں۔ آج اس بدنصیب ملک میں ہر قاتل، ڈاکو، عورتوں اور بچوں کو اغوا کرنے والا اور ان پر ظلم و زیادتی کرنے والا، دہشت گرد آزاد ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے لیکن احمدی مسلمان اپنے تمام بنیادی انسانی حقوق سے محروم ہے۔ ان تفصیلات سے آپ کو حکومتی کارندوں اور عدلیہ کے ذمہ دار اراکین کے طرز عمل کا بھی اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ حالات بہت دردانگیز ہیں۔ احباب جماعت پورے درد و الحاح سے ان معصوم اسیران راہ مولا کے لئے ان کے صبر و ثبات و استقامت کے لئے اور ان کے لواحقین کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور جلد ان کی رہائی سے سب کی آنکھیں ٹھنڈی کرے اور خبیث اور بدطینت معاندین کو خود ان کے بدانجام تک پہنچائے اور انہیں عبرت کے نشان بنا دے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد